غزہ میں ایک نئے طبی بحران کا خطرہ، ایندھن کی بندش سے 13 طبی ادارے خطرے کی زد میں ص:02

روزنامہ
صحافت برمنگھم
باخبر، باا‌ثر حقیقتوں کا پیام بر
ISSN 2977-3555
www.sahafat.in/uk
Birmingham Edition U.K.
Published from Birmingham (U.K.), India-Delhi, Mumbai, Lucknow, Dehradun
Volume No.04, Issue No.71, Tuesday, 15 September 2026, 8 Pages
جلد نمبر (۴)، شمارہ نمبر (۷۱)، بروز منگل، ۱۵ر ستمبر، ۲۰۲۶ء، ۲ر ربیع الثانی، ۱۴۴۸، ۸ صفحات

غزہ میں اے آئی کے ذریعے انسانوں کو ’ہدف‘ بنانے کی ہولناک کہانی

غزہ: فلسطینی میڈیا اور بین الاقوامی تحقیقی رپورٹس میں صیہونی فوج کے اندرونی ذرائع اور فوجیوں کے بیانات پر مبنی ایک انتہائی ہولناک انکشاف سامنے آیا ہے۔ یہ انکشافات اس بات کو بے نقاب کرتے ہیں کہ غزہ کی پٹی پر جاری جنگ میں صیہونی فوج نے کس طرح مصنوعی ذہانت (AI) اور جدید ڈیجیٹل سسٹمز کا بے دریغ استعمال کرتے ہوئے عام شہریوں، بچوں اور خاندانوں کو منظم طریقے سے قتل کرنے اور انہیں محض اعداد و شمار یا ”قابلِ قبول نقصان“ میں تبدیل کرنے کی ایک مکروہ فیکٹری بنا رکھی ہے۔

نازا: حملے سے پہلے شہریوں کی اموات کا حساب کتاب

برطانوی اخبار ”دی گارڈین“ کی حالیہ رپورٹ اور 24 اسرائیلی فوجیوں اور انٹیلی جنس افسران کے انٹرویوز پر مبنی نئی دستاویزی فلم ”نازا“ (NAZA) نے دنیا کے سامنے صیہونی فوج کی ہلاکت خیز پالیسیوں کا ایک اور سیاہ باب عیاں کر دیا ہے۔

رپورٹ کے مطابق ”نازا“ صیہونی فوج کی وہ مخفف اصطلاح (Acronym) ہے جو کسی فوجی ہدف پر بمباری کے نتیجے میں متوقع طور پر جاں بحق ہونے والے عام شہریوں کی تعداد کا تخمینہ لگانے کے لیے استعمال کی جاتی ہے۔ اس نظام کا سب سے خوفناک پہلو یہ ہے کہ شہریوں کی اموات کوئی حادثاتی یا غیر متوقع نقصان نہیں ہوتیں، بلکہ حملہ کرنے سے پہلے باقاعدہ حساب لگایا جاتا ہے کہ اس حملے میں کتنے معصوم شہری لقمۂ اجل بنیں گے۔

دستاویزی فلم کے شرکاء نے بتایا کہ بعض اوقات یہ بات بالکل واضح ہوتی ہے کہ جس گھر کو ہدف بنایا جا رہا ہے اس میں بچے اور خاندان کے دیگر افراد موجود ہیں۔ اس کے باوجود رات کے وقت عین اس وقت بمباری کی جاتی ہے جب پورا خاندان گھر کے اندر موجود ہوتا ہے۔ کچھ رپورٹس کے مطابق بعض بڑے اہداف کے لیے سینکڑوں شہریوں کی ہلاکت کو پہلے ہی سے ”قابلِ قبول“ قرار دے دیا جاتا ہے۔

موبائل فون: دشمن کا سب سے بڑا مخبر اور موت کی علامت

خبر رساں ادارے ”رائٹرز“ کے مطابق صیہونی فوج کے انٹیلی جنس سسٹمز نے لاکھوں فلسطینیوں کے موبائل فونز کے ڈیٹا کو ٹریک کرنے کے لیے ایک وسیع جال بچھا رکھا ہے۔

ایک بچے کے فون پر آنے والی معمولی سی ڈیجیٹل سرگرمی یا پیغام مثلاً یہ ظاہر کرنا کہ اس کا باپ گھر کے اندر موجود ہے، اس پورے گھر کو بمباری کا نشانہ بنانے کے لیے کافی سمجھا جاتا ہے۔ اس طرح ایک معصوم بچے کا ہاتھ میں پکڑا ہوا موبائل فون اس کے پورے خاندان کے لیے موت کا پروانہ بن جاتا ہے، اور گھر کے اندر موجود پورا خاندان اس ڈیجیٹل کیلکولیشن کا حصہ بن جاتا ہے۔

لاوینڈر“، ”انجل“ اور ”میرے والد کہاں ہیں؟“: مصنوعی ذہانت کا قتل عام کا نیٹ ورک

غزہ میں مصنوعی ذہانت کے استعمال کا یہ اسکینڈل نیا نہیں ہے۔ اس سے قبل اپریل 2024ء میں بھی جریدے ”972+“ اور ویب سائٹ ”لوکل کال“ نے انکشاف کیا تھا کہ صیہونی فوج نے اہداف کے تعین کے لیے کئی خطرناک سسٹمز بنا رکھے ہیں۔

لاوینڈر“ (Lavender): یہ نظام ایک سیکنڈ میں ہزاروں فلسطینیوں کے نام بطور مشتبہ افراد یا حماس و جہاد اسلامی کے اراکین کے درج کر سکتا ہے۔ ایک مرحلے پر اس نظام نے تقریباً 37,000 افراد کو ہدف کی فہرست میں شامل کیا۔ افسران کو ایک ہدف کی منظوری دینے کے لیے صرف 20 سیکنڈ دیے جاتے تھے، جس سے واضح ہوتا ہے کہ انسانی جان کی کوئی وقعت نہیں تھی۔

میرے والد کہاں ہیں؟“ (Where's Daddy): یہ نظام اس بات کا سراغ لگاتا تھا کہ مطلوبہ شخص کب اپنے گھر اور اہل خانہ کے پاس واپس پہنچا ہے تاکہ اسے گھر کے اندر ہی نشانہ بنایا جا سکے۔

انجل“ (Angel): یہ سسٹم عمارتوں اور تنصیبات کے نقشے اور ڈیٹا تیار کرتا تھا تاکہ فضائی حملے کے لیے موزوں ترین عمارت کا انتخاب کیا جا سکے۔

انسان یا محض ایک ہندسہ

لاوینڈر“ سے لے کر ”نازا“ تک کا قتل عام کا یہ پورا مکروہ سلسلہ اس بات کا غماز ہے کہ جدید جنگوں میں ٹیکنالوجی کو کس طرح غیر انسانی مقاصد کے لیے ڈھال لیا گیا ہے۔ ایک فلسطینی جو کبھی اپنے نام، خاندان اور شناخت کے ساتھ جیتا تھا، اس کے پورے وجود کو ڈیٹا پوائنٹس میں بدل دیا جاتا ہے، پھر اسے ایک ”ہدف“ بنایا جاتا ہے اور آخرکار حملے سے پہلے اس کے مرنے والے رشتہ داروں کو ایک ”حساب کتاب کے ہندسے“ میں تبدیل کر دیا جاتا ہے۔

اگرچہ صیہونی فوج ہمیشہ کی طرح ان رپورٹس کی تردید کرتی ہے اور یہ دعویٰ کرتی ہے کہ وہ بین الاقوامی قوانین کا احترام کرتی ہے اور حملے سے پہلے ”تناسب“ کا خیال رکھتی ہے، مگر غزہ کے کھنڈرات، شہید ہونے والے ہزاروں بچوں کی لاشیں اور تباہ شدہ خاندان اس بات کا واضح ثبوت ہیں کہ انسانی تاریخ کے اس بدترین نسل کشی کے معرکے میں ٹیکنالوجی کو ظلم اور بربریت کا سب سے بڑا ہتھیار بنایا گیا ہے۔

غزہ میں جنگ بندی کی صیہونی خلاف ورزیاں
مزید تین فلسطینی شہید، متعدد زخمی

غزہ: غزہ کی پٹی میں جنگ بندی کے معاہدے کی صیہونی خلاف ورزیاں بدستور جاری ہیں۔ قابض اسرائیلی فوج نے امن معاہدے کو پامال کرتے ہوئے فضائی بمباری، توپ خانے کے حملوں اور براہ راست فائرنگ کا سلسلہ جاری رکھا، جس کے نتیجے میں کم از کم تین فلسطینی شہید اور متعدد زخمی ہو گئے۔ مقامی اور طبی ذرائع کے مطابق غزہ کے وسط میں واقع ’الیرموک گراؤنڈ‘ کے سامنے پناہ گزینوں کے ایک خیمے پر قابض فوج کے ڈرون طیارے نے بمباری کی، جس کے نتیجے میں دو فلسطینی موقع پر ہی شہید اور دس سے زائد زخمی ہو گئے۔ عین اسی طرح غزہ ہی میں ہسپتال الوفا کے گرد و نواح اور الیرموک کے علاقوں کو بھی فضائی حملوں کا نشانہ بنایا گیا۔

ادھر جنوبی غزہ میں رفح کے علاقے ’مواصی‘ میں قابض فوج کے ٹینکوں اور گاڑیوں کی فائرنگ سے ایک اور فلسطینی شہید ہو گیا، جن کی لاش کو طبی عملے نے ’مکعبات الصفراء‘ کے قریب سے اٹھایا۔ دریں اثنا وسطی غزہ کے علاقے ’زاویدہ‘ میں مصری کمیٹی کے دفتر کے قریب ہونے والے ایک فضائی حملے میں کئی افراد زخمی ہوئے جن میں سے بعض کی حالت تشویشناک بتائی جاتی ہے۔

خان یونس کے وسط میں واقع ”شارع القسام“ پر قابض فوج کی فائرنگ سے ایک شہری زخمی ہو گیا۔ اس کے علاوہ مغربی خان یونس کے علاقے ’مواصی‘ میں ’دریم بالاس‘ چوک کے قریب ڈرون حملوں کے نتیجے میں پانچ افراد زخمی ہوئے جن میں ایک شخص شدید زخمی ہے۔ خان یونس کے مشرق اور جنوب میں قابض فوج کی توپ خانے کی بمباری اور فائرنگ کے نتیجے میں شہر کے مغرب میں واقع ’النمساوی قبرستان‘ کے علاقے میں مقیم بے سہارا پناہ گزینوں کے خیمے بھی براہ راست نشانہ بنے۔

غزہ کے جنوب مشرق میں محلہ ’الزیتون‘ کے مشرقی علاقوں پر بھی قابض گاڑیوں کی طرف سے گولہ باری کی گئی، جبکہ نام نہاد ’یلو لائن‘ کے اندر گھروں اور تنصیبات کو دھماکہ خیز مواد سے اڑانے کا مکروہ سلسلہ بھی جاری ہے۔

موصولہ اعداد و شمار کے مطابق صرف سوموار کو قابض فوج نے جنگ بندی معاہدے کی نوئی خلاف ورزیاں کیں۔ یاد رہے کہ یہ معاہدہ اکتوبر سنہ 2025ء میں طے پایا تھا، مگر قابض دشمن کی ہٹ دھرمی کی وجہ سے یہ انتہائی نازک صورتحال سے دوچار ہے۔

فلسطینی وزارت صحت کے تازہ ترین اعداد و شمار کے مطابق جنگ بندی کے نفاذ کے بعد سے اب تک شہید ہونے والے فلسطینیوں کی تعداد 370,1 تک پہنچ گئی ہے، جبکہ 627,4 افراد زخمی ہو چکے ہیں اور 831 شہداء کی لاشیں ملبے سے نکالی جا چکی ہیں۔ اسی طرح سات اکتوبر سنہ 2023ء سے شروع ہونے والی اس وحشیانہ نسل کشی کے آغاز سے اب تک کل شہداء کی تعداد 684,73 اور زخمیوں کی تعداد 738,174 ہو چکی ہے۔ یہ مسلسل خلاف ورزیاں غزہ کے محاصرہ زدہ باسیوں کے مصائب میں مزید اضافے کا سبب بن رہی ہیں۔

لبنانی فلسطینی کانفرنس: ’انتخابات کے بغیر کوئی نمائندگی قبول نہیں‘

بیروت: لبنان میں فلسطینی قومی کونسل کے انتخابات کے لیے قائم کردہ نیشنل کمیٹی نے اس بات پر زور دیا ہے کہ لبنان میں فلسطینیوں کے نمائندوں کے انتخاب کے لیے جمہوری اور براہ راست طریقہ کار اپنایا جائے۔ کمیٹی نے یکطرفہ اقدامات اور کونسل میں لبنان کے حصے (جو کہ اٹھارہ ارکان پر مشتمل ہے) کے چناؤ کے لیے الیکٹورل کالج کی تشکیل کو یکسر مسترد کرتے ہوئے واضح کیا ہے کہ قومی نمائندگی کا انحصار تقرریوں یا جزوی سمجھوتوں پر نہیں بلکہ فلسطینی عوام کی حقیقی مرضی اور شراکت داری پر ہونا چاہیے۔

نمائندگی فلسطینی عوام کی مرضی پر مبنی ہونی چاہیے

اسلامی تحریک مزاحمت ’حماس‘ کے لبنان میں نمائندے اور قومی کمیٹی کے ترجمان احمد عبدالہادی نے پیر کے روز بیروت میں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اس وقت فلسطینی کاز ایک انتہائی حساس اور خطرناک مرحلے سے گزر رہا ہے، جہاں اس کے حقوق اور بالخصوص حق واپسی کو شدید چیلنجز کا سامنا ہے۔

احمد عبدالہادی نے اس بات پر زور دیا کہ ان چیلنجز کا مقابلہ کرنے کے لیے قومی اتحاد کو مضبوط کرنا، شرکت کے دائرہ کار کو وسیع کرنا، فسطائیت اور ڈکٹیٹرشپ سے دور رہ کر شراکت و حقیقی نمائندگی کی بنیاد پر فلسطینی قومی اداروں کی تشکیل نو کرنا ناگزیر ہے۔ انہوں نے باور کرایا کہ فلسطینی قومی کونسل کسی ایک دھڑے یا فریق کی جاگیر نہیں بلکہ ایک قومی ادارہ ہے، جو وطن اور ڈائسپورا کے تمام فلسطینیوں کی نمائندگی کا ضامن ہے اور اسے براہ راست عوام کی امنگوں سے اپنی قانونی جوازیت لینی چاہیے۔

الیکٹورل کالج کے ذریعے چناؤ مسترد

احمد عبدالہادی نے لبنان میں قومی کونسل کے لیے فلسطینی نمائندوں کے چناؤ کے موجودہ طریقہ کار کو مسترد کرتے ہوئے کہا کہ اٹھارہ ارکان کا انتخاب کسی جامع قومی اتفاق رائے کے بغیر ایک مخصوص الیکٹورل کالج کے ذریعے کیا گیا ہے۔

انہوں نے واضح کیا کہ یہ اعتراض کسی شخص یا کسی مخصوص فلسطینی دھڑے کے خلاف نہیں ہے، بلکہ یہ اس مروجہ طریقہ کار کے خلاف ہے جو مطلوبہ قومی شراکت کو یقینی نہیں بناتا اور نہ ہی لبنانی پناہ گزینوں کو اپنے نمائندے خود چننے کا حق دیتا ہے۔ انہوں نے اس بات کا اعادہ کیا کہ اصل اصول یہ ہے کہ عوام خود نمائندگی کا ذریعہ بنیں، اور اس پر قاہرہ کے مذاکرات میں پہلے ہی اتفاق ہو چکا ہے۔

فوری قومی حوار اور مکالمے کا مطالبہ

قومی کمیٹی نے انتخابی عمل سے متعلق یکطرفہ اقدامات کو فوری طور پر روکنے کا مطالبہ کرتے ہوئے لبنان میں ایک عاجلانہ فلسطینی قومی مکالمے کی دعوت دی ہے، جس میں تمام جماعتیں، شخصیات اور سول سوسائٹی کے نمائندگان شرکت کریں تاکہ ایک متفقہ اور شفاف طریقہ کار طے کیا جا سکے۔

کمیٹی نے لبنانی ریاست سے بھی پرزور مطالبہ کیا ہے کہ وہ فلسطینی قومی شراکت کے فروغ اور اخراج کی پالیسی کے خاتمے کے لیے سازگار ماحول فراہم کرنے میں اپنا مثبت کردار ادا کرے، کیونکہ فلسطینی صفوں کا اتحاد لبنان کے امن و استحکام کے بھی مفاد میں ہے۔

بین الاقوامی دباؤ سے بچنے کیلئے پاکستان کا نیا ہتھکنڈا
مسعود اظہر پر انعام بڑھا کر 70 لاکھ کر دیا

نئی دہلی، (یو این آئی) پاکستان کی وفاقی تحقیقاتی ایجنسی (ایف آئی اے) نے دہشت گرد تنظیم جیش محمد

کے سربراہ مسعود اظہر کو فرار قرار دیتے ہوئے اس پر انعام بڑھا کر 70 لاکھ پاکستانی روپے کر دیا ہے۔ خبروں کے مطابق پاکستان کے اس قدم کو بین الاقوامی تحقیقات سے بچنے کی کوشش کے طور پر دیکھا جا رہا ہے۔ ایف آئی اے کی نئی ریڈ بک میں مسعود اظہر کو موسٹ وانٹڈ دہشت گردوں کی فہرست میں رکھا گیا ہے۔ سال 2021ء میں اس پر 50 لاکھ پاکستانی روپے کا انعام مقرر کیا گیا تھا، جسے اب 20 لاکھ روپے بڑھایا گیا ہے۔ پاکستان 2021 سے دعویٰ کرتا رہا ہے کہ مسعود اظہر اس کے ہاں نہیں ہے اور افغانستان بھاگ گیا ہے۔ وہیں، ہندوستانی انٹیلی جنس ایجنسیوں کے گزشتہ 6 ماہ کے تکنیکی تجزیے کے مطابق وہ پاکستان کے صوبہ سندھ کے نواب شاہ شہر میں چھپا ہوا ہے۔ رپورٹوں میں کہا گیا ہے کہ پاکستان کی جانب سے یہ دکھاوٹی کارروائی اکتوبر میں ہونے والے فنانشل ایکشن ٹاسک فورس (ایف اے ٹی ایف) کے مکمل اجلاس سے پہلے کی گئی ہے۔ پاکستان کی کوشش ہے کہ وہ دوبارہ گرے لسٹ میں جانے سے بچ سکے۔ کارروائی سے بچنے اور بین الاقوامی برادری کو گمراہ کرنے کیلئے پاکستان نے 2021ء میں دعویٰ کرنا شروع کیا تھا کہ مسعود اظہر اب اسکے ملک میں نہیں ہے اور افغانستان بھاگ گیا ہے۔ اسی سال ایف آئی اے نے اس پر 50 لاکھ پاکستانی روپے کا انعام مقرر کیا تھا۔ پانچ سال بعد اب یہ انعام بڑھا کر 70 لاکھ پاکستانی روپے کر دیا گیا ہے۔

نئی ریڈ بک میں 26/11 ممبئی حملوں سے جڑے 19 دہشت گردوں کے نام بھی ہیں۔ ان میں حملہ آوروں کے لیے کشتی کا انتظام کرنے، انہیں مالی مدد دینے اور دیگر کاموں میں ملوث افراد شامل ہیں۔ ان میں سے 17 دہشت گردوں کے ناموں کے ساتھ ان کی تصاویر اور کردار بھی درج ہیں۔ فہرست میں 26/11 حملوں کیلئے سمندری راستے کا انتظام کرنے والے لشکرِ طیبہ کے 11 دہشت گردوں کے نام ہیں۔ ان میں محمد امجد خان، شاہد غفور، محمد عثمان، عتیق الرحمن، ریاض احمد، محمد مشتاق، محمد نعیم، عبدالشکور، محمد صابر سلفی، محمد عثمان اور شکیل احمد نمایاں ہیں۔ اس کے علاوہ حملوں کے لیے مالی مدد دینے والے چھ دہشت گردوں کے نام بھی فہرست میں ہیں۔ ان میں محمد افتخار علی، محمد ضیاء، محمد عباس ناصر، جاوید اقبال، مختار احمد اور احمد سعید شامل ہیں۔ ان لوگوں نے حملے کے لیے 70 ہزار سے 21 لاکھ پاکستانی روپے تک کی مدد دی تھی۔ ایف آئی اے کے مطابق 26/11 حملوں سے جڑے تمام 17 دہشت گرد 18 سال سے فرار ہیں، تاہم ہندوستانی انٹیلی جنس ذرائع کے مطابق یہ تمام اب بھی پاکستان میں ہیں۔ ایف آئی اے کی موسٹ وانٹڈ فہرست میں ان دہشت گردوں کے نام ڈالنا بین الاقوامی تحقیقات کو بھٹکانے کی کوشش ہے۔ پاکستان کی ریڈ بک میں موسٹ وانٹڈ دہشت گردوں کی تعداد میں بھی اضافہ ہوا ہے۔ سال 2021ء میں یہ تعداد 1,330 تھی، جو اب فہرست میں بڑھ کر 1,804 ہو گئی ہے۔ یعنی پانچ سال میں اس میں 35 فیصد کا اضافہ ہوا ہے۔

اسرائیل فلسطینیوں کی قومیت ’ختم‘ کرنے کی کوشش کر رہا ہے: بتسلیم

غزہ: انسانی حقوق کے اسرائیلی گروپ بتسلیم نے پیر کو کہا مقبوضہ مغربی کنارے میں اسرائیلی کارروائیاں ایک عظیم منصوبے کا حصہ ہیں جن کا مقصد ایک الگ قوم کے طور پر فلسطینیوں کو ختم کر دینا ہے۔ ”خاتمے کا منصوبہ“ کے عنوان سے ایک نئی رپورٹ میں حقوق گروپ نے الزام لگایا ہے کہ مغربی کنارے میں پانچ اسرائیلی حربے باہم مربوط ہیں --- ”تشدد، نسلی تطہیر، نقل و حرکت پر پابندیاں، معاشی مقاطعہ اور سماجی و سیاسی تباہی۔“ بتسلیم کے ایگزیکٹو ڈائریکٹر یولی نوواک نے یروشلم میں ایک پریس کانفرنس میں کہا، یہ پالیسیاں ”ان حالات کو ختم کرتی ہیں جو فلسطینیوں کے یہاں ایک عوام کے طور پر رہنے کے لیے ضروری ہیں۔“ نوواک نے مزید کہا، ”اسے آباد کار نوآبادیاتی منصوبہ کہنا اس سرزمین سے یہودیوں کے تعلق سے انکار نہیں ہے۔ یہ ایک سیاسی منصوبے کی وضاحت کرتا ہے۔“

اے ایف پی نے اس پر تبصرے کے لیے اسرائیلی حکام سے رابطہ کیا ہے۔

سعودی عرب کے پاس صرف 5 سے 7 دنوں کا بچا تیل
’ایسٹ-ویسٹ‘ پائپ لائن بند رہی تو دنیا کو کرنا پڑ سکتا ہے تیل کے بحران کا سامنا!

ریاض، (ایجنسیاں): سعودی عرب کے پاس برآمد کرنے کیلئے کچھ ہی دنوں کا تیل بچا ہے۔ اگر اس نے بحیرہ احمر تک جانے والی ایک اہم پائپ لائن کو جلد از جلد ٹھیک نہیں کیا تو عالمی تیل کی سپلائی 4 فیصد تک کم ہو سکتی ہے۔ نیوز ایجنسی ’اے این آئی‘ کے مطابق اس سے قبل سے جاری تیل بحران مزید گہرا ہو سکتا ہے اور ایندھن کی قیمتیں ریکارڈ سطح تک پہنچ سکتی ہیں۔ واضح رہے کہ ڈرون حملوں کے بعد سعودی عرب نے جمعہ کو اپنی اہم ’ایسٹ-ویسٹ‘ تیل پائپ لائن کو بند کر دیا۔ ریاض نے اب تک نقصان کی مکمل تفصیلات یا پائپ لائن کے دوبارہ شروع ہونے کی ٹائم لائن نہیں بتائی ہے۔ واضح رہے کہ گزشتہ 6 مہینوں میں جزیرہ نما عرب کے پار بحیرہ احمر تک جانے والی اس پائپ لائن نے سعودی عرب کو آبنائے ہرمز کے جنگی حالات میں بند ہونے کے اثر سے بچانے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ آبنائے ہرمز کے بند ہونے سے پڑوسی ممالک کی تیل کی برآمدات پر شدید اثر پڑا ہے۔ دنیا کے سب سے بڑے تیل برآمد کنندہ سعودی عرب نے اس پائپ لائن کے ذریعہ روزانہ تقریباً 40 لاکھ بیرل تیل بحیرہ احمر پر واقع ینبع بندرگاہ تک بھیجا۔ یہ مقدار عالمی سطح پر تیل کی سپلائی کا تقریباً 4 فیصد ہے۔ صنعت سے وابستہ 3 ذرائع کے مطابق پائپ لائن بند ہونے کے بعد ینبع میں موجود تیل کا ذخیرہ صرف 5 سے 7 دنوں تک برآمدات جاری رکھنے لائق ہے۔ سعودی عرب کے پاس بحیرہ احمر کے مین جنہ اور بحیرہ روم کے سیدی کریر بندرگاہوں سے بھی کچھ دنوں تک صارفین کو سپلائی کرنے کیلئے تیل موجود ہیں۔ ان کے مطابق ینبع میں تقریباً 3.5 کروڑ بیرل تیل رکھنے کی گنجائش ہے، جبکہ مین جنہ کی ذخیرہ کرنے کی صلاحیت تقریباً 1.8 کروڑ بیرل اور سیدی کریر کی تقریباً 2 کروڑ بیرل ہے۔ ذرائع کے مطابق پائپ لائن کی مرمت میں 5 سے 6 ہفتے لگ سکتے ہیں۔ دوسری جانب ان میں سے ایک نے کہا کہ پائپ لائن کو اس سے قبل بحال کیا جا سکتا ہے اور مرمت جاری رہنے کے دوران جزوی طور پر آئل پمپنگ بھی شروع ہو سکتی ہے۔ بین الاقوامی توانائی ایجنسی (آئی ای اے) نے جمعہ کو کہا کہ اگست میں سعودی عرب کی تیل کی سپلائی 3 دہائیوں سے زائد عرصے میں اپنی سب سے نچلی سطح پر پہنچ گئی ہے۔ آبنائے ہرمز اور بحیرہ احمر کے راستے تیل کے بہاؤ میں کمی کی وجہ سے یہ صورتحال پیدا ہوئی ہے۔ آئی ای اے کا اندازہ ہے کہ رواں سال عالمی تیل سپلائی میں 57 لاکھ بیرل یومیہ کی گراوٹ آ سکتی ہے۔ یہ عالمی سپلائی کا تقریباً 6 فیصد ہے۔ ایسٹ-ویسٹ پائپ لائن پر حملے کے بعد تیل کی سپلائی سے جڑے خطرات مزید بڑھ گئے ہیں۔ واضح رہے کہ یمن کے حوثیوں نے سعودی تیل شپمنٹ کو نشانہ بنانے کی دھمکی دی ہے۔ جمعہ کو انہوں نے بحیرہ احمر کے دہانے پر واقع ایک جزیرہ پر قبضہ کر لیا۔

یہ واقعہ ایسٹ-ویسٹ پائپ لائن پر ہوئے حملے کے ساتھ تیل کی سپلائی کیلئے نیا خطرہ بن گیا ہے۔ قابل ذکر ہے کہ تنازعہ سے قبل مشرق وسطیٰ سے یومیہ تقریباً 2.2 کروڑ بیرل تیل کی سپلائی ہوتی تھی، صنعت سے منسلک ذرائع کے مطابق اس کے بعد آبنائے ہرمز سے تیل کی سپلائی کم ہو کر 60 لاکھ سے 90 لاکھ بیرل یومیہ کے درمیان رہ گئی ہے۔ سعودی عرب نے گزشتہ ہفتہ اوپیک کو بتایا کہ اگست میں اس کی تیل کی پیداوار کم ہو کر یومیہ 62 لاکھ بیرل رہ گئی ہے۔

غزہ میں ایک نئے طبی بحران کا خطرہ، ایندھن کی بندش سے 13 طبی ادارے خطرے کی زد میں

غزہ: غزہ کی پٹی کا طبی نظام ایک بار پھر تباہی کے دہانے پر پہنچ چکا ہے جہاں 13 فلاحی وطبی اداروں کو ایندھن کی سپلائی معطل ہونے کے قریب ہونے کی وجہ سے صحت کا شعبہ ایک ہولناک انسانی اور طبی بحران کا سامنا کر رہا ہے، جس سے سرجری، زچگی اور زخمیوں کی دیکھ بھال کی خدمات شدید خطرے میں پڑ گئی ہیں۔ فلسطینی وزارتِ صحت نے سخت الفاظ میں خبردار کیا ہے کہ فلاحی طبی اداروں کو آنے والے 19 ستمبر سے ایندھن کی فراہمی بند کیے جانے کا اعلان کیا گیا ہے، جس کے انتہائی خطرناک اثرات مرتب ہوں گے۔

وزارتِ صحت کے ڈائریکٹر جنرل برائے انتظامی امور محمود حماد نے اس بات کی تصدیق کی کہ اس فیصلے سے زندگی بچانے والی بنیادی خدمات جیسے کہ آپریشن تھیٹرز، زچگی کے شعبے اور مسلسل لائے جانے والے زخمیوں کی دیکھ بھال کو براہ راست خطرہ لاحق ہو گیا ہے۔ انہوں نے بین الاقوامی تنظیموں اور متعلقہ فریقوں سے پرزور مطالبہ کیا ہے کہ وہ فوری طور پر مداخلت کریں اور ایندھن کی بندش کے اس فیصلے کو واپس کروائیں۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ ان اداروں کا تحفظ اور ان کے کام کا تسلسل بین الاقوامی قوانین کے تحت ایک بنیادی حق ہے۔ یہ تازہ بحران پہلے سے موجود سنگین طبی قلت میں مزید اضافہ کر رہا ہے، جس کی چند نمایاں تفصیلات درج ذیل ہیں:

آکسیجن کے کل 34 پلانٹس میں سے 22 پلانٹس مکمل طور پر بند ہو چکے ہیں۔ آکسیجن سلنڈر بھرنے والے 30 میں سے 26 آلات کام کرنا چھوڑ چکے ہیں، جبکہ باقی ماندہ پلانٹس اور آلات اپنی استطاعت سے بڑھ کر کام کرنے پر مجبور ہیں۔ جنریٹروں کے لیے تیل اور اسپیئر پارٹس کی قلت کی وجہ سے کچھ طبی مراکز کے کام کے اوقات میں 70 سے 80 فیصد تک کمی واقع ہو چکی ہے۔ موٹرز اور جنریٹر کے انجن آئل (لبریکنٹ) کے ایک لیٹر کی قیمت 300,1 ڈالر سے بھی تجاوز کر چکی ہے۔

بجلی کی بندش اور سڑکوں کی تباہی کی وجہ سے ہسپتالوں کے آپریشن تھیٹرز کم ترین صلاحیت پر کام کر رہے ہیں اور طبی عملے کو خاص طور پر رات کے وقت شدید مشکلات کا سامنا ہے۔ یہ 13 فلاحی ادارے شہریوں اور مہاجرین کو مفت یا انتہائی معمولی فیس پر ابتدائی اور ثانوی درجے کی طبی دیکھ بھال فراہم کرتے ہیں، لہٰذا ایندھن کی بندش نوزائیدہ بچوں کے انکیوبیٹرز، انتہائی نگہداشت کے یونٹس (ICU) اور ایمرجنسی کلینکس کے لیے ایک براہ راست موت کا پروانہ ہے۔ وزارتِ صحت کے اعداد وشمار کے مطابق غزہ کے ہسپتالوں میں سے 38 میں سے 26 ہسپتال پہلے ہی مکمل طور پر بند ہو چکے ہیں، جبکہ باقی ماندہ ہسپتالوں پر مریضوں کا دباؤ ان کی گنجائش سے 130 فیصد تجاوز کر چکا ہے۔ اس کے علاوہ گوداموں میں بنیادی ادویات کا 47 فیصد اور لیبارٹری ٹیسٹ کے مواد کا 87 فیصد حصہ بالکل ختم (صفر کی سطح پر) ہو چکا ہے۔ پناہ گزینوں میں متعددی اور جلدی امراض کے پھیلاؤ کے ساتھ ہی طبی خدمات کی ضرورت میں کئی گنا اضافہ ہو چکا ہے اور ایندھن کے فقدان کی وجہ سے ان اداروں کی بندش اس انسانی المیے کو کئی گنا بڑھا دے گی۔

قابض اسرائیلی زندانوں میں قید غزہ کے 12 فلسطینی رہا

غزہ: قابض اسرائیلی حکام نے غزہ کی پٹی سے تعلق رکھنے والے 12 فلسطینی قیدیوں کو رہا کر دیا ہے، ریڈ کراس کے عملے نے ان تمام اسیران کو اپنی تحویل میں لے کر غزہ منتقل کیا۔ اسرائیلی زندانوں میں طویل اور مختلف مدتوں کی صعوبتیں برداشت کرنے کے بعد رہائی پانے والے یہ غازی اور اسیران خان یونس کے "الناصر میڈیکل کمپلیکس" منتقل کیے گئے، جہاں ان کے اہل خانہ نے

ان کا پُرجوش استقبال کیا اور ان کی صحت کے لیے طبی معائنے کیے گئے۔ اس پس منظر میں، اسیران کے حقوق کے لیے کام کرنے والے اداروں نے گزشتہ ماہ کے آخر میں » بین الاقوامی یومِ جبری گمشدگی کے شکار افراد « کے موقع پر جاری کردہ اپنی ایک رپورٹ میں انکشاف کیا تھا کہ قابض حکام غزہ کے قیدیوں کو بیرونی دنیا سے کاٹ کر جبری گمشدگی کا شکار بنائے ہوئے ہیں، جس سے ان کی زندگیوں کو شدید خطرات لاحق ہیں۔ قانون اور انسانی حقوق کی نگرانی کے فقدان کی وجہ سے صیہونی جیلوں میں قیدیوں پر وحشیانہ تشدد، بدسلوکی اور طبی غفلت کے پہاڑ توڑے جا رہے ہیں، جس کے نتیجے میں درجنوں اسیران شہید ہو چکے ہیں۔ رپورٹ کے مطابق قابض فوج نے غزہ کے اسیران کے لیے خاص طور پر کئی حراستی کیمپ اور جیلیں مختص کر رکھی ہیں، جن میں سدیہ تیمان، عناتوت، عوفر، نفتالی کیمپ اور رملہ جیل کا رکیفت سیکشن شامل ہیں۔ رہا ہونے والے اور وکلاء کے ذریعے ملنے والی شہادات سے صیہونی جیلوں کے اندر ہونے والے انتہائی ہولناک اور چونکا دینے والے انکشافات سامنے آئے ہیں۔

پی آئی اے اور کام ایئر کے درمیان افغانستان کو شرقِ اوسط سے ملانے کا معاہدہ

اسلام آباد: پی آئی اے کے ترجمان نے پیر کو بتایا پی آئی اے اور افغانستان کی کام ایئر نے افغانستان اور شرقِ اوسط کے مقامات کے درمیان فضائی رابطہ بہتر بنانے کے لیے ایک انٹرلائن معاہدے پر دستخط کیے ہیں۔ واضح رہے کہ ایک انٹرلائن معاہدہ مختلف ایئرلائنز کے درمیان ایک رضاکارانہ کاروباری معاہدہ ہوتا ہے جو ان کے لیے ایک دوسرے کے ٹکٹ قبول کرنا اور متعدد پروازوں کے درمیان مسافروں کے سفر کی رابطہ کاری کرنا ممکن بناتا ہے۔ پی آئی اے کے ترجمان عبداللہ خان نے بتایا، معاہدے کے مطابق مسافر ایک ہی بکنگ کے تحت اپنا پورا سفر بک کر سکتے ہیں جس سے ہر حصے کے لیے علیحدہ ٹکٹ خریدنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔ کابل سے لادا گیا سامان اسلام آباد ایئرپورٹ پر پی آئی اے کی رابطہ پروازوں کو منتقل کر دیا جائے گا جبکہ خلیج کی طرف عازمِ سفر افغان مسافر پاکستان میں امیگریشن کلیئرنس سے بچ سکتے ہیں اگر وہ سفر میں ایئرسائیڈ (جس حصے میں جہاز کھڑے ہوتے ہیں) تک محدود رہیں۔ خان نے عرب نیوز کو بتایا، "پی آئی اے اور افغانستان کی کام ایئر کے درمیان یہ انٹرلائن تعاون منتقلی کا ایک ہموار راستہ قائم کرتا ہے جو افغانستان کو اسلام آباد کے راستے شرقِ اوسط کے اہم مقامات سے ملاتا ہے۔" فی الحال فعال راستے میں کابل، اسلام آباد اور دمام شامل ہیں جو افغان مسافروں اور تارکینِ وطن کارکنان کو مشرقی سعودی عرب سے براہِ راست ملاتا ہے۔ ایک اور طے شدہ روٹ کام ایئر کے روابط کو متحدہ عرب امارات میں مدینہ، مسقط اور العین جیسے مقامات تک بڑھا دے گا جن کی کافی طلب ہے۔ خان نے مزید کہا، "یہ شراکت داری اسلام آباد کو جنوبی اور مغربی ایشیا کے لیے ایک آپریشنل ہوائی ٹرانزٹ مرکز کے طور پر استعمال کرتے ہوئے افغان مسافروں کے لیے علاقائی رابطے کو وسعت دیتی ہے۔"

بدنام زمانہ صہیونی عقوبت خانے رملہ میں وحشی جلادوں کا غزہ کے اسیران پر ہولناک جسمانی اور جنسی تشدد کا انکشاف

غزہ: قابض اسرائیلی جیلوں کے اندر فلسطینی اسیران پر ڈھائے جانے والے مظالم کا ایک اور سیاہ باب سامنے آیا ہے۔ اسیر میڈیا آفس نے انکشاف کیا ہے کہ غزہ کی پٹی سے تعلق رکھنے والے متعدد فلسطینی اسیران کو 'رملہ نامی عقوبت خانے کے اندر قابض انتظامیہ کے اسپیشل فوج کے جلادوں اور تشدد کے مجرموں کی طرف سے بہیمانہ جسمانی اور جنسی تشدد کا نشانہ بنایا گیا ہے۔ بیان کے مطابق، جیل کے "راکیت" سیکشن میں متعین صہیونی جلادوں نے غزہ کے کئی اسیران کو ایسے خفیہ کمروں میں منتقل کیا جہاں نگرانی کے کیمرے موجود نہیں تھے۔ ان تاریک اور تنقید سے بالاتر مقامات پر اسیران کو شدید ترین جسمانی تشدد کا نشانہ بنایا گیا۔

سفاکیت کی انتہا یہ ہے کہ قابض جیل محافظوں نے اسیران کے ہاتھ پاؤں جکڑ کر اور آنکھوں پر پٹی باندھ کر جان بوجھ کر ان کے جنسی اعضاء اور خصیوں کو سخت آلات کے ذریعے نشانہ بنایا، جس سے انہیں ناقابل برداشت اذیت کا سامنا کرنا پڑا۔ انسانی حقوق کے اداروں نے اس گھناؤنے فعل کو سنگین ترین جنسی اور جسمانی تشدد اور بین الاقوامی قوانین کی صریح خلاف ورزی قرار دیا ہے۔ تشدد کے ان لرزہ خیز واقعات کی زد میں آنے والے ایک اسیر (الف۔ک) کے حوالے سے بتایا گیا کہ اسے جسم کے مختلف حصوں پر چھڑیوں اور ڈنڈوں سے اس قدر پیٹا گیا کہ وہ اٹھنے یا جسم کو ہلانے سے بھی معذور ہو گیا۔ وہ مسلسل درد سے چلاتا رہا اور مسکن ادویات یا طبی امداد کا مطالبہ کرتا رہا، مگر قابض جیل عملے نے اس کی ایک نہ سنی اور اسے کسی بھی قسم کی طبی دیکھ بھال فراہم کرنے سے صریحاً انکار کر دیا۔

اسیران میڈیا آفس نے اس مجرمانہ فعل کی شدید مذمت کی ہے کہ غزہ کے اسیران کے خلاف اس نوعیت کے ظالمانہ اقدامات اب روز کا معمول بن چکے ہیں۔ اسیران کو درج ذیل انتہائی کٹھور حالات کا سامنا ہے۔

اسیران میڈیا آفس نے تمام بین الاقوامی انسانی حقوق کی تنظیموں، ریڈ کراس اور عالمی اداروں سے پرزور مطالبہ کیا ہے کہ وہ اس سنگین صورتحال کا فوری نوٹس لیں۔ غزہ کے اسیران کو قابض زندانوں کے اس وحشیانہ نظامِ جبر سے بچانے کے لیے ہنگامی بنیادوں پر اقدامات کیے جائیں اور ان جنگی جرائم میں ملوث قابض جیل حکام اور سجنوں کا کٹہرے میں محاسبہ کیا جائے۔

جرمنی کی ادبی پنجابی تنظیم "پنجند" کی دسویں سالگرہ پر یادگار تقریب کا انعقاد

منور علی شاہد کے قلم سے

جرمنی کے شہر اوفن باخ میں پنجابی زبان کی معروف ادبی تنظیم "پنجند" کی دسویں سالگرہ کے موقع پر ایک شاندار تقریب منعقد ہوئی۔ تقریب میں شہر کے معروف شعراء و شاعرات اور دیگر ادبی ذوق رکھنے والے افراد نے شرکت کی۔ اس تقریب کے میزبان تنظیم پنجند کے بانی و صدر امجد عارفی تھے۔ تقریب دو نشستوں پر مشتمل تھی۔

پروگرام کے پہلے حصہ کی صدارت ارشاد ہاشمی نے کی۔ تقریب کا آغاز قرآن پاک کی تلاوت سے ہوا۔ اس کے بعد پنجند کے وفات شدگان اراکین کے لیے مغفرت کی دعا مانگی گئی۔ پھر مرد و خواتین کی طرف سالگرہ کے کیک کاٹے گئے۔ سبھی شرکاء نے ایک دوسرے اور میزبان کو مبارکباد کہی۔ اس کے بعد "پنجند جرمنی" کی قیام کی دسویں سالگرہ کے حوالے سے شرکاء تقریب کے مرد و خواتین و دیگر مہمانوں کو میڈلز پہنائے گئے۔ مردوں کو ارشاد ہاشمی، اسحاق ساجد نے جبکہ خواتین کو معروف شاعرہ فہمیدہ مسرت نے میڈلز پہنائے۔ اسی طرح پنجند کے پروگراموں کا کامیاب بنانے پر امجد فیملی کے ممبرز میں ظفراللہ محمود نے میڈلز تقسیم کیے۔ چائے اور ریفریشمنٹ کے وقفہ کے بعد محفل مشاعرہ منعقد ہوئی۔ مشاعرہ کی صدارت جرمنی کے معروف شاعر راجہ محمد یوسف نے کی۔ محفل مشاعرہ میں جن شعراء و شاعرات نے کلام پیش کیا ان میں رانا شرافت علی، شمس طور، عبدالحمید راما، ملک عبدالباسط، صائمہ کنول، چوہدری کرم الٰہی، ظفراللہ محمود، فرزانہ ناہید، فلک ہما، بشارت سخی، فہمیدہ مسرت، اسحاق ساجد، شازیہ نورین اور ارشاد ہاشمی شامل تھے۔ افسانہ نگار فلک ہما نے پنجابی افسانہ پیش کیا، جبکہ بشارت سخی نے سرائیکی زبان میں کلام پڑھا۔ صدر محفل مشاعرہ کے کلمات و کلام کے ساتھ مشاعرہ اختتام پذیر ہوا۔ تقریب کے اختتام پر تمام شرکاء نے پنجند کے پلیٹ فارم سے ادبی و ثقافتی سرگرمیوں کو جاری رکھنے کا اعادہ کیا گیا۔ اختتام پر کھانے کا بھی اہتمام کیا گیا تھا۔ یہ تقریب سہ پہر 3 بجے سے رات 8 بجے تک جاری رہی۔

سلطانہ مہر کی وفات پر ادیبوں اور دانشوروں کا جاوید چودھری سے اظہارِ تعزیت

اس موقع کی ایک یادگار تصویر میں شاہد جعفری، محسن خان، امیر مہدی، جاوید چودھری اور پروفیسر محمد رضا کو دیکھا جا سکتا ہے۔

برمنگھم (نمائندہ صحافت): معروف ادیبہ، شاعرہ، صحافی، افسانہ و ناول نگار اور ممتاز تذکرہ نویس سلطانہ مہر کے انتقال پر برمنگھم کے ادبی حلقوں میں گہرے رنج و غم کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ اسی سلسلے میں معروف ادیب و ناقد شاہد جعفری، معروف فکشن نگار محسن خان، معروف نقاد، شاعر اور ناول نگار امیر مہدی اور پروفیسر محمد رضا نے گزشتہ شام سلطانہ مہر کے شوہر جناب جاوید چوہدری کی رہائش گاہ پر حاضری دی اور ان سے تعزیت کرتے ہوئے مرحومہ کے انتقال پر دلی ہمدردی اور افسوس کا اظہار کیا۔

اس موقع پر سلطانہ مہر کی شخصیت، ادبی و صحافتی خدمات اور اردو ادب کے لیے ان کی طویل جدوجہد پر تفصیلی گفتگو ہوئی۔ شرکائے مجلس نے کہا کہ سلطانہ مہر نے اردو ادب میں خصوصاً تذکرہ نویسی کے میدان میں نمایاں اور قابلِ قدر کام کیا۔ ان کی تصانیف میں معاصر ادیبوں اور شاعروں کے حالات، ان کے ادبی سفر اور فکری و فنی پہلوؤں کو محفوظ کرنے کی ایک اہم کوشش نظر آتی ہے۔ ادبی حلقوں میں انہیں تذکرہ نویسی کے حوالے سے ایک منفرد مقام حاصل رہا۔

تعزیتی نشست میں اس امر کا بھی اظہار کیا گیا کہ سلطانہ مہر نے صحافت اور تخلیقی ادب کے ساتھ ساتھ اردو کے ادبی سرمائے کو محفوظ کرنے میں بھی اہم کردار ادا کیا۔ ان کی ادبی خدمات آنے والی نسلوں کے لیے ایک قیمتی سرمایہ ہیں۔ جناب جاوید چوہدری نے مہمانوں کا شکریہ ادا کرتے ہوئے سلطانہ مہر کی بعض تصانیف بھی انہیں پیش کیں۔ اس موقع پر مرحومہ کی ادبی زندگی، ان کی تحریروں، شخصیت اور اردو ادب کے لیے ان کی خدمات سے متعلق دیر تک گفتگو جاری رہی اور شرکائے مجلس نے مرحومہ کی علمی و ادبی شخصیت کو خراجِ عقیدت پیش کیا۔

عمرہ پر جانے والوں کے لیے ڈیجیٹل ویکسین سرٹیفکیٹ کی ڈیڈ لائن میں توسیع

مکہ: پاکستان نے کراچی سے عمرے پر روانہ ہونے والے زائرین کے لیے ڈیجیٹل طور پر تصدیق شدہ ویکسینیشن سرٹیفکیٹ حاصل کرنے کی آخری تاریخ میں 25 ستمبر تک توسیع کر دی ہے کیونکہ ایئرپورٹ حکام نے نئے نظام کے نفاذ کے لیے مزید وقت مانگا تھا، محکمہ صحت کے ایک اعلیٰ عہدیدار نے پیر کو بتایا۔ سعودی عرب میں عمرہ زائرین کے لیے ویکسینیشن کے ایسے سرٹیفکیٹ طلب کیے جاتے ہیں جو مسافروں کے آبائی ممالک اور صحت کے خطرات کے لحاظ سے مختلف ہوتے ہیں۔ پاکستان ایک ایسا نظام متعارف کروا رہا ہے جو ویکسینیشن کے ریکارڈ کو قومی شناختی ڈیٹا بیس سے منسلک کر دے گا تاکہ سرٹیفکیٹس کی ڈیجیٹل تصدیق ممکن ہو سکے۔ نادرا سے منسلک یہ نیا نظام 14 ستمبر کے بعد کراچی سے روانہ ہونے والے مسافروں کے لیے لازمی قرار دیا گیا تھا۔ بارڈر ہیلتھ سروسز پاکستان کے فوکل پرسن ڈاکٹر سید مرتضیٰ شاہ بخاری نے عرب نیوز کو بتایا، "ڈیڈ لائن میں 25 ستمبر تک توسیع کر دی گئی ہے اور اس وقت تک دستی (کاغذی) ویکسینیشن سرٹیفکیٹ کارآمد رہیں گے۔" پاکستان کی مصروف ترین بین الاقوامی راہداری یعنی جناح انٹرنیشنل ایئرپورٹ کی انتظامیہ کی درخواست پر یہ توسیع کی گئی ہے جس نے اس کے نفاذ کو کم از کم یکم اکتوبر تک مؤخر کرنے کا کہا تھا۔ مختلف اداروں کے درمیان ہم آہنگی اور رابطہ کاری کے حوالے سے خدشات اس تاخیر کی وجہ بنے۔ ایئرپورٹ ہیلتھ آفیسر کو ایک خط میں قائم مقام چیف آپریٹنگ آفیسر محمد قاسم نے کہا، "مناسب نوٹس، آپریشنل ہم آہنگی اور متعدد اداروں کے درمیان تعاون کے بغیر اس ہدایت پر عمل درآمد کرنے سے جناح انٹرنیشنل ایئرپورٹ پر شدید آپریشنل خطرات لاحق ہو سکتے ہیں۔" قاسم نے کہا، اضافی وقت ملنے سے حکام کو تمام متعلقہ فریقین کے ہمراہ عملی اور مسافر دوست نفاذی حکمت عملی کو یقینی بنانے میں مدد ملے گی۔ [illegible] جہاں یہ مربوط ڈیجیٹل سرٹیفکیشن سسٹم متعارف کروایا جائے گا جس کے بعد اسے دیگر بین الاقوامی ایئرپورٹس اور سرحدوں کے داخلی و خارجی مقامات تک وسعت دی جائے گی۔

Sahafat Urdu Daily Birmingham (U.K.) Web Edition, Published by Nagma Amir from Teddington Grove, Perry Barr, Birmingham B 42IRG U.K.
Proprietor and Group Editor: Aman Abbas, Resident Editor: Amir Mehdi, (Responsible for the selection of News) Bureau Chief: Nagma Amir, E-mail: naghmaamir@rediffmail.com, Mobile:+447897386368

روزنامہ صحافت

نئی دہلی اعلامیہ کا مفہوم

برکس گروپ نے متفقہ طور پر جاری مشترکہ اعلامیہ کو ہندوستان کی ایک بڑی سفارتی کامیابی کے طور پر دیکھا جارہا ہے۔ نئی دہلی میں ہندوستان کی میزبانی میں ہونے والے برکس سربراہی اجلاس میں مشترکہ اعلامیہ کو لے کر شکوک وشبہات کا اظہار کیا گیا تھا۔ غور طلب ہے کہ مغربی ایشیا کے تنازع پر ایران اور متحدہ عرب امارات کے درمیان گہرے اختلافات ہیں جس کی وجہ سے اس بار مشترکہ اعلامیہ جاری نہ ہونے کا امکان تھا۔ تاہم، ہندوستان کی کوششیں دونوں ممالک کے درمیان اختلافات کو دور کرنے اور اتفاق رائے قائم کرنے میں کامیاب ہوئیں۔ نئی دہلی اعلامیہ 2026 مغربی ایشیا کے تنازعہ کو لے کر سفارتی سطح پر حل کرنا چاہتا ہے۔ یہ مغربی ایشیا میں بڑھتی ہوئی کشیدگی پر گہری تشویش کا اظہار کرتا ہے اور تمام ممالک پر زور دیتا ہے کہ وہ تحمل کا مظاہرہ کریں اور ایسے اقدامات سے گریز کریں جس سے صورتحال مزید خراب ہو۔ اس میں ایران، متحدہ عرب امارات یا کسی تیسرے ملک کا ذکر نہیں ہے۔ اعلامیہ میں کہا گیا ہے کہ اقوام متحدہ کے چارٹر کے اصولوں کے مطابق عوامی انفراسٹرکچر کی حفاظت کو یقینی بنایا جائے۔ مزید برآں، بات چیت اور سفارت کاری پر زور دیا گیا۔ رکن ممالک نے تجارت، رسد اور توانائی سمیت دیگر مسائل پر مل کر کام کرنے پر زور دیا۔ چین، روس، ایران اور بھارت سمیت گیارہ رکنی برکس ممالک نے مشرق وسطیٰ میں امن اور کشیدگی کو کم کرنے پر زور دیا۔ مشترکہ بیان میں سویلین انفراسٹرکچر اور جوہری تنصیبات پر حملوں کی بھی شدید مذمت کی گئی۔ نئی دہلی اعلامیہ میں اپریل 2025 میں پہلگام، جموں وکشمیر میں ہونے والے دہشت گردانہ حملے کی سخت مذمت کی گئی ہے اور حکومت کی سرپرستی میں ہونے والی سرحد پار دہشت گردی کے خلاف زیرو ٹالرنس کی پالیسی پر زور دیا گیا ہے۔ برکس نے دہشت گردی کے خلاف زیرو ٹالرنس پالیسی اور اس سے نمٹنے میں دوہرے معیار کو ترک کرنے کے ہندوستان کے مطالبے کی مکمل حمایت کی۔ برکس نے یکطرفہ محصولات، تجارتی پابندیوں اور اقوام متحدہ کی منظوری کے بغیر عائد اقتصادی پابندیوں کے خلاف بھی سخت موقف اپنایا۔ اس مشترکہ اعلامیہ میں، رکن ممالک نے کہا کہ وہ ضروری اصلاحات کے ذریعے عالمی تجارتی تنظیم (WTO) کو مضبوط بنانے، تنظیم کے فریم ورک کے اندر مذاکرات کو آسان بنانے اور کثیر الجہتی تجارتی نظام کی ساکھ بحال کرنے کے لیے پرعزم ہیں۔ انہوں نے کہا ''ہم قابل رسائی، موثر، مکمل طور پر فعال، اور WTO کے تمام ممبران کے لیے اعتماد کی بنیاد کے طور پر WTO کے تنازعات کے تصفیے کی فوری بحالی، اور بغیر کسی تاخیر کے اپیلیٹ باڈی کے نئے اراکین کی تقرری کے لیے پرزور وکالت کرتے ہیں۔" برکس گروپ نے خبردار کیا کہ تجارتی پابندیوں کے اقدامات عالمی تجارت کو مزید کم کر سکتے ہیں، سپلائی چین میں خلل ڈال سکتے ہیں اور بین الاقوامی اقتصادی اور تجارتی سرگرمیوں میں غیر یقینی صورتحال کو بڑھا سکتے ہیں۔ امریکی ڈالر پر انحصار کم کرنے کے بارے میں بات چیت کے درمیان، برکس وزرائے خزانہ اور مرکزی بینک کے گورنرز کی میٹنگ کے بعد جاری ہونے والے مشترکہ بیان میں ڈالر یا مشترکہ کرنسی کا کوئی ذکر نہیں کیا گیا۔ اس کے بجائے، اس نے مقامی کرنسیوں میں تجارت اور سرمایہ کاری اور سرحد پار ادائیگی کے نظام کو بہتر بنانے پر زور دیا۔ قابل ذکر ہے کہ ایرانی صدر مسعود پیزشکیان نے برکس بزنس فورم میں رکن ممالک کے درمیان قومی کرنسیوں کے استعمال کو بڑھانے کی ضرورت پر زور دیا۔

ملی قیادت، اتحاد، احتجاج اور وقت کی حکمت عملی

ملت کو اختلاف نہیں، باہمی مشاورت، مشترکہ لائحہ عمل اور جواب دہ قیادت درکار ہے

ڈاکٹر عبدالقدوس ہاشمی

اب 17 ستمبر کو آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کی جانب سے 'جنتر منتر' پر احتجاجی دھرنے اور جلسے کا اعلان کیا گیا ہے۔ جن مسائل کو بنیاد بنا کر یہ احتجاج کیا جارہا ہے، ان کی اہمیت سے انکار نہیں کیا جاسکتا۔ لیکن سوال مسائل کی اہمیت کا نہیں، حکمتِ عملی اور وقت کے انتخاب کا ہے۔ جب ایک طرف 51 رکنی متحدہ محاذ کے ذریعے مختلف ملی قیادتوں کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کرنے کی کوشش ہو رہی ہو اور دوسری طرف اسی نوعیت کے مسائل کو لے کر ایک الگ احتجاجی پروگرام سامنے آئے تو یہ سوال فطری طور پر پیدا ہوتا ہے کہ کیا دونوں کوششوں کے درمیان مکمل مشاورت ہوئی ہے؟ کیا متحدہ محاذ کے تمام متعلقہ ذمہ داران سے اس احتجاج کے بارے میں تبادلۂ خیال کیا گیا؟ کیا مسلم پرسنل لا بورڈ کے تمام اہم ارکان اور عاملہ کی سطح پر اس حکمتِ عملی پر تفصیلی غور ہوا؟ اور اگر مشاورت ہوئی ہے تو کیا اس کے نتائج اور مشترکہ لائحۂ عمل کو ملت کے سامنے واضح کیا گیا ہے؟

ملک کے موجودہ حالات میں مسلمانوں کو درپیش مسائل یقیناً تشویش ناک ہیں۔ گزشتہ دو دہائیوں کے دوران مختلف سطحوں پر مسلمانوں کو ناانصافی، امتیازی رویوں اور متعدد مشکلات کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ ان حالات میں حکومت، سیاسی جماعتوں اور متعلقہ اداروں تک اپنی بات پہنچانا اور آئینی وقانونی دائرے میں اپنے حقوق کے تحفظ کیلئے جدوجہد کرنا ہر شہری اور ہر اجتماعی قیادت کا حق بھی ہے اور ذمہ داری بھی۔ لیکن اس پورے منظرنامے میں ایک حقیقت خاص طور پر توجہ طلب ہے کہ مسلم امت میں شاید اتنا انتشار نہیں جتنا ملی قیادت کے درمیان نظر آتا ہے۔ عام مسلمان اپنے مسائل کے حل، امن اور انصاف کا خواہاں ہے، مگر ہماری مختلف ملی تنظیمیں اور قائدین اکثر ایک دوسرے سے مشاورت اور مشترکہ حکمت عملی اختیار کرنے کے بجائے اپنے اپنے دائرے میں سرگرم نظر آتے ہیں۔ اس صورتِ حال کا سب سے بڑا نقصان خود ملت کو ہوتا ہے۔

حال ہی میں دہلی میں مختلف صوبوں سے تعلق رکھنے والے ملی رہنماؤں کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کر کے 51 رکنی متحدہ محاذ کی تشکیل ایک قابلِ توجہ کوشش تھی۔ اس کا بنیادی مقصد گزشتہ دو دہائیوں سے مسلمانوں کو درپیش مسائل پر غور کرنا، مرکزی وریاستی حکومتوں اور سیاسی جماعتوں کے سربراہان سے ملاقات کر کے حقائق ان کے سامنے رکھنا اور مسائل کے تدارک کے لیے مشترکہ لائحۂ عمل اختیار کرنا تھا۔ یہ قدم اس اعتبار سے اہم تھا کہ اس میں مختلف حلقوں سے تعلق رکھنے والے افراد نے کم از کم ایک میز پر بیٹھ کر یہ احساس پیدا کیا کہ ملی مسائل کسی ایک جماعت، تنظیم یا ادارے کے مسائل نہیں، بلکہ پوری ملت کے مسائل ہیں۔ یہ بھی قابل ذکر ہے کہ مسلم پرسنل لا بورڈ سے وابستہ متعدد افراد نے اس متحدہ محاذ میں شرکت کی اور اس کوشش کی تائید کی۔ اس سے یہ امید پیدا ہوئی کہ شاید اب ملی سطح پر باہمی مشاورت اور مشترکہ جدوجہد کا کوئی مستقل راستہ نکل سکے۔

اب 17 ستمبر کو آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کی جانب سے 'جنتر منتر' پر احتجاجی دھرنے اور جلسے کا اعلان کیا گیا ہے۔ جن مسائل کو بنیاد بنا کر یہ احتجاج کیا جارہا ہے، ان کی اہمیت سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ لیکن سوال مسائل کی اہمیت کا نہیں، حکمتِ عملی اور وقت کے انتخاب کا ہے۔ جب ایک طرف 51 رکنی متحدہ محاذ کے ذریعے مختلف ملی قیادتوں کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کرنے کی کوشش ہو رہی ہو اور دوسری طرف اسی نوعیت کے مسائل کو لے کر ایک الگ احتجاجی پروگرام سامنے آئے تو یہ سوال فطری طور پر پیدا ہوتا ہے کہ کیا دونوں کوششوں کے درمیان مکمل مشاورت ہوئی ہے؟ کیا متحدہ محاذ کے تمام متعلقہ ذمہ داران سے اس احتجاج کے بارے میں تبادلۂ خیال کیا گیا؟ کیا مسلم پرسنل لا بورڈ کے تمام اہم ارکان اور عاملہ کی سطح پر اس حکمتِ عملی پر تفصیلی غور ہوا؟ اور اگر مشاورت ہوئی ہے تو کیا اس کے نتائج اور مشترکہ لائحۂ عمل کو ملت کے سامنے واضح کیا گیا ہے؟

یہ سوال کسی ادارے کی مخالفت نہیں، بلکہ ادارہ جاتی شفافیت اور ملی وحدت کے تقاضوں کے تحت اٹھائے جانے چاہئیں۔ احتجاج ضرور، مگر حکمت کے ساتھ احتجاج جمہوری حق ہے اور بعض حالات میں ضروری بھی ہوتا ہے، لیکن ہر احتجاج کا وقت، طریقۂ کار اور ممکنہ نتیجہ بھی اہم ہوتا ہے۔ ہمیں ماضی کے تجربات سے سبق لینے کی ضرورت ہے۔ قومی مسائل پر ہونے والی بعض تحریکوں کے دوران جذباتی صورتِ حال نے ایسے نتائج بھی پیدا کیے جن کا خمیازہ عام مسلمانوں کو بھگتنا پڑا۔ دہلی کے واقعات نے یہ سبق دیا کہ کسی بھی بڑے عوامی احتجاج کے ممکنہ سیاسی، سماجی اور امن وامان سے متعلق اثرات کا پہلے سے سنجیدگی سے جائزہ لینا ضروری ہے۔ اسی لیے آج ضرورت اس بات کی ہے کہ کسی بھی احتجاجی پروگرام سے پہلے یہ دیکھا جائے کہ اس کا فائدہ کس کو ہوگا، نقصان کس کو پہنچ سکتا ہے، حکومت اور سیاسی جماعتیں اسے کس انداز میں پیش کریں گی اور مخالف قوتیں اسے کس طرح استعمال کرنے کی کوشش کر سکتی ہیں۔ خصوصاً ایسے وقت میں جب بعض ریاستوں میں انتخابی ماحول قریب آ رہا ہو، ہمیں اپنے ہر اجتماعی اقدام کے سیاسی اثرات سے بے خبر نہیں رہنا چاہیے۔ ہماری نیت خواہ کتنی ہی مخلص ہو، لیکن سیاست میں صرف نیت نہیں بلکہ نتیجہ بھی اہم ہوتا ہے۔

حالیہ عرصے میں بعض حساس معاملات میں عدالتوں سے رجوع کرنے کی حکمتِ عملی نے یہ ثابت کیا ہے کہ قانونی اور آئینی راستہ بھی مؤثر دباؤ پیدا کر سکتا ہے۔ جب عدالت کسی معاملے میں حکومت سے جواب طلب کرتی ہے تو مسئلہ محض احتجاج کرنے والوں کی آواز نہیں رہتا، بلکہ ایک آئینی وقانونی سوال کی شکل اختیار کر لیتا ہے۔ اسی لیے ضروری ہے کہ ملی قیادت صرف احتجاج تک محدود نہ رہے، بلکہ قانونی ماہرین، دانش وروں، صحافیوں، انسانی حقوق کے کارکنوں، سول سوسائٹی اور مختلف طبقات کے باشعور افراد کو ساتھ لے کر ایک وسیع تر حکمت عملی تیار کرے۔ اگر مسئلہ دستور، قانون، شہری حقوق، مذہبی آزادی اور انصاف کا ہے تو اسے صرف ایک مذہبی طبقے کے احتجاج تک محدود رکھنے کے بجائے دستور اور قانون کی پاسداری کے لیے وسیع شہری تحریک کی صورت دینا زیادہ مؤثر ہو سکتا ہے۔

اس پورے معاملے کا ایک اور اہم پہلو ملی قیادت کی جواب دہی ہے۔ کسی تنظیم یا ادارے سے سوال کرنا اس کی مخالفت نہیں۔ جو ادارے مسلمانوں کی اجتماعی نمائندگی کا دعویٰ کرتے ہیں، ان سے سوال کرنا ہر مسلمان کا بنیادی حق ہے۔ ہمیں شخصیات کے احترام اور اداروں کی جواب دہی کے درمیان فرق سمجھنا ہوگا۔ اگر کوئی ملی ادارہ کوئی بڑا فیصلہ کرتا ہے تو قوم یہ پوچھ سکتی ہے کہ اس فیصلے کی بنیاد کیا ہے؟ اس پر کتنی مشاورت ہوئی؟ مختلف رائے رکھنے والوں کو کتنا موقع دیا گیا؟ اور اس فیصلے کے ممکنہ نتائج کا کس حد تک جائزہ لیا گیا؟ یہ سوالات دشمنی کے نہیں، بلکہ اصلاح کے سوالات ہیں۔

ہمیں ایسی فضا پیدا کرنی چاہیے جس میں اختلاف رائے کو غداری، تنقید کو مخالفت اور سوال کو بے ادبی نہ سمجھا جائے۔ زندہ ادارے سوالوں سے مضبوط ہوتے ہیں، سوالوں سے کمزور نہیں۔ 17 ستمبر کا پروگرام اپنے مقاصد کے اعتبار سے اگرچہ اہم سمجھا جارہا ہے، لیکن اگر واقعی ملی سطح پر وسیع تر اتحاد کی کوشش جاری ہے تو شاید بہتر ہوگا کہ ایک مرتبہ پھر تمام متعلقہ ملی قیادتوں کو اعتماد میں لیا جائے۔ اگر ضروری ہو تو پروگرام کو کچھ مدت کے لیے مؤخر کر کے ایک مشترکہ مشاورتی اجلاس منعقد کیا جائے، جس میں 51 رکنی متحدہ محاذ، مسلم پرسنل لا بورڈ اور دیگر متعلقہ تنظیموں کے ذمہ داران مل بیٹھیں اور موجودہ حالات کا اجتماعی جائزہ لیں۔

کبھی کبھی ایک قدم آگے بڑھنے کے لیے ایک قدم رک جانا بھی حکمتِ عملی کا حصہ ہوتا ہے۔ ہمیں یہ طے کرنا ہوگا کہ ہماری ترجیح صرف اپنی اپنی تنظیم کی سرگرمی دکھانا ہے یا واقعی ملت کے مسائل کا دیرپا حل تلاش کرنا ہے۔ وقت کا تقاضا یہ ہے کہ ملی قیادت اپنی تنظیمی حدود سے اوپر اٹھے، ذاتی اور ادارہ جاتی ترجیحات کو اجتماعی مفاد کے تابع کرے اور ایک ایسا مشترکہ پلیٹ فارم تشکیل دے جو حکومتوں سے بھی بات کر سکے، سیاسی جماعتوں سے بھی، عدالتوں سے بھی اور سول سوسائٹی سے بھی۔

آج ملت کو مزید تقسیم کی نہیں، مشترکہ حکمتِ عملی کی ضرورت ہے۔ ہمیں احتجاج بھی کرنا ہے، مگر حکمت کے ساتھ؛ حکومت سے بات بھی کرنی ہے، مگر وقار کے ساتھ؛ عدالت کا دروازہ بھی کھٹکھٹانا ہے، مگر تیاری کے ساتھ؛ اور سب سے بڑھ کر اپنی قیادت کو بھی جواب دہ بنانا ہے، مگر اصلاح اور خیر خواہی کے جذبے کے ساتھ۔ یہی وقت کا تقاضا ہے اور شاید یہی ملی قیادت کے لیے سب سے بڑا امتحان بھی۔

اللہ تعالیٰ ہماری قیادت کو بصیرت، اخلاص، دوراندیشی اور باہمی اتحاد عطا فرمائے اور ملت وملک، دونوں کے لیے خیر وسلامتی کا راستہ کھولے۔ □□□

مساجد کے ملبے سے مزاحمت کی صدا تک

عادل فراز

سہارن پور کلکٹریٹ میں واقع قدیم تاریخی مسجد کا انہدام مسلمانوں کے لیے پہلی خطرے کی گھنٹی نہیں، اس سے پہلے بھی لاتعداد مسجدوں، مزاروں اور مدرسوں پر بلڈوزر چل چکے ہیں۔ نریندر مودی کی حکومت انگریزوں کی پالیسی پر عمل پیرا ہے۔ انگریزوں نے 1857ء کی بغاوت کو کچلنے کے بعد جو آمرانہ رویہ مسلمانوں کے خلاف روا رکھا تھا نریندر مودی حکومت اسی راستے پر گامزن ہے۔ رفیق ذکریا نے ایک جگہ لکھا ہے کہ: ''1857ء کی بغاوت کو کچلنے کے بعد انگریزوں نے مسلمانوں کے وقار کو پامال کرنے کے کئی منصوبے بنائے۔ برطانوی عہدیداروں میں مسلمانوں کے خلاف نفرت اس قدر بڑھ گئی کہ کئی انگریز افسر اس خیال کی پُرزور حمایت کرنے لگے کہ دہلی کی جامع مسجد کو منہدم کر دیا جائے تا کہ مسلمانوں پر یہ واضح ہو جائے کہ ان کا وقار کس حد تک مجروح ہو چکا ہے۔ گورنر جنرل نے تو یہاں تک تجویز رکھ دی تھی کہ آگرہ کا تاج محل منہدم کر دیا جائے اور سنگ مرمر کی سلوں کو فروخت کر دیا جائے۔'' انگریز تو بوجوہ اپنی ان پالیسیوں پر عمل نہیں کر سکے، مگر انگریزوں کے وفادار آج ان کے منصوبے کو عملی جامہ پہنا رہے ہیں۔ ہندوستان میں نریندر مودی کے اقتدار میں آنے کے بعد مسلسل مسلمانوں کے وقار کو پامال کیا جارہا ہے چونکہ مودی بی جے پی کے رکن کی حیثیت سے اقتدار میں نہیں آئے تھے، بلکہ انہیں سنگھ کے رکن کی حیثیت سے وزیراعظم کا عہدہ ملا تھا، اس لئے وہ سنگھ کی پالیسیوں پر آج تک عمل پیرا ہیں۔ ہندوستان میں بی جے پی نام کی سیاسی جماعت ضرور موجود ہے، مگر دراصل اس کے نام پر سنگھ اقتدار میں ہے۔ چونکہ سنگھ ہمیشہ انگریزوں کی وفادار تنظیم رہی، لہٰذا آج ہندوستان میں اقلیتوں کے ساتھ جو رویہ اپنایا جارہا ہے، اس کی زمین انگریزوں نے ہی تیار کی تھی۔ انگریزوں نے یہ منشور دیا تھا کہ اگر کسی قوم کا وقار پامال کرنا ہو تو اس کے وقار کی علامتوں کو زمین بوس کر دیا جائے۔ آزادی کے بعد سنگھ مسلسل بابری مسجد کے انہدام کے ذریعہ مسلمانوں کو کچلنے کی فکر میں تھا۔ 6 دسمبر 1992ء کو مسجد گرادی گئی، لیکن اس کی جگہ مندر تعمیر نہیں ہو سکا۔ گویا جمہوریت میں مسلمانوں پر زمین تو تنگ کر دی گئی، مگر ان کے وقار کو حالت نزع میں چھوڑ دیا گیا۔ اس غیر آئینی اقدام کو عدالت عظمیٰ نے آئینی جواز فراہم کیا جس میں جسٹس رنجن گوگوئی نے نمایاں کردار ادا کر کے اپنے ضمیر کی عدالت میں مجرم بن گئے۔

9 نومبر 2019ء کو عدالت عظمیٰ نے بابری مسجد پر اپنا فیصلہ سنایا۔ اس فیصلے میں تاریخی شواہد کو نظرانداز کر کے 'آستھا' کی بنیاد پر مسجد کی زمین ہندوؤں کے حوالے کر دی گئی۔ مسلمان عدالت عظمیٰ کے فیصلے سے پہلے ایک اچھے شہری کی طرح کہتے رہے کہ انہیں عدالت کا فیصلہ قبول ہوگا۔ سوال یہ ہے کہ عدالت کے فیصلے پر اتنا اعتبار کیوں کیا گیا؟ عدالتیں تو ہمیشہ ریاست کے زیر اثر ہوتی ہیں۔ عدالت عظمیٰ کا فیصلہ 'آستھا' کی بنیاد پر تھا۔ اس فیصلے کے مطالعے کے بعد مسلمانوں کو مزاحمت کرنی چاہیے تھی، مگر مسلم قیادت، جسے دہلی بلا کر پہلے ہی رام کر لیا گیا تھا، مہر بہ لب رہی۔ بابری مسجد کے فیصلے کو بغیر مزاحمت کے قبول کرنے کا نتیجہ آج سب کے سامنے ہے۔ مسلمانوں کی خاموشی نے سنگھ کو یہ باور کرادیا کہ مسلمان یا تو خوف زدہ ہے یا اس کی قوت عمل شل ہو چکی ہے۔ بابری مسجد کے بعد مسلمانوں کے تشخص اور ان کی عبادت گاہوں پر منظم حملے شروع ہو گئے۔ خوف زدہ کرنے اور کچلنے کی نئی حکمت عملی اختیار کی گئی۔ عدالتوں نے انصاف کو بالائے طاق رکھ دیا۔ پولیس پہلے بھی یک طرفہ کاروائی کرتی تھی مگر اب زیادہ جانب دار نظر آنے لگی۔ سرکار نے کانوں میں انگلیاں ڈال لیں۔ شرپسند شاہراہوں پر دندناتے گھومنے لگے۔ نہ سڑکیں محفوظ رہ گئیں اور نہ پبلک ٹرانسپورٹ۔ فرضی انکاؤنٹر تو پہلے بھی ہوتے تھے مگر باقاعدہ اس سلسلے کو آگے بڑھایا گیا۔ رام نومی جیسے تیوہاروں میں مسلمانوں کے محلوں اور مسجدوں کے سامنے ہڑدنگ مچایا جانے لگا۔ مسجدوں پر بھگوا جھنڈے لہرائے گئے۔ کانوڑ یاترا کے نام پر مسلمانوں کے اقتصادی بائیکاٹ کی اپیلیں جاری کی گئیں۔ دھرم سنسد میں مسلمانوں کی نسل کشی کے نعرے لگے۔ اس ناگفتہ بہ صورت حال پر عدلیہ خاموش تماشائی بنی رہی۔ مسجدوں پر بلڈوزر چلتے رہے مگر کوئی منصفانہ آواز نہیں اٹھی۔ جب کہ عدالت عظمیٰ نے بابری مسجد کے فیصلے میں یہ بھی کہا تھا: ''عبادت گاہوں سے متعلق ایسا کوئی تنازع زیر سماعت نہیں لایا جائے گا اور نہ ہی انہیں دوبارہ کھولا جائے گا۔'' مگر عدالت عظمیٰ کی یہ یقین دہانی فریب ثابت ہوئی۔ مسلم قیادت میں اتنی بھی جرأت نہیں رہی کہ وہ عدالت عظمیٰ سے اس کے فیصلے پر سوال کر سکے۔ جس ملک میں عدالت عظمیٰ کی زبان کی اہمیت نہ ہو وہاں انصاف کی توقع کیسے کی جاسکتی ہے۔ ہندوستان میں مسلسل عبادت گاہوں کے قانون کو توڑا گیا، مگر کبھی عدالت عظمیٰ نے ازخود نوٹس نہیں لیا۔ جب بعض معاملات میں ہم نے عدالت عظمیٰ کو ازخود نوٹس لیتے ہوئے دیکھا ہے۔ اگر عدالتیں منصف اور ملک سے مخلص ہوتیں تو نوبت سہارن پور کی مسجد کے انہدام تک نہیں پہنچتی۔ سہارن پور کی مسجد کا انہدام محض ایک مسجد کا انہدام نہیں ہے؛ یہ اس پورے سلسلے کی ایک اور کڑی ہے جس میں مسلمانوں کے مذہبی تشخص، سماجی وقار اور تاریخی ورثے کو مسلسل نشانہ بنایا جارہا ہے۔ مساجد اور مدارس کے خلاف یہ سلسلہ ابھی یہیں رکنے والا نہیں ہے۔ جب تک مسلمان مزاحمت نہیں کرے گا، ان کے وقار کو پامال کرنے کا یہ سلسلہ جاری رہے گا۔

مزاحمت کے لئے مسلمانوں کو اپنی حکمت عملی بدلنی ہوگی۔ انہیں دفاعی انداز چھوڑنا ہوگا۔ اگر قدیم مساجد اور مزاروں کے خلاف عدالتوں میں اپیلیں دائر کی جارہی ہیں تو مسلمان اس بارے میں پیچھے کیوں ہے؟ سرکاری زمینوں پر تو سینکڑوں مندر بھی بنے ہوئے ہیں۔ حتیٰ کہ وہ اوقاف کی زمینیں جو وقف بورڈ میں رجسٹرڈ ہیں، ان پر بھی مندر بنے ہوئے ہیں۔ پولیس تھانوں سے لے کر عدالتی احاطوں میں غیر مسلموں کی عبادت گاہیں موجود ہیں۔ مسلمانوں کو ان کے خلاف عدالت سے مرافعہ کرنا چاہیے۔ جن بنیادوں پر مسجدیں اور مزار منہدم ہورہے ہیں، انہیں بنیادوں پر دوسری عبادت گاہوں کے وجود پر سوال اٹھایا جاسکتا ہے۔ اس کے لئے مستقل کمیٹیاں اور قانونی ماہرین کا ایک سیل ہونا چاہیے۔ مسلمانوں کو غیر ضروری جگہوں پر چندے دینے کے بجائے ایسی کمیٹیوں اور قانونی ماہرین کی مدد کرنی چاہیے۔ عدالتوں کی غیر منصفانہ روش کے خلاف کھل کر آواز اٹھانی ہوگی تا کہ بین الاقوامی سطح پر ہندوستانی عدلیہ کا چہرہ بے نقاب ہو سکے۔ جب تک عدالتوں کے جانبدارانہ رویے اور ان کے غیر منصفانہ اقدامات پر سوال نہیں اٹھائے جائیں گے، تب تک یہ سلسلہ نہیں تھمے گا۔ ظاہر ہے یہ راہ آسان نہیں ہے، لیکن اس کے بغیر چارہ بھی نہیں ہے۔ اگر مسلمانوں نے اس وقت مزاحمت اور بیداری کا راستہ اختیار نہیں کیا تو آئندہ ان کی ناموس بھی محفوظ نہیں رہے گی۔ اگر انہیں اپنی بہو بیٹیوں کے حجاب نوچنے کا انتظار ہے تو الگ بات ہے۔ یاد رکھیے، مزاحمت کا مطلب ہرگز تصادم نہیں ہے۔ لیکن ناانصافی کے خلاف اور اپنے حقوق کی بازیابی کے لئے آواز اٹھانا ہی زندگی کی علامت ہے۔

بابری مسجد کے فیصلے کے خلاف اگر مزاحمت ہوتی تو نوبت یہاں تک نہیں پہنچتی۔ سہارن پور کے بعد فرقہ پرستوں کے نشانے پر بے شمار عبادت گاہیں اور عمارتیں ہیں۔ اس لئے مزاحمت ضروری ہے ورنہ آئے دن عدالتی سرپرستی میں مذہبی عمارتیں مسمار ہوتی رہیں گی۔ اس بارے میں قیادت کو بھی اپنا احتساب کرنا ہوگا۔ ان کی مصلحت پسندانہ روش نے آج یہ دن دکھلائے ہیں۔ انہیں سنگھ کی چوکھٹ چومنے سے کیا حاصل ہوا، نہیں معلوم۔ علماء کو چاہیے کہ اگر انہیں قیادت کا شوق ہے تو مخلصانہ جدوجہد کریں۔ شرعی رقومات اور اداروں میں شفافیت کو جگہ دیں۔ مسلمانوں کی فلاح وترقی کے لئے شرعی رقم ہی کافی ہے بشرطیکہ اس کا شفاف استعمال ہو۔ خاص طور پر موجودہ ناگفتہ بہ صورتحال میں شرعی رقم کے ذریعہ مسائل کا تصفیہ کیا جائے۔ البتہ علماء کی قیادت سے ہمیں ہمیشہ ہی اختلاف رہا ہے۔ قیادت خلا میں نہیں بنتی۔ اُسے اپنے درمیان تلاش کرنا ہوگا۔ جب تک قیادت کھڑی نہیں کریں گے، مسائل کا حل ممکن نہیں!

OOO

محترمہ عطیہ حسین، معاشرتی واصلاحی ناول نگار!

ڈاکٹر جی۔ ایم۔ پٹیل (پونہ)

محترمہ عطیہ حسین کے بارے میں یہ اقتباس ان کی شخصیت کے انتہائی اہم اور روشن پہلوؤں کو اجاگر کرتا ہے۔ وہ نہ صرف ایک باشعور ادیبہ اور مفکر تھیں بلکہ عملی زندگی میں رواداری اور انسانیت کی علمبردار بھی تھیں۔ انہوں نے ہمیشہ منافقت، انتہا پسندی اور فرقہ واریت کی کھل کر مخالفت کی اور معاشرے میں ایک تعمیری سیاسی سوچ کو برقرار رکھا۔ ثقافتی ہم آہنگی: وہ مختلف زبانوں، عقائد اور تہذیبوں کے درمیان جڑاؤ اور امن وامان پیدا کرنے کی قائل تھیں اور آپ کیلئے انہوں نے باقاعدہ جدوجہد کی۔ روشن خیالی اور علم دوستی: وہ بچپن ہی سے مذہبی تعلیمات سے وابستہ رہیں، لیکن ان کا اندازِ فکر اندھی تقلید کا نہیں تھا۔ آپ ہر فلسفے اور نظریے کو سخت ذہنی اور عقلی تجزیے کی کسوٹی پر پرکھنے کے بعد ہی قبول کرتی تھیں۔

محترمہ عطیہ ایک ہندوستانی نژاد برطانوی ناول نگار، 'معلن' 'مصنفہ'، صحافی اور اداکارہ' تھیں۔ آپ خطوط کی حامل خاتون تھیں اور ایک غیر ملکی مصنفہ انگریزی میں لکھتی تھیں حالانکہ آپکی 'مادری زبان اردو' تھی۔ آپ کی تحریریں تقسیم ہند، جلاوطنی، اور شناخت کے بحران کی گہری عکاسی کرتی ہیں۔ جلاوطنی اور نئے ماحول کا اثر عطیہ حسین 1947ء میں تقسیمِ ہند سے قبل ہی انگلستان منتقل ہو گئی تھیں، لیکن تقسیم کے واقعے نے ان کی دوری کو مستقل ''جلاوطنی'' میں بدل دیا۔ اس جلاوطنی نے انہیں اپنے ماضی، لکھنؤ کی تہذیب، اور کھوئے ہوئے وطن کو ایک بیرونی اور تنقیدی زاویے سے دیکھنے کا موقع دیا۔ نوآبادیاتی اور پسِ نوآبادیاتی تناظر تاریک گلی کے خواب اور افسانوں کا مجموعہ "Phoenix Fled" نوآبادیاتی دور کے خاتمے اور جاگیردارانہ نظام کے زوال کی داستانیں ہیں۔ وہ اپنی تحریروں میں تحریر کرتی ہیں کہ کس طرح برطانوی راج اور پھر تقسیم نے ہندوستان کے روایتی خاندانی اور سماجی ڈھانچے کو تبدیل کیا۔ عطیہ حسین کا شمار انگریزی میں لکھنے والے ان اہم ترین ہندوستانی ادیبوں میں ہوتا ہے جنہوں نے جلاوطنی کے دکھ کو ایک تخلیقی قوت میں بدل کر نوآبادیاتی تاریخ اور برصغیر کے المیے کو عالمی سطح پر پیش کیا۔

محترمہ عطیہ حسین 20 اکتوبر 1913 میں اودھ، لکھنؤ میں قدوائی قبیلے کے ایک ممتاز تعلقدار، محصل کے گھر پیدا ہوئیں۔ آپ کے والد محترم شیخ شاہد حسین کی تعلیم کرائسٹ کالج، کیمبرج سے ہوئی تھی اور اس دور میں اس وقت کے معروف سیاست دانوں کے ہم عصر تھے۔ ایک تعلیم یافتہ بیرسٹر اور متحدہ صوبہ جات کے ضلع غدیہ کے تالقدار تھے۔ جیسے جیسے جدوجہد آزادی زور پکڑ رہی تھی والد محترم انس آف کورٹ میں موتی لال نہرو کے دوست تھے۔ آپ کی والدہ محترمہ بیگم نثار فاطمہ کا تعلق کاکوری کے 'علوی خاندان' سے تھا اور کلاسیکی فارسی، عربی اور اردو کی زبانوں کی روایات پر عبور رکھتی تھیں۔ شاعروں اور علماء کے خاندان سے اس نے اردو، فارسی اور عربی کا علم حاصل کیا تھا۔ عطیہ حسین دو ثقافتوں میں پلیں بڑھیں، انگریزی اور یورپی لٹریچر کے ساتھ ساتھ قرآن کا گہرا مطالعہ کیا۔ نتیجے کے طور پر عطیہ حسین نے اپنا بچپن ملک کے معروف سیاسی دانشوروں کی صحبت میں گزاریں اور آپ کو کم عمری میں ہی فارسی، عربی اور اردو سکھائی گئی اور ''لا مارٹینئر اسکول فار گرلز'' میں ابتدائی تعلیم حاصل کی اور بعد میں ''اسابیلا تھوبرن کالج'' میں چلی گئیں، جو کہ خواتین کے لیے ایک معروف کالج ہے اور لکھنؤ یونیورسٹی سے منسلک ہے۔ 1933 میں 20 سال کی عمر میں، آپ اپنے خاندان اپنے پس منظر کی پہلی خاتون تھیں جنہوں نے لکھنؤ یونیورسٹی سے گریجویشن کیا۔

> عطیہ حسین کا شمار انگریزی میں لکھنے والے ان اہم ترین ہندوستانی ادیبوں میں ہوتا ہے جنہوں نے جلاوطنی کے دکھ کو ایک تخلیقی قوت میں بدل کر نوآبادیاتی تاریخ اور برصغیر کے المیے کو عالمی سطح پر پیش کیا۔

آپ ہندوستان کے مسلم اشرافیہ کی عدالتی زندگی اور تقسیم اور تبدیلیوں کے بارے میں ایک انوکھی بصیرت فراہم کرتی ہیں۔ عطیہ حسین نے اس دور میں لکھنا شروع کیا جس میں زیادہ تر مرد ادیبوں کا غلبہ تھا اور برصغیر کی ابتدائی خواتین میں سے آپ کو ایک کے طور پر جانا جاتا ہے۔ جیسا کہ ہندوستان کی عالمی شہرت یافتہ ہندوستانی نژاد برطانوی مصنفہ، ادبی نقاد اور مترجم جنہوں نے تامل ادب میں کو انگریزی میں تراجم "Lakshmi Holmstrom" نے اپنے مضمون 'عطیہ حسین، ان کی زندگی اور کام' Indian Review of Books جلد 8 اور 9، 1991) میں تحریر کرتی ہیں کہ ''عطیہ حسین جنوبی ایشیا کی دیگر خواتین مصنفین، جیسے ''کملا مارکنڈایا، جو برطانیہ میں بھی آباد تھیں، اور ''نیئر اسہگل'' ان سے کم از کم دس سال بزرگ تھیں۔

اپنی 30 کی دہائی میں، عطیہ حسین نے "THE PIONEER" اور "The Statesman" ان دونوں مشہور اخبارات کیلئے لکھتا جو دونوں کلکتہ میں انگریزی کے معروف جیسے جیسے جدوجہد آزادی زور پکڑ رہی تھی۔ 1933 میں، عطیہ کو سروجنی نائیڈو نے حوصلہ افزائی کی، "بچپن سے عورت کا میرا اپنا آئیڈیل"، اور کلکتہ میں'' آل انڈیا ویمنز کانفرنس'' میں شرکت کیں۔ آپ ''انجمن ترقی پسند مصنفین'' تحریک سے بھی وابستہ تھیں، جو سوشلسٹ ادیبوں اور فنکاروں جیسے ڈاکٹر راشد جہاں، محمود ظفر، احمد علی اور ملک راج آنند کے گروپ ہیں۔ وہ تنظیم کے اخلاق سے بہت زیادہ متاثر ہوئیں اور'' پہلی ترقی پسند مصنفین کی کانفرنس'' میں شریک رہیں۔ اس کے علاوہ، آپ کو مصنفہ اور سیاسی کارکن، سروجنی نائیڈو نے 1933 میں کلکتہ میں ہونے والی'' آل انڈیا ویمنز کانفرنس کی نامہ نگاری کیلئے حوصلہ افزائی کی۔ اس عرصے کے دوران اپنی چند مختصر کہانیاں بھی مختلف اشاعتوں میں شائع کرنا شروع کر دیں۔

عطیہ 1947 میں اپنے شوہر اور دو چھوٹے بچوں کے ساتھ لندن پہنچیں۔ ہندوستان کی تقسیم اور ایک ملک اور قومیت کا انتخاب کرنے کی مجبوری کے نتیجے میں عطیہ کی شناخت کا پہلا دعویٰ ہوا۔ اس کے منسوب کردہ زمروں میں شامل ہونے سے انکار کیا ہندوستانی۔ پاکستانی۔ ایشیائی تارکین وطن۔ اس نے دولت مشترکہ کی شہری اور برطانوی پاسپورٹ کے حامل کے طور پر، انگلینڈ میں رہنے کا انتخاب کیا، اور آپکی تمام شائع شدہ کہانیاں اور ناول وہیں رہتے ہوئے لکھے گئے۔ اس کے شوہر کے برطانیہ چھوڑنے کے بعد، عطیہ نے نہ صرف خود کو لندن میں تنہا پایا بلکہ، اپنی زندگی میں پہلی بار، بالکل اپنے طور پر کچھ ایسا کرنے کا فیصلہ کیا جسے وہ کئی سالوں سے چاہتی تھی — لکھنے پر توجہ مرکوز کریں: پہلی کہانی جو اس نے انگلینڈ میں لکھی تھی، جسے 'للی پٹ' کہا جاتا ہے، ایک معروف انگریزی میگزین نے شائع کیا، اس کے بعد دوسری کہانی جو امریکی جریدے ''اٹلانٹک ماہنامہ'' میں شائع ہوئی۔ یہ ابتدائی کامیابیاں یقیناً حوصلہ افزا تھیں، لیکن آپ مسلسل اعتماد کی کمی اور ناکافی کے احساس سے دوچار تھیں۔ یہ سوال انسانی جذبات، تخلیقی صلاحیتوں اور وجودی کشمکش کی ایک بہت گہری تہیں کھولتا ہے۔ جب ہم لکھنے کی خواہش، اندرونی حالات اور ایک مصنوعی ذہانت (AI) کے مقابلے میں ایک انسان کے اظہار کی بات کرتے ہیں، تو فرق الفاظ کا نہیں بلکہ احساس اور تجربے کا ہوتا ہے۔ لیکن آپ 'لکھنے کی ضرورت'، اس کی طرف مائل ہونے کے باوجود، اپنے آپ اور جسے وہ اپنے حالات کو دبایا نہیں جاسکا۔

''یہ خون میں ایک جراثیم کو لے جانے کے مترادف ہے پھر بھی، کوئی یہ قیاس کرسکتا ہے کہ یہ وہی حالات تھے، جو انحطاط اور سیاسی انتخاب کا امتزاج تھا، جس کے نتیجے میں آپ کی تحریر، آپکے کا افسانے سے نکلے۔ کوئی مزید قیاس کرسکتا ہے کہ آیا، اگر وہ ہندوستان میں رہنے کے لیے واپس آتی، تو آپ وہی انداز ہوتا، یا مختلف انداز میں لکھتیں۔ اس کے خون میں موجود وہ 'جراثیم'، دوسرے حالات میں، دب کر رہ سکتا تھا، کیونکہ معاشرے کا پورا ڈھانچہ اس کا ساتھی ہوتا۔ **(جاری)**

جامعہ ہاسٹل میس واقعہ کی جانچ کیلئے 4 رکنی کمیٹی تشکیل

طالب علم کے دال کی کٹوری میں گرگٹ ملنے کا الزام، تفتیش میں سرکاری جانچ ایجنسیوں کی بھی لی جارہی ہے مدد

نئی دہلی، (صحافت بیورو): جامعہ ملیہ اسلامیہ نے ہاسٹل میس میں ایک طالب علم کی دال کی کٹوری میں گرگٹ ملنے کے الزام سے جڑے واقعے کی جانچ کے لیے چار رکنی کمیٹی تشکیل دی ہے۔ جامعہ انتظامیہ نے پیر کے روز بتایا کہ جانچ کمیٹی سی سی ٹی وی فوٹیج کی تفصیلی جانچ کر کے واقعے سے جڑے حقائق کا پتہ لگائے گی۔ یونیورسٹی انتظامیہ نے بتایا کہ معاملے کی تفتیش میں سرکاری جانچ ایجنسیوں کی مدد بھی لی جارہی ہے۔ یونیورسٹی کے مطابق سی سی ٹی وی فوٹیج میں ہاسٹل کا ایک طالب علم اپنی دال کی کٹوری کو میس کی میز کے نیچے لے جاتا دکھائی دیتا ہے۔ اس کے بعد طلباء کے ایک گروپ نے مبینہ طور پر ہنگامہ کیا اور کٹوری میں گرگٹ ملنے کا الزام لگایا۔ کمیٹی واقعے سے پہلے کے حالات، واقعات کی ترتیب اور اس میں شامل لوگوں کے کردار نیز سرگرمیوں کا غیر جانبدارانہ جائزہ لے گی۔ کمیٹی کو یہ پتہ لگانے کی ذمہ داری دی گئی ہے کہ واقعہ کسی جان بوجھ کر کی گئی گڑبڑ یا یونیورسٹی کے ہاسٹل میس کو بدنام کرنے کی کوشش کا حصہ تھا یا نہیں۔ انتظامیہ نے کہا ہے کہ اگر جانچ میں جان بوجھ کر کی گئی گڑبڑ، من گھڑت حقائق، غلط معلومات یا کسی دیگر قسم کی بدعنوانی سامنے آتی ہے تو متعلقہ افراد کے خلاف یونیورسٹی کے ضابطہ کے تحت مناسب کارروائی کی جائے گی۔ جامعہ انتظامیہ نے کہا کہ اس کے ہاسٹل میس کئی دہائیوں سے طلباء کو کھانا فراہم کر رہے ہیں اور کھانے کی معیار نیز صفائی کی باقاعدہ نگرانی ہاسٹل انتظامیہ اور طلباء کی میس کمیٹیوں کے ذریعے کی جاتی ہے۔ انتظامیہ کے مطابق این سی آر کی دیگر یونیورسٹیوں کے مقابلے جامعہ کے میس چارجز کم ہیں اور کھانے کے معیار نیز صفائی کے اعلیٰ معیار کو برقرار رکھنے کی کوششیں کی جاتی ہیں۔ یونیورسٹی نے شفافیت اور نگرانی کے نظام کو مضبوط کرنے کے لیے تمام ہاسٹل میس اور ان کے باورچی خانوں میں اضافی سی سی ٹی وی کیمرے لگانے کا فیصلہ کیا ہے۔ انتظامیہ کے مطابق اس نظام سے کچن اور میس کے علاقوں میں کھانا تیار کرنے، کیٹرنگ اور دیگر متعلقہ سرگرمیوں کی 24 گھنٹے نگرانی کی جا سکے گی۔ جامعہ انتظامیہ نے ہاسٹل کے عام کام کاج اور تعلیمی ماحول کو متاثر کرنے والی سرگرمیوں پر بھی تشویش کا اظہار کیا ہے۔ انتظامیہ نے کہا کہ بے بنیاد الزامات، غلط معلومات کا پھیلاؤ اور بغیر تصدیق کے سوشل میڈیا پر ریلز اور ویڈیوز شیئر کرنا خلل ڈالنے والی سرگرمیوں کے زمرے میں آتا ہے۔ ایسے معاملات میں موجودہ قوانین کے تحت کارروائی کی جائے گی۔ یونیورسٹی نے طلباء سے بغیر تصدیق والی سوشل میڈیا مواد، ویڈیوز اور کلپس شیئر نہ کرنے کی اپیل کی ہے۔ جامعہ نے کہا کہ کھانے کے معیار، صفائی یا ہاسٹل کی سہولیات سے جڑی حقیقی شکایات کا ترجیحی بنیادوں پر ازالہ کیا جائے گا۔ انتظامیہ نے کہا کہ طلباء کیلئے محفوظ، سازگار اور تعاون پر مبنی ماحول برقرار رکھنا اس کی ترجیح ہے اور ان کے تعلیمی مفادات کے تحفظ کے لیے ضروری اقدامات کیے جائیں گے۔

ای ایف سی نے منظور کیے 266.26 کروڑ روپے

قومی راجدھانی میں بنیں گے 500 جدید عوامی بیت الخلاء بلاکس، سیاحوں کی روزمرہ ضروریات کو پورا کرنے کے لیے ہر بلاک میں ایک دکان کی گنجائش

نئی دہلی، (صحافت بیورو) دہلی حکومت نے شہریوں اور ملکی و غیر ملکی سیاحوں کو بہتر عوامی سہولیات فراہم کرنے کے مقصد سے قومی راجدھانی کے مختلف علاقوں میں پہلے مرحلے میں500 جدید عوامی بیت الخلاء (پبلک ٹوائلٹ) بلاکس بنانے کا فیصلہ کیا ہے۔ وزیراعلیٰ دفتر کی جانب سے آج بتایا گیا ہے کہ اس پروجیکٹ کے لیے ایکسپنڈیچر فائنانس کمیٹی (ای ایف سی) نے266.26 کروڑ روپے منظور کیے ہیں۔ ان کی تعمیر دہلی حکومت کے محکمہ سیاحت کے ذریعے کی جائے گی۔ پہلے مرحلے کے کامیابی سے مکمل ہونے کے بعد دوسرے مرحلے میں بقایا500 عوامی بیت الخلاء بلاکس بنائے جائیں گے۔ پروجیکٹ کے تحت دہلی کے اہم سیاحتی مقامات، وراثت والے علاقوں، بازاروں، اہم شاہراہوں اور سیاحوں کی آمدورفت والے علاقوں میں جدید عوامی سہولیات تیار کی جائیں گی۔ دہلی ٹورازم اینڈ ٹرانسپورٹ ڈیولپمنٹ کارپوریشن (ڈی ٹی ڈی سی) کا اس پروجیکٹ میں اہم کردار ہوگا۔

مجوزہ ٹوائلٹ بلاکس میں مردوں اور عورتوں کے لیے الگ الگ بیت الخلاء کے ساتھ معذور افراد سمیت تمام لوگوں کی آسان رسائی کے لیے ریمپ کا انتظام ہوگا۔ ہر بلاک میں کیئر ٹیکر روم اور چوکیدار کے لیے جگہ بھی دستیاب ہوگی۔ سیاحوں کی روزمرہ ضروریات کو پورا کرنے کے لیے ہر بلاک میں ایک دکان کی گنجائش رکھی گئی ہے، جہاں اسنیکس، مشروبات اور روزمرہ استعمال کی اشیاء دستیاب ہوں گی۔ بیت الخلاء میں سولر پینل، سی سی ٹی وی اور مکینیکل وینٹیلیشن سسٹم جیسی جدید سہولیات بھی ہوں گی۔ معلومات فراہم کرنے کے لیے آؤٹ ڈور ٹائپ ویڈیو وال ڈسپلے بورڈز لگائے جائیں گے۔ پروجیکٹ میں عمارت کی تعمیر کے ساتھ باغبانی اور فرنیچر سے متعلق کام بھی شامل ہیں۔

منصوبے کے تحت200 ٹوائلٹ بلاکس مارکیٹ کے علاقوں میں، 97 ہائی وے پر 57 تجارتی وصنعتی علاقوں میں 50 سیاحتی مقامات کے آس پاس اور نو بڑے پارکوں وغیرہ کے قریب بنائے جائیں گے۔ علاقہ واران میں جنوب مغربی دہلی میں 93، شمال مغربی میں 90، مغربی دہلی میں 72، جنوبی دہلی میں 51، جنوب مشرقی دہلی میں 49، نئی دہلی میں 40 اور وسطی دہلی میں 39 ٹوائلٹ بلاکس شامل ہیں۔ تعمیراتی کام کو 14 مہینوں میں مکمل کرنے کا ہدف رکھا گیا ہے۔

آیانگر میں موٹر سائیکل پر سوار حملہ آوروں نے جم ٹرینر کا گولی مار کر قتل کر دیا

نئی دہلی، (صحافت بیورو) جنوبی دہلی کے فتح پور بیری علاقے میں پیر کی صبح موٹر سائیکل پر سوار دو حملہ آوروں نے جم ٹرینر کا گولی مار کر قتل کر دیا۔ پولیس حکام کے مطابق حملہ آوروں نے 28 سالہ جم ٹرینر پر تقریباً 10 سے 12 راؤنڈ گولیاں چلائیں۔ واقعہ صبح تقریباً 10 بجے آیانگر گاؤں میں پیش آیا جسکے بعد پولیس موقع پر پہنچ گئی۔ متوفی کا نام وجے ہے۔ پولیس کے مطابق حملہ آوروں کے ساتھ کسی پرانے تنازع کی وجہ سے اسے نشانہ بنایا گیا ہوگا۔ پولیس کو آج فائرنگ کے پیچھے ذاتی دشمنی کا شبہ ہے۔ واقعے کے بعد علاقے میں کشیدگی کی صورتحال پیدا ہو گئی۔ پولیس نے بتایا کہ کچھ ماہ قبل بھی علاقے میں اسی طرح کا واقعہ سامنے آیا تھا۔ علاقے میں سکیورٹی بڑھا دی گئی ہے اور امن وامان برقرار رکھنے نیز کسی بھی ناخوشگوار صورتحال کو روکنے کیلئے گاؤں میں متعدد سکیورٹی اہلکاروں کو تعینات کیا گیا ہے۔

کوئی نظریہ آئین سے بالاتر نہیں ہوسکتا، یوسی سی پر سلمان خورشید کا بی جے پی کو جواب

امت شاہ نے کہا تھا 'بی جے پی اور این ڈی اے کی حکومت والی 21 ریاستوں میں 2029 تک یکساں سول کوڈ نافذ کر دیا جائے گا'

نئی دہلی، (صحافت بیورو): سابق وزیر خارجہ اور کانگریس کے سینئر رہنما سلمان خورشید نے پیر کو یکساں سول کوڈ (یوسی سی) سے متعلق مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ کے بیان پر بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کو تنقید کا نشانہ بنایا۔ انہوں نے کہا کہ کوئی بھی نظریہ آئین سے بالاتر نہیں ہوسکتا۔ یہ بیان مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ کے اس دعوے کے ایک دن بعد آیا ہے جس میں انہوں نے کہا تھا کہ بی جے پی اور این ڈی اے کی حکومت والی 21 ریاستوں میں 2029 تک یکساں سول کوڈ نافذ کر دیا جائے گا۔ امت شاہ نے یہ بھی کہا تھا کہ حکومت ملک سے تمام غیر قانونی تارکین وطن کو نکالنے کے لیے پرعزم ہے۔ یوسی سی سے متعلق امت شاہ کے بیان پر سلمان خورشید نے اے این آئی سے کہا، ''وہ (بی جے پی) ایک ایسے نظریے کو مانتے ہیں جس سے ہم اتفاق نہیں کرتے۔ ہمارا ماننا ہے کہ آئین کو سمجھنے کی ضرورت ہے۔ آپ کا نظریہ چاہے کچھ بھی ہو، وہ آئین سے الگ نہیں ہوسکتا۔'' بی جے پی کی حکومت والی ریاستوں میں یوسی سی کے نفاذ پر سوال اٹھاتے ہوئے خورشید نے کہا کہ اس قانون کو اعلیٰ عدالتوں کے سامنے پرکھا جانا چاہیے۔ انہوں نے کہا، ''اتراکھنڈ یا دیگر ریاستوں میں جو کچھ کیا گیا ہے اور آپ اسے دوسری جگہوں پر نافذ کرنا چاہتے ہیں، اسے پہلے ہائی کورٹ یا سپریم کورٹ میں پرکھا جانا چاہیے، خاص طور پر بنیادی حقوق اور اپنے مذہبی عقیدے پر عمل کرنے کی آزادی کے حوالے سے۔ عدالت اسے کیسے قبول کرتی ہے، یہ اس کے فیصلے پر منحصر ہوگا۔'' بی جے پی پر سیاسی طنز کرتے ہوئے خورشید نے کہا، ''جب تک فیصلہ نہیں آتا، وہ یوسی سی کے بارے میں جو چاہیں کہتے رہیں۔ اگر وہ ایسے بیانات دے کر انتخابات جیتتے رہنا چاہتے ہیں تو ایسا ہی کرتے رہیں۔'' انہوں نے کہا کہ اتراکھنڈ کے یوسی سی کو پہلے ہی عدالت میں چیلنج کیا جا چکا ہے اور یہ فیصلہ عدلیہ کو کرنا ہے کہ ان معاملات کی سماعت اجتماعی طور پر کی جائے یا الگ الگ۔ خورشید نے اے این آئی سے کہا، ''اسے چیلنج کیا گیا ہے، مجھے معلوم ہے کہ اتراکھنڈ میں اسے چیلنج کیا گیا ہے۔ وہاں دائر مقدمہ فی الحال زیر التوا ہے اور ابھی اس کی سماعت نہیں ہوئی ہے۔ میرا خیال ہے کہ دوسری ریاستوں میں بھی صورت حال ایسی ہی ہوگی۔ وقت ہی بتائے گا کہ مختلف ہائی کورٹس میں ان معاملات کی سماعت ہوگی یا سپریم کورٹ انہیں یکجا کر کے اپنے پاس منتقل کرے گی اور ان کی سماعت کرے گی۔'' امت شاہ کے جن زیڈ کے احتجاج سے متعلق بیان کے بارے میں پوچھے جانے پر سلمان خورشید نے کہا کہ آپ نے نوجوانوں کے ساتھ کس طرح کا مکالمہ کیا ہے؟ سپریم کورٹ کو مداخلت کرنا پڑی۔ پیلٹ گنیں چلائی گئیں۔ یہ صورت حال مکالمے کے لیے سازگار تو بالکل نہیں تھی۔ 'کاکروچ پارٹی' ایک نیا دباؤ گروپ ہے، وقت بتائے گا کہ یہ کس سیاسی شکل میں سامنے آتا ہے، کیونکہ نوجوانوں کی امنگوں کو کچلا جا رہا ہے۔ آپ اپوزیشن کے ساتھ مکالمہ نہیں کرتے اور پھر مکالمے کی بات کرتے ہیں۔ دوسری جانب کانگریس کے رہنما راشد علوی نے بھی پیر کو یکساں سول کوڈ پر بی جے پی کی قیادت والی حکومت کی توجہ پر سوال اٹھایا۔ انہوں نے پوچھا کہ کیا حکومت یوسی سی کے ذریعے بے روزگاری، معاشی مسائل اور ایندھن کی قیمتوں جیسے مسائل حل کرے گی۔ انہوں نے الزام لگایا کہ یوسی سی کے مسئلے کو مسلمانوں کو نشانہ بنانے کے لیے استعمال کیا جا رہا ہے۔ اے این آئی سے بات کرتے ہوئے راشد علوی نے کہا، ''گزشتہ 12 برسوں سے بھارتیہ جنتا پارٹی مسلمانوں کے خلاف جانے والے ہر کام کو کرتی رہی ہے۔ کیا یوسی سی سے معاشی صورت حال بہتر ہوگی؟ کیا یوسی سی بے روزگاری ختم کر دے گا؟

مدن پور کھادر میں دہلی-ممبئی ایکسپریس وے بند

نئی دہلی، (صحافت بیورو): دہلی ٹریفک پولیس نے اتوار کو مسافروں کیلئے ٹریفک ایڈوائزری جاری کرتے ہوئے مدن پور کھادر کے مقام پر این ایچ اے آئی ہائی وے (دہلی-ممبئی ایکسپریس وے) کے ایک حصے کو عارضی طور پر بند کیے جانے کی اطلاع دی ہے۔ ایڈوائزری کے مطابق، جیت پور سے سرائے کالے خان/آشرم کی جانب جانے والی این ایچ اے آئی ہائی وے کی سڑک مدن پور کھادر کے مقام پر اگلے احکامات تک عارضی طور پر بند رہے گی۔ آشرم اور سرائے کالے خان کی جانب سفر کرنے والے مسافروں کو متاثرہ راستے سے گریز کرنے اور اس کے بجائے کالندی کنج اور متھرا روڈ کے راستے سروس روڈ استعمال کرنے کا مشورہ دیا گیا ہے۔ ٹریفک پولیس نے مسافروں سے اپیل کی ہے کہ وہ اپنے سفر کی پہلے سے منصوبہ بندی کریں، ٹریفک کی ہدایات اور سڑک پر لگائے گئے اشاروں پر عمل کریں اور علاقے میں تعینات ٹریفک اہلکاروں سے تعاون کریں، تاکہ سڑک بند ہونے کے باعث پیدا ہونے والی ٹریفک کی بھیڑ کو کم کیا جا سکے۔ دہلی ٹریفک پولیس نے عام ہدایات میں لوگوں سے صبر کا مظاہرہ کرنے، ٹریفک قوانین کی پابندی کرنے اور علاقے میں تعینات اہلکاروں سے تعاون کرنے کی اپیل کی ہے۔ مسافروں سے یہ بھی کہا گیا ہے کہ متبادل راستوں پر ٹریفک جام سے بچنے کے لیے ڈائیورژن کے نشانات اور ٹریفک ہدایات پر عمل کریں۔

امتحان میں اصلاحات کے سلسلے میں اے بی وی پی کا اعلیٰ سطحی ٹاسک فورس کو تجاویز ارسال

نئی دہلی، (صحافت بیورو) اکھل بھارتیہ ودیارتھی پریشد (اے بی وی پی) نے نیشنل ایلیجبلٹی کم انٹرنس ٹیسٹ (نیٹ) سمیت اہم مسابقتی امتحانات کو زیادہ شفاف، محفوظ، قابلِ اعتماد اور طلباء دوست بنانے کا مطالبہ کیا ہے۔ اے بی وی پی نے پیر کے روز بتایا کہ اس نے امتحانی نظام میں جامع اصلاحات کے لیے تشکیل دی گئی اعلیٰ سطحی ٹاسک فورس کے چیئرمین نندن نیلیکنی کو اپنی تجاویز بھیجی ہیں اور نیٹ سمیت اہم مسابقتی امتحانات کو زیادہ شفاف، محفوظ، قابلِ اعتماد اور طلباء دوست بنانے کی اپیل کی ہے۔

امتحانی اصلاحات کے تعلق سے اے بی وی پی نے پونے، ناگپور، بھوپال، دہلی، چنڈی گڑھ اور جنوبی بہار میں گول میز کانفرنسیں منعقد کر کے طلباء اور ماہرین کے ساتھ بات چیت کی۔ ان بات چیت کی بنیاد پر اے بی وی پی نے امتحانی نظام میں فوری، درمیانی مدت اور طویل مدتی اصلاحات کے حوالے سے ایک جامع تجاویز کا خاکہ تیار کیا ہے۔

اے بی وی پی نے بنیادی طور پر تجویز دی ہے کہ اہم مسابقتی امتحانات کو دو مراحل میں منعقد کیا جائے، پہلے مرحلے میں شارٹ لسٹنگ اور دوسرے مرحلے میں حتمی انتخاب کے لیے امتحان ہو۔

اس کے ساتھ ہی ایک ہی امتحان پر حد سے زیادہ انحصار کم کرنے، نیٹ کو سال میں دو بار منعقد کرنے کی امکانی صلاحیت کا مطالعہ کر کے بہتر اسکور کو تسلیم کرنے، امتحان کو کمپیوٹر پر مبنی بنانے، سوالنامے کی سکیورٹی مضبوط کرنے، امتحانی مراکز کیلئے یکساں قومی معیار مقرر کرنے نیز امیدواروں کی تصدیق، ڈیٹا سکیورٹی، آنسر کی، نارملائزیشن، ٹائی بریکنگ اور انتخاب کے عمل میں شفافیت یقینی بنانے کی تجویز دی گئی ہے۔ اے بی وی پی کے مطابق تکنیکی یا انتظامی خرابی کی صورت میں واضح پروٹوکول اور ضرورت پڑنے پر دوبارہ امتحان، آزادانہ سکیورٹی اور عمل کا آڈٹ، سوال ناموں کا قومی بینک، ڈیجیٹل تشخیص، مربوط امتحانی انتظامی نظام اور مرکزی امتحانی ڈیش بورڈ کے نظام پر بھی زور دیا گیا ہے۔

ستیہ نکیتن حادثہ: متصل عمارت گرانے کے معاملے میں دہلی ہائی کورٹ کا جلد سماعت سے انکار

نئی دہلی، (صحافت بیورو): دہلی ہائی کورٹ نے ستیہ نکیتن میں ایک پی جی عمارت کے منہدم ہونے کے بعد اس سے متصل عمارت کو دہلی میونسپل کارپوریشن (ایم سی ڈی) کی جانب سے مبینہ طور پر ملبہ ہٹائے بغیر منہدم کیے جانے کے معاملے میں فوری سماعت کی درخواست مسترد کر دی ہے۔ عدالت نے درخواست گزار سے کہا کہ وہ پہلے اپنی درخواست باقاعدہ طور پر داخل کرے، جس کے بعد اسے ضابطے کے مطابق سماعت کے لیے فہرست میں شامل کیا جائے گا۔ چیف جسٹس دیویندر کمار اپادھیائے نے درخواست گزار سے اس دعوے کے ماخذ کے بارے میں سوال کیا کہ ایم سی ڈی نے ملبہ ہٹائے بغیر متصل عمارت کو منہدم کر دیا۔ عدالت نے کہا کہ حکام نے عمارت منہدم کرنے سے پہلے یقینی طور پر کوئی تکنیکی جانچ یا آڈٹ کیا ہوگا۔ درخواست میں خدشہ ظاہر کیا گیا ہے کہ متصل عمارت کو منہدم کرنے سے پہلے یہ مناسب طور پر جانچ نہیں کی گئی کہ آیا منہدم شدہ عمارت کے ملبے کے اندر کوئی شخص اب بھی پھنسا ہوا ہے یا نہیں۔ درخواست گزار نے اس معاملے میں فوری عدالتی مداخلت کی ضرورت پر زور دیا تھا، تاہم ہائی کورٹ نے فوری سماعت سے انکار کرتے ہوئے معمول کے طریقۂ کار کے تحت درخواست دائر کرنے کی ہدایت دی۔ یہ معاملہ ستیہ نکیتن میں 6 ستمبر کو پیش آنے والے اس المناک حادثے سے متعلق ہے، جس میں ایک عمارت اچانک منہدم ہوگئی تھی۔ حادثے کے بعد قومی آفات سے نمٹنے والی فورس (این ڈی آر ایف)، دہلی پولیس، فائر بریگیڈ، ضلعی انتظامیہ اور محکمہ صحت کی ٹیموں نے مشترکہ طور پر راحت اور بچاؤ کا آپریشن شروع کیا تھا۔

یوسی سی کے نفاذ سے پہلے ذات پات کا نظام ختم کیا جائے: ادت راج

نئی دہلی، (صحافت بیورو): مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ کے اس اعلان پر کہ بھارتیہ جنتا پارٹی کی قیادت والا این ڈی اے 2029 تک 21 ریاستوں میں یکساں سول کوڈ (یوسی سی) نافذ کرے گا، کانگریس رہنما ادت راج نے سوال اٹھاتے ہوئے کہا ہے کہ ملک کی حقیقی ترقی کے لیے سب سے پہلے ذات پات کے نظام کا خاتمہ ضروری ہے۔ ادت راج نے آئی اے این ایس سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ یکساں سول کوڈ نافذ کرنے سے کیا فائدہ ہوگا؟ اس کے بجائے ذات پات کے نظام کو ختم کرنے پر توجہ دینی چاہیے۔ ذات پات کا نظام ختم ہوئے بغیر ملک کی حقیقی ترقی نہیں ہوسکتی۔ انہوں نے کہا کہ یوسی سی کے نفاذ سے ملک میں ذات کی بنیاد پر موجود تقسیم کا خاتمہ نہیں ہوگا۔ ان کے بقول، ''یوسی سی نافذ کرنے سے کیا ہوگا؟ کیا ذات پات ختم ہو رہی ہے؟ ذات پات ختم ہونی چاہیے۔ جب تک ہندوستان ذات کی بنیاد پر تقسیم رہے گا، تب تک سائنس اور ٹیکنالوجی میں کوئی ترقی نہیں ہوگی۔'' کانگریس رہنما نے حکومت پر مذہبی تقسیم کو ہوا دینے والا بیانیہ اختیار کرنے کا الزام بھی عائد کیا۔ انہوں نے کہا کہ وہ ہندو-مسلم کا بیانیہ بنانا چاہتے ہیں تاکہ ان کا ووٹ بینک برقرار رہے۔ واضح رہے کہ مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ نے حال ہی میں کہا تھا کہ این ڈی اے کی حکومت والی ریاستوں میں یکساں سول کوڈ مرحلہ وار نافذ کیا جائے گا اور 2029 تک 21 ریاستوں میں اس کے نفاذ کا ہدف ہے۔ اپوزیشن جماعتیں اس اعلان پر مسلسل سوال اٹھا رہی ہیں۔ دریں اثنا، ہندوستان اور افغانستان کے درمیان ٹی-20 بین الاقوامی میچ سے قبل قومی ترانے سے پہلے 'وندے ماترم' گائے جانے کے معاملے پر بھی ادت راج نے تبصرہ کیا۔ انہوں نے کہا کہ اس میں کوئی بڑی بات نہیں ہے اور اسے غیر ضروری طور پر موضوع بنانے کا کوئی فائدہ نہیں۔ انہوں نے کہا کہ اصل بات تو یہ ہے کہ انہوں نے اچھا کھیلا۔ وہ جیتے اور ہم انہیں ان کی جیت پر مبارک باد دیتے ہیں۔ ہندوستانی خواتین کرکٹ ٹیم کی جانب سے ایشیائی کرکٹ کونسل (اے سی سی) کے چیئرمین محسن نقوی سے خواتین ایشیا کپ کی ٹرافی وصول نہ کرنے کے معاملے پر بھی ادت راج نے ردعمل ظاہر کیا۔

ڈی یو ٹی اے کے 3 بار صدر رہے آدتیہ نارائن مشرا کی تنظیم کا کانگریس میں انضمام

طلباء کا استحصال ہو رہا ہے اور کانگریس کو امید ہے کہ ڈاکٹر مشرا کے کانگریس میں شامل ہونے سے پارٹی کی جدوجہد کو طاقت ملے گی: قاضی نظام الدین

نئی دہلی، (صحافت بیورو): دہلی یونیورسٹی ٹیچرز ایسوسی ایشن (ڈی یو ٹی اے) کے تین بار منتخب صدر رہے ڈاکٹر آدتیہ نارائن مشرا کی قیادت والے 'ایکشن اینڈ ڈیولپمنٹ فار ایجوکیشن' (اے اے ڈی) کا پیر کے روز کانگریس کی اساتذہ تنظیم انٹیک میں ضم ہوگیا اور ڈاکٹر مشرا اپنے ساتھیوں کے ساتھ کانگریس میں شامل ہو گئے۔ دہلی کانگریس کے صدر دیویندر یادو، کانگریس کے دہلی انچارج قاضی نظام الدین اور کانگریس کے درج فہرست ذاتوں کے شعبے کے سربراہ نیز اتر پردیش کانگریس کے انچارج راجندر پال گوتم نے ڈاکٹر مشرا اور ان کے ساتھیوں کا کانگریس کا پٹکا پہنا کر پارٹی میں استقبال کیا۔ کانگریس رہنماؤں نے کہا کہ ڈاکٹر مشرا کے کانگریس میں شامل ہونے سے تعلیم اور طلباء کے مسائل پر پارٹی کی جدوجہد کو مضبوطی ملے گی۔ دیویندر یادو نے ان کا استقبال کرتے ہوئے کہا کہ ڈاکٹر مشرا تین بار ڈی یو ٹی اے کے منتخب صدر رہے ہیں اور انہوں نے اساتذہ اور طلباء کی آواز کو مضبوطی سے اٹھایا ہے۔ انہوں نے کہا کہ آج ملک کے طلباء کو سمت دینے کی ضرورت ہے اور انہیں بہتر رہنمائی ملنے پر آنے والا مستقبل صحیح راستے پر آگے بڑھے گا۔ قاضی نظام الدین نے کہا کہ ڈاکٹر مشرا ایسے وقت میں کانگریس میں شامل ہو رہے ہیں جب سرکاری پالیسیوں کے باعث تعلیمی نظام سوالوں کے گھیرے میں ہے۔ انہوں نے کہا کہ طلباء کا استحصال ہو رہا ہے اور کانگریس کو امید ہے کہ ڈاکٹر مشرا کے کانگریس میں شامل ہونے سے پارٹی کی جدوجہد کو طاقت ملے گی۔ راجندر پال گوتم نے کہا کہ دہلی یونیورسٹی کے طلباء اور پروفیسر ڈاکٹر مشرا پر بہت اعتماد کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ملک میں تعلیمی نظام ختم ہو رہا ہے اور اسی وجہ سے لوک سبھا میں قائد حزبِ اختلاف راہل گاندھی طلباء کے مسائل پر 'چھاتروں کی گونج' پروگرام کر رہے ہیں نیز ڈاکٹر مشرا اس لڑائی کو آگے لے جائیں گے۔ ڈاکٹر مشرا نے کہا کہ ان کے تمام ساتھی ذمہ داری کے ساتھ کانگریس میں شامل ہو رہے ہیں اور آنے والے وقت میں یونیورسٹیوں، گلیوں اور ہر جگہ جدوجہد کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ جو جہاں لڑے گا، وہ اور ان کے ساتھی اس کے ساتھ کھڑے رہیں گے نیز راہل گاندھی کی ہر جدوجہد میں ان کے ساتھ رہیں گے۔ انہوں نے کہا کہ اعلیٰ تعلیم پر مسلسل حملہ ہو رہا ہے، یونیورسٹیوں کی امدادی رقم 50 فیصد تک کم کر دی گئی ہے اور فیس مسلسل بڑھ رہی ہے۔ ڈاکٹر مشرا پہلے کانگریس کو چھوڑ کر عام آدمی پارٹی میں شامل ہو گئے تھے اور آج پھر کانگریس میں واپس آ گئے ہیں۔

'اللہ کی نعمتوں کو یاد کرنا اور اس کا شکر ادا کرنا ایمان کا تقاضا ہے'

للتا پارک میں جماعت اسلامی ہند لکشمی نگر یونٹ کے ہفتہ وار درسِ قرآن کا انعقاد، سورہ بقرہ کی آیات 50 تا 55 کی تشریح

نئی دہلی، (صحافت بیورو): جماعت اسلامی ہند لکشمی نگر یونٹ کے زیر اہتمام للتا پارک میں ہفتہ وار درسِ قرآن کا انعقاد عمل میں آیا۔ پروگرام کا مقصد قرآنِ مجید کی تعلیمات کو سمجھنے اور انہیں عملی زندگی سے مربوط کرنے کی طرف توجہ دلانا تھا۔ درسِ قرآن پیش کرتے ہوئے صلاح الدین احمد نے سورۃ بقرہ کی آیات 50 تا 55 کا ترجمہ اور تفصیلی تفسیر بیان کی۔ انہوں نے ان آیات کی روشنی میں بنی اسرائیل پر اللہ تعالیٰ کی جانب سے کیے گئے بے شمار احسانات، انہیں فرعون کے ظلم وستم سے نجات دلانے، سمندر کو چیر کر راستہ بنانے اور فرعون واسکے لشکر کو غرق کرنے کے واقعے پر روشنی ڈالی۔ انہوں نے بتایا کہ فرعون بنی اسرائیل پر انتہائی سخت مظالم ڈھاتا تھا۔ وہ ان کے بیٹوں کو قتل کرتا اور عورتوں کو زندہ چھوڑ دیتا تھا۔ ایسے مشکل اور انتہائی نازک حالات میں اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کو فرعون کے ظلم سے نجات عطا فرمائی۔ اللہ تعالیٰ نے ان کیلئے سمندر کو شق کیا، انہیں بحفاظت پار کرایا اور فرعون اور اس کے لشکر کو انہی کی آنکھوں کے سامنے سمندر میں غرق کر دیا۔ یہ واقعہ اللہ تعالیٰ کی قدرت، اپنے بندوں کی مدد اور ظالم قوتوں کے انجام کی واضح مثال ہے۔ انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کو صرف مصیبت سے نجات ہی نہیں دی بلکہ انہیں مسلسل اپنی نعمتوں سے نوازا۔ اس کے بعد موسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے چالیس راتوں کیلئے بلایا لیکن ان کی غیر موجودگی میں بنی اسرائیل نے بچھڑے کی پرستش شروع کر دی اور شرک جیسے سنگین گناہ میں مبتلا ہوگئے۔ اس کے باوجود اللہ تعالیٰ نے ان کی توبہ قبول کی اور انہیں معاف فرمایا تاکہ وہ اپنے رب کے شکر گزار بندے بن سکیں۔ انہوں نے واضح کیا کہ قرآنِ مجید میں بنی اسرائیل کے ان واقعات کا ذکر محض تاریخ بیان کرنے کیلئے نہیں کیا گیا، بلکہ اس میں بعد کی امتوں کیلئے بھی بڑی نصیحتیں موجود ہیں۔ انسان کو اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ نعمتوں کو مسلسل یاد رکھنا چاہیے اور ان نعمتوں کا تقاضا یہ ہے کہ وہ اللہ کی اطاعت اور بندگی اختیار کرے۔ انہوں نے کہا کہ شکر گزاری صرف زبان سے 'الحمدللہ' کہہ دینے کا نام نہیں بلکہ اللہ کی نعمتوں کو پہچان کر اس کی فرمانبرداری میں زندگی گزارنے کا نام ہے۔ اگر انسان اللہ کی نعمتیں حاصل کرنے کے بعد اسی کے احکام سے منہ موڑ لے تو یہ حقیقی شکر گزاری نہیں۔ قرآن ہمیں یہ سبق دیتا ہے کہ نجات، کامیابی اور نعمت ملنے کے بعد انسان کو مزید عاجزی، اطاعت اور شکر کا راستہ اختیار کرنا چاہیے۔

گورنر لیفٹیننٹ جنرل گرمیت سنگھ (ریٹائرڈ) آج 5 سالہ مدت مکمل

لوک بھون سے صحت سے متعلق بیداری اور عوامی شرکت کا پیغام

دہرہ دون: لیفٹیننٹ جنرل گرمیت سنگھ (ریٹائرڈ) 15 ستمبر 2026 کو اتراکھنڈ کے گورنر کے طور پر پانچ سال مکمل کریں گے۔ 15 ستمبر 2021 کو گورنر کا عہدہ سنبھالنے کے بعد سے، گورنر نے ریاست کی ترقی اور بہبود پر توجہ مرکوز کرتے ہوئے کئی اہم اقدامات کیے ہیں۔ اپنے دور کے آغاز میں، اس نے پانچ اہم مشنوں کی نشاندہی کی: ریورس مائیگریشن، خواتین کو بااختیار بنانا اور بچیوں کی تعلیم، مصنوعی ذہانت اور ٹیکنالوجی، نامیاتی اور قدرتی کاشتکاری، اور فلاح و بہبود۔ گزشتہ پانچ سالوں کے دوران، ان ترجیحات کو تعلیم، تحقیق، ٹیکنالوجی، صحت، نوجوانوں، خواتین کو بااختیار بنانے اور عوامی شرکت کے ساتھ مربوط کرنے کے لیے کئی اختراعی کوششیں کی گئی ہیں۔ بطور چانسلر، گورنر نے اعلیٰ تعلیم میں معیار، شفافیت، تحقیق اور جدت کو فروغ دینے کے لیے "ایک یونیورسٹی، ایک تحقیق" جیسے اقدامات کا آغاز کیا۔ انہوں نے تحقیق کو علمی سرگرمیوں تک محدود نہ کرتے ہوئے زمینی سطح پر نافذ کرنے کی اہمیت پر زور دیا۔ اعلیٰ تعلیم میں شفافیت اور ٹیکنالوجی کے استعمال کو فروغ دینے کے لیے، اتراکھنڈ کالج سے وابستہ پورٹل تیار کیا گیا۔ اس سے کالجوں اور اداروں کے الحاق کا عمل آن لائن اور بروقت ہو گیا۔ وائس چانسلر کے انتخاب کے عمل میں شفافیت کو یقینی بنانے کے لیے بات چیت کی ویڈیو ریکارڈنگ متعارف کرائی گئی۔ یونیورسٹیوں کے درمیان بہتر مواصلات اور کامیابیوں کے اشتراک کے لیے، "یونیورسٹی کنیکٹ اتراکھنڈ" موبائل ایپ شروع کی گئی، اور "یونی سنگم" موبائل ایپ نجی یونیورسٹیوں کے لیے شروع کی گئی۔ پہلی بار، نجی یونیورسٹیوں کو ایک مشترکہ پلیٹ فارم پر اکٹھا کرنے اور ریاست کی ترقی میں ان کے کردار کو مضبوط بنانے کے لیے باقاعدہ رابطے کا ایک نظام وضع کیا گیا۔ گورنر نے مصنوعی ذہانت کو اتراکھنڈ کی ترقی کے لیے ایک اہم ہتھیار کے طور پر تسلیم کیا اور اسے لوک بھون کے کام سے لے کر تعلیم، صحت، سیاحت اور سماجی شعبوں تک پھیلانے کی مسلسل کوششیں کیں۔ لوک بھون، دہرادون میں اے آئی پر مبنی سمارٹ آٹومیشن سسٹم، ای پاسز، آن لائن مینجمنٹ سسٹم، لائبریری مینجمنٹ سسٹم، ڈیجیٹل ڈیش بورڈ اور ای آفس جیسے سسٹم تیار کیے گئے۔ اس سے لوک بھون کا کام زیادہ شفاف، جدید اور موثر ہو گیا ہے۔ ڈیجیٹل طور پر عوام کو لوک بھون کمپلیکس سے جوڑنے کے لیے ایک ورچوئل ٹور تیار کیا گیا تھا۔ اس کے ذریعے، لوگ ڈیجیٹل طور پر لوک بھون کمپلیکس کی مختلف خصوصیات کا دورہ

کر سکتے ہیں، جن میں بونسائی گارڈن، نکشترا واٹیکا، راجیہ جیشور مہادیو مندر، آروگیا دھام، راج لکشمی گوشالہ، اور لائبریری شامل ہیں۔

لوک بھون، دہرادون اور نینی تال کے اثاثوں میں شفافیت اور جوابدہی کو یقینی بنانے کے لیے، ایک انوینٹری مینجمنٹ سسٹم تیار کیا گیا، اور بارکوڈ مواد پر رکھے گئے۔ "گارگی ناری شکتی" AI چیٹ بوٹ خواتین کو قانونی امداد، کیریئر، مالی خواندگی، حفاظت اور صحت کے بارے میں معلومات فراہم کرنے کی ایک اختراعی کوشش ہے۔ دریں اثنا، 'آبدی گرو' AI چیٹ بوٹ کے ذریعے، سری گرو گرنتھ صاحب کی تعلیمات اور گربانی کے روحانی پیغام کو ٹیکنالوجی کے ذریعے عوام تک پہنچانے کی کوشش کی گئی۔ گورنر نے 'اتراکھنڈ AI مشن 2025' کے آغاز کے ساتھ ریاست کی ترقیاتی ضروریات کے ساتھ اے آئی کو مربوط کرنے کی سمت ایک اہم قدم اٹھایا۔ اس کے بعد، 'All for AI' جیسے اقدامات کے ذریعے، یونیورسٹی اور کالج کے طلباء کو جدید AI تعلیم اور روزگار پر مبنی تربیت سے جوڑنے کی کوشش کی گئی۔ اسی سلسلے میں 'آپریشن ساتھی'، 'آروہی انکیوبیٹر'، اور AI تھیم روم کا آغاز کیا گیا۔ آپریشن ساتھی ریاست کے تمام 13 اضلاع میں طلباء، نوجوانوں، محققین، خواتین کاروباریوں، کسانوں، سیلف ہیلپ گروپس اور مقامی اختراع کاروں کی صلاحیتوں اور نظریات کی شناخت کر رہا ہے۔ آروہی انکیوبیٹر ان خیالات کو رہنمائی، تحقیق، سرمایہ کاری اور آغاز کے مواقع سے جوڑنے کے لیے ایک ذریعہ کے طور پر کام کر رہا ہے۔ AI تھیم روم کو عوام کے ساتھ AI اور تکنیکی اختراعات کو جوڑنے کے لیے بھی استعمال کیا جا رہا ہے۔

نوجوانوں اور سرحدی علاقوں تک پہنچنا

پچھلے پانچ سالوں میں، گورنر نے کئی بار ریاست کے تمام اضلاع کا دورہ کیا، حکام سے ملاقاتیں کیں اور مقامی لوگوں سے بات چیت کی۔ سرحدی علاقوں اور متحرک دیہاتوں پر خصوصی توجہ کے ساتھ، گورنر نے 51 متحرک دیہاتوں میں سے 30 کا دورہ کیا ہے۔ ان علاقوں میں مقامی لوگوں، نوجوانوں اور سابق فوجیوں سے بات چیت کر کے ان کی ضروریات اور صلاحیت کو سمجھنے کی کوشش کی گئی۔ قومی یکجہتی، خیر سگالی اور تعلیمی دوروں جیسی سرگرمیوں کی بھی حوصلہ افزائی کی گئی تاکہ نوجوان ٹیلنٹ کو قوم کی تعمیر سے جوڑ سکیں، مسلح افواج اور سابق فوجیوں کے لیے احترام کو مضبوط کریں، اور طلباء کو ملک کے مختلف حصوں سے متعارف کرایا جائے۔

> ## عوامی مسائل کا حل اور سابق فوجیوں کیلئے خصوصی حساسیت
>
> سابق فوجیوں اور ان کے زیر کفالت افراد کے مسائل کو حل کرنے کے لیے لوک بھون میں ایک شکایتی ازالہ افسر قائم کیا گیا تھا۔ مزید برآں، گورنر نے لوگوں کی شکایات سننے کے لیے وقتاً فوقتاً ذاتی طور پر عوامی میٹنگیں منعقد کیں اور متعلقہ افسران کو ان کے حل کی ہدایت کی۔ ریاست میں واقع مرکزی اداروں کے ساتھ بہتر تال میل قائم کرنے کے لیے ان کے سربراہوں کے ساتھ باقاعدہ میٹنگیں کی گئیں۔ اس سے مرکزی اداروں کی مہارت اور وسائل کو اتراکھنڈ کی ترقی کے ساتھ مربوط کرنے کی کوشش کی گئی۔ لوک بھون میں کام کرنے والے افسران اور ملازمین کے لیے باقاعدہ خاندانی اجتماعات کا اہتمام کیا گیا، جہاں ان کے ذاتی اور سرکاری مسائل کو حل کیا گیا، اور نمایاں کارکردگی دکھانے والوں کو اعزاز سے نوازا گیا۔ اس سے ادارے کے اندر ٹیم اسپرٹ کو تقویت ملی۔

خواتین کو بااختیار بنانا اور لڑکیوں کی تعلیم

خواتین کو بااختیار بنانا اور لڑکیوں کی تعلیم مستقل طور پر گورنر کی ترجیحات میں شامل رہی ہے۔ لوک بھون کمپلیکس میں لڑکیوں کے سیلف ڈیفنس اور کمپیوٹر ٹریننگ سینٹر کا قیام اس سمت میں ایک اہم اقدام ہے۔ اس کا مقصد لڑکیوں کو اپنے دفاع، ڈیجیٹل تعلیم اور مستقبل میں روزگار کے لیے ضروری ہنر فراہم کرنا ہے۔ خواتین کی انٹرپرینیورشپ، مالی خواندگی، صحت، حفاظت اور قیادت سے متعلق پروگراموں کے ذریعے خواتین کو بااختیار بنانے پر زور دیا گیا۔ AI پر مبنی "گارگی ناری شکتی" اقدام اس کوشش کو ٹیکنالوجی کے ساتھ مربوط کرتا ہے۔ گورنر نے ٹی بی فری انڈیا مہم میں ایک فعال کردار ادا کیا، نکشے مترا بن کر ذاتی طور پر ٹی بی کے مریضوں کی مدد کی۔ ان کی رہنمائی میں، نکشے مترا کی ایک بڑی تعداد کو مہم میں شامل کیا گیا۔ گورنر نے خود نکشے مترا بن کر ٹی بی کے 93 مریضوں کی مدد کی۔ لوک بھون میں مختلف عوامی بہبود کے موضوعات پر بیداری پروگرام اور سیمینار منعقد کیے گئے جن میں ٹی بی، دماغی صحت، چھاتی کا کینسر، گٹھیا، آیوروید، مارما چکتسا، مالیاتی اور ٹیکس خواندگی شامل ہیں۔ تندرستی کی طرف، آروگیا دھام لوک بھون کمپلیکس میں قائم کیا گیا تھا، جس میں پنچکرما، مارما چکتسا، اور فزیو تھراپی جیسی سہولیات کی پیشکش کی گئی تھی۔ روایتی علم اور جدید ٹیکنالوجی کو یکجا کر کے صحت اور تندرستی کو فروغ دینے کی کوششیں کی گئیں۔

گرین لوک بھون کی جانب پہل

ماحولیاتی تحفظ کو فروغ دینے کے لیے لوک بھون کمپلیکس کے اندر بارش کے پانی کی ذخیرہ اندوزی سمیت مختلف اقدامات کیے گئے۔ بارش کے پانی کی ذخیرہ اندوزی نے تقریباً 200 کلولیٹر پانی کی بچت اور بچت کو قابل بنایا ہے۔ ہریالی میں اضافے کے ساتھ ساتھ پانی کے تحفظ کے حوالے سے عوامی آگاہی کا پیغام بھی دیا گیا۔ لوک بھون کمپلیکس میں کثیر المقاصد عمارتوں کی تعمیر کی بنیاد ہموار اور موثر کام کے لیے ایک اہم اقدام ہے۔ جدید سہولیات سے آراستہ یہ سبز عمارتیں ماحولیاتی تحفظ اور روایتی پہاڑی طرز تعمیر کو مدنظر رکھتے ہوئے تعمیر کی جا رہی ہیں۔ روحانی، قدرتی اور ثقافتی ورثے کو یکجا کرتے ہوئے، "نکشترا واٹیکا" قائم کیا گیا تھا، جس میں 27 برجوں سے وابستہ 27 پودے تھے۔ لوک بھون کے بونسائی گارڈن کو بھی بڑھایا گیا، جس میں 500 سے زیادہ پودوں کو محفوظ کیا گیا ہے۔ ایک گائے خانہ کا قیام ہندوستانی ثقافت اور ماحولیاتی تحفظ کی اقدار کو بھی کمپلیکس میں ضم کرتا ہے۔

عزم اور جدت سے تبدیلی تک

گورنر لیفٹیننٹ جنرل گرمیت سنگھ (ریٹائرڈ) کے پانچ سالہ سفر میں آئینی ذمہ داریوں کے ساتھ خدمت، مکالمہ، ٹیکنالوجی، اختراع اور عوامی شرکت پر خصوصی زور دیا گیا ہے۔ اتراکھنڈ کے جغرافیائی اور سماجی حالات پر غور کرتے ہوئے، تعلیم سے لے کر AI تک، تحقیق سے لے کر اسٹارٹ اپ، صحت سے لے کر فلاح و بہبود تک، خواتین کی بااختیاریت سے لے کر نوجوان ہنر تک، اور سرحدی علاقوں تک ماحولیاتی تحفظ تک متعدد اقدامات شروع کیے گئے ہیں۔ اپنے 5 سالہ سفر میں گورنر کا مقصد یہ رہا ہے کہ اتراکھنڈ کی ہنر، وسائل اور صلاحیت ریاست کی ترقی کی طاقت بن جائے اور دیو بھومی اتراکھنڈ کو 2047 کے ترقی یافتہ ہندوستان کے سفر میں اپنا خاص کردار ادا کرنے والی ریاست بنایا جائے۔

ہمالیہ صرف جغرافیائی خطہ نہیں بلکہ ہندوستان کے روحانی، ثقافتی اور فطری شعور کی ایک اہم بنیاد: وزیر اعلیٰ

ہندی دیوس کے موقع پر، وزیر اعلیٰ پشکر سنگھ دھامی نے وزیر اعلیٰ کے کیمپ آفس میں واقع چیف سرونٹ ہاؤس میں ہمالیائی ثقافت، روایات اور لوک زندگی کے لیے وقف میگزین "ہمالیائی سنسکرت" کا افتتاحی شمارہ جاری کیا۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ "ہمالیائی سنسکرت" کے ذریعے میگزین ہمالیائی ریاستوں کی بھرپور ثقافتی روایات، لوک عقائد، رسوم و رواج، لوک فن، لوک ادب، تاریخ، ورثہ اور ماحولیاتی تحفظ اور تحفظ سے متعلق مختلف پہلوؤں کو عوام کے لیے قابل رسائی بنا رہا ہے، اور نوجوان نسل کو ہمالیہ کی منفرد ثقافتی شناخت سے متعارف کرا رہا ہے۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ ہمالیہ صرف ایک جغرافیائی خطہ نہیں ہے بلکہ ہندوستان کے روحانی، ثقافتی اور فطری شعور کی ایک اہم بنیاد ہے۔ ہمالیائی لوک روایات اور ورثے کا تحفظ ہماری اجتماعی ذمہ داری ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ خصوصی شمارہ ہمالیائی معاشرے کے متحرک ثقافتی ورثے کے حوالے کے طور پر کام کرے گا، اور ثقافتی تحفظ کو ایک نئی سمت فراہم کرنے کے ساتھ ساتھ ہمالیائی ماحول کے تئیں بیداری اور حساسیت میں بھی مدد کرے گا۔ میگزین کے ایڈیٹر جناب رجنیش کو سوال نے کہا کہ اس خصوصی شمارے میں ہمالیائی ثقافت کے مختلف پہلوؤں کو ایک پلیٹ فارم پر لانے اور ہمالیہ کی لوک یادوں، روایتی علم، لوک فنون، سماجی فکر اور ماحولیاتی شعور کو دستاویز کی شکل میں محفوظ کرنے کی ایک قابل ذکر کوشش کی گئی ہے۔ اس موقع پر رائے پور کے ایم ایل اے مسٹر امیش شرما (کاؤ) وغیرہ موجود رہے۔

وزیر اعلیٰ ہیلپ لائن پر موصول ہونے والی عوامی شکایات کا بروقت حل کو یقینی بنائیں

زیادہ تعداد میں شکایات والے اضلاع میں، ضلع مجسٹریٹس کو متعلقہ محکموں کے ساتھ ان کا جائزہ لینا چاہیے اور فوری حل کو یقینی بنانا چاہیے: وزیر اعلیٰ

دہرہ دون: وزیر اعلیٰ جناب پشکر سنگھ دھامی نے پیر کو سکریٹریٹ میں سی ایم ہیلپ لائن 1905 کا جائزہ لیتے ہوئے عہدیداروں کو ہدایت دی کہ وہ عوامی شکایات کے فوری، بروقت اور تسلی بخش حل کو یقینی بنائیں۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ سی ایم ہیلپ لائن عوامی مسائل کے حل کا ایک اہم ذریعہ ہے۔ شکایات کو محض باضابطہ طور پر پورٹل پر بند کر کے حل نہیں کیا جانا چاہیے۔ بلکہ، انہیں شکایت کنندہ کے مسئلے کے حقیقی حل کو یقینی بنانا چاہیے۔ وزیر اعلیٰ نے ہدایت کی کہ جن اضلاع میں سب سے زیادہ شکایات موصول ہوتی ہیں، وہاں کے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹس شکایات کا محکمہ وار جائزہ لیں اور ان کے فوری حل کو یقینی بنائیں۔ انہوں نے کہا کہ ایک ہی نوعیت کی بار بار شکایات کی وجوہات کا تجزیہ کیا جائے اور ایسے مسائل کو مستقل طور پر حل کرنے کے لیے موثر اقدامات کیے جائیں۔ وزیر اعلیٰ نے تمام ڈسٹرکٹ مجسٹریٹس کو تحصیلوں کا اچانک معائنہ کرنے کی ہدایت کی۔ انہوں نے کہا کہ معائنے کے دوران اس بات پر خصوصی توجہ دی جائے کہ آیا میوٹیشن سے متعلق کیسز کو مقررہ مدت میں حل کیا جا رہا ہے۔ لینڈ فراڈ سے متعلق عوامی مسائل کو ترجیحی بنیادوں پر حل کیا جائے۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ عوام کو ریونیو سے متعلق امور کے لیے دفاتر کے غیر ضروری چکر لگانے کی ضرورت نہیں پڑنی چاہیے اور انہیں مقررہ خدمات بروقت فراہم کی جائیں۔ وزیر اعلیٰ نے ہدایت کی کہ پینے کے صاف پانی کی فراہمی کو اولین ترجیح دی جائے۔ انہوں نے کہا کہ پینے کے پانی سے متعلق شکایات پر فوری کارروائی کی جائے۔ وزیر اعلیٰ نے متعلقہ حکام کو ہدایت کی کہ وہ 15 دن میں پائپ لائنوں اور سیوریج لائنوں کا آڈٹ کر کے رپورٹ پیش کریں۔ پینے کے پانی کی فراہمی میں رکاوٹ، لیکیج اور دیگر مسائل کو بروقت حل کرنے کو یقینی بنایا جائے۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ 30 دن سے زائد زیر التواء شکایات کے حل پر

خصوصی توجہ دی جائے۔ سیکرٹریوں، محکمہ کے سربراہان، اور ضلع مجسٹریٹس کو اپنی سطح پر زیر التواء شکایات کا باقاعدگی سے جائزہ لینا چاہیے۔ مقررہ مدت میں حل نہ ہونے والی شکایات کے لیے متعلقہ حکام کی ذمہ داری کا تعین کیا جائے۔

وزیر اعلیٰ نے ہدایت کی کہ دیرینہ شکایات کو ترجیحی بنیادوں پر حل کیا جائے۔ اجلاس میں 180 دنوں سے زیر التواء شکایات کی محکمانہ صورتحال بھی پیش کی گئی۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ ایسے پرانے کیسز کی محکمانہ سطح پر باقاعدگی سے مانیٹرنگ کی جانی چاہیے اور ان کے زیر التواء ہونے کی وجوہات کا جائزہ لیا جانا چاہیے۔ چیف منسٹر نے عہدیداروں کو ہدایت دی کہ وہ غیر ضروری طور پر "خصوصی بند" یا "زبردستی بند" شکایات نہ کریں۔ شکایات کے حل میں شکایت کنندہ کے اطمینان کو خصوصی اہمیت دی جائے۔ انہوں نے کہا کہ کسی شکایت کو بند کرنے سے پہلے اس بات کو یقینی بنایا جائے کہ اس مسئلے کو حل کرنے کے لیے متعلقہ سطح پر مطلوبہ کارروائی کی گئی ہے۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ سی ایم ہیلپ لائن پر موصول ہونے والی شکایات کے فیڈ بیک سسٹم کو مزید موثر بنایا جائے۔ شکایت کنندہ سے موصول ہونے والے تاثرات کی بنیاد پر قرارداد کے معیار کا اندازہ لگایا جانا چاہیے۔ پورٹل عوام سے رائے اور مختلف محکموں اور نوڈل افسران کے ذریعہ کیے گئے اقدامات کی نگرانی فراہم کرتا ہے۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ عوامی شکایات کو موثر طریقے سے حل کرنے میں بہترین کارکردگی کا مظاہرہ کرنے والے افسران اور اہلکاروں کی حوصلہ افزائی کی جانی چاہیے۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ شکایات کے حل میں غیر ضروری تاخیر اور غفلت کا مظاہرہ کرنے والوں کا احتساب ہونا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ سی ایم ہیلپ لائن کا بنیادی مقصد حکومت اور عوام کے درمیان موثر رابطہ قائم کرنا ہے، شہریوں کے مسائل کے حقیقی، بروقت اور تسلی بخش حل کو یقینی بنانا ہے۔ جائزہ لینے کے دوران وزیر اعلیٰ نے شکایت کنندگان سے فون پر بات کی تاکہ ان کے مسائل اور شکایات کا حال معلوم کیا جا سکے۔ وزیر اعلیٰ نے سنجے کمار راوت کے ساتھ ایک شکایت کے بارے میں بھی بات کی جسے غلط طریقے سے بند کر دیا گیا تھا۔ مسٹر راوت نے انہیں مطلع کیا کہ ان کے مرحوم والد کے علاج سے متعلق میڈیکل ری ایمبرسمنٹ بل ادا نہیں کیے گئے ہیں۔ وزیر اعلیٰ نے متعلقہ حکام کو ہدایت کی کہ زیر التواء معاوضے کے مقدمات کی ادائیگی کو یقینی بنانے کے لیے فوری کارروائی کریں۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ ایسے حساس معاملات میں لوگوں کو غیر ضروری طور پر ہراساں نہ کیا جائے۔ انہوں نے زور دے کر کہا کہ اگر مستقبل میں ایسی شکایات سامنے آئیں تو متعلقہ حکام کو جوابدہ بنایا جائے گا۔

کابینی وزیر مہاراج سرمور کے شیلئی کے پشمی گاؤں پہنچے، دو روزہ جاگرا میلے کے دوسرے دن انہوں نے چھتر دھاری چلڈا مہاسو مہاراج کا دورہ کیا اور پوجا کی

وکاس نگر: اتراکھنڈ کے سیاحت، مذہبی امور اور ثقافت کے وزیر ستپال مہاراج ہماچل پردیش کے سرمور ضلع کے شیلئی کے پشمی گاؤں پہنچے اور انصاف کے دیوتا چھتر دھاری چلدا مہاسو مہاسو مہاراج کی زیارت اور پوجا کر کے ریاست کی خوشی، امن اور خوشحالی کے لیے دعا کی۔ پیر کو مہاراج، ہماچل پردیش کے سرمور ضلع کے شیلئی کے پشمی گاؤں پہنچے، اور انصاف کے دیوتا، چھتر دھاری چلدا مہاسو مہاراج سے ملنے اور ان کی پوجا کرنے کے لیے دعا کی۔ انہوں نے دعا کی کہ ہماچل پردیش، اتراکھنڈ اور ہمارا ملک ترقی کرے اور ان چیلنجوں کا مقابلہ کرے جن کا ہم سامنا کرتے ہیں، ملک میں خوشی، امن اور خوشحالی لاتے ہیں۔ سیاحت کے وزیر ستپال مہاراج نے کہا کہ چھتر دھاری چلڈا مہاسو مہاراج خاندانی دیوتا ہیں اور ہماچل پردیش کے جونسر باوار اور ٹرانس گیری علاقے میں لاکھوں لوگوں کے خاندانی دیوتا ہیں۔ انہوں نے کہا کہ یہاں بہترین انتظامات موجود ہیں۔ انہوں نے ہماچل پردیش کے وزیر ٹرانسپورٹ کو مبارکباد دیتے ہوئے کہا کہ انہوں نے خصوصی بسیں چلانے کی درخواست کی تھی جسے انہوں نے قبول کرتے ہوئے ہنول تک بسوں کا انتظام کیا۔ قابل ذکر ہے کہ چھتر دھاری چلڈا مہاسو مہاراج کی یہ تاریخی یاترا اتراکھنڈ کے داساؤ گاؤں سے شروع ہوئی، دریائے ٹن کو عبور کر کے تقریباً 70 کلومیٹر کے چھ دن کے سفر کے بعد پشمی پہنچی۔ تقریباً 2 کروڑ روپے کی لاگت سے تعمیر ہونے والے پشمی گاؤں کے نو تعمیر شدہ عظیم الشان مندر میں مہاراج کو باضابطہ طور پر نصب کیا گیا ہے، جہاں وہ روایت کے مطابق ایک سال تک قیام کریں گے۔ پشمی مندر پہنچنے پر مندر کمیٹی اور مقامی عقیدت مندوں نے وزیر سیاحت کا ڈھول اور ہاروں کے ساتھ استقبال کیا۔ اس موقع پر مہاسو مندر کمیٹی کے عہدیداران، مقامی عوامی نمائندے، انتظامی عہدیداران اور عقیدت مندوں کی بڑی تعداد موجود تھی۔

پٹیل نگر میں بھگوان گنیش کو شان و شوکت سے سجایا گیا

دہرہ دون: پچھلے سالوں کی طرح، گنیش چترتھی کے موقع پر، علاقائی گنپتی فیسٹیول کمیٹی نے گرو روڈ، ویسٹ پٹیل نگر پر بھگوان گنیش کی مورتی کو دھوم دھام اور شو، پوجا اور "گنپتی بپا موریا، منگل مورتی موریا" کے نعروں کے ساتھ نصب کیا۔ اس موقع پر مہمان خصوصی کے طور پر اتراکھنڈ پردیش کانگریس کمیٹی کے سینئر نائب صدر سوریہ کانت دھسمانا نے اپنی اہلیہ ڈاکٹر پنکی دھسمانا اور کمیٹی کی صدر جیا گولانی کے ساتھ بھگوان گنیش کی پوجا اور آرتی کی۔ عقیدت مندوں کو گنیش چترتھی کی مبارکباد دیتے ہوئے، دھسمانا نے کہا کہ سناتن دھرم میں، کسی بھی نیک کام کے آغاز میں سب سے پہلے بھگوان گنیش کی پوجا کی جاتی ہے، کیونکہ یہ انتظام خود بھگوان شیو نے قائم کیا تھا۔ اس موقع پر اشوک گولانی، ڈاکٹر پرتیما سنگھ، بلجیت کور، کرن، جیوتی، مادھو، ممتا، گیتا، سوربھ، دیویانش، سچن، نکھل، رنجیت، راجیندر، جگدیش، گورو، وشال، اروِنا، ابھینو، انو، سمیت نوجوانوں اور خواتین کی بڑی تعداد موجود تھی۔

ترقی یافتہ ہندوستان 2047 کے عزم کو نوجوانوں کی شراکت سے پورا کیا جائے گا: ڈاکٹر دھن سنگھ راوت

دہرہ دون: ویر مادھو سنگھ بھنڈاری اتراکھنڈ ٹیکنیکل یونیورسٹی کے زیر اہتمام "وگیان سیتو- کنیکٹنگ اسٹوڈنٹس" پروگرام نوجوانوں میں سائنسی مزاج پیدا کرنے اور STEM تعلیم کو فروغ دینے پر مرکوز تھا۔ پروگرام کے مہمان خصوصی کابینی وزیر ڈاکٹر دھن سنگھ راوت نے اپنے خطاب میں کہا کہ سائنس اور ٹیکنالوجی کے میدان میں تیزی سے رونما ہونے والی تبدیلیوں کے درمیان نوجوانوں کو سائنسی نقطہ نظر کے ساتھ آگے بڑھنا چاہیے۔ انہوں نے طلباء پر زور دیا کہ وہ وگیان سیتو جیسے پروگراموں میں زیادہ سرگرمی سے حصہ لیں۔ ڈاکٹر راوت نے کہا کہ ترقی یافتہ ہندوستان 2047 کے عزم کو پورا کرنے میں نوجوانوں کا فعال کردار اہم ہے۔ ڈاکٹر راوت نے منشیات سے پاک نوجوان اور ایک بیدار معاشرے کو ترقی یافتہ ہندوستان کی بنیاد قرار دیا۔ انہوں نے طلباء پر زور دیا کہ وہ ملک کی تعمیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ انہوں نے ودیارتھی وگیان اندولن اور ودیارتھی وگیان منتھن کے ذریعے سائنسی تجسس، سوالات، فزکس اولمپیاڈ، تجرباتی اور ہینڈز آن لرننگ کی اہمیت پر اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ انہوں نے منشیات سے پاک اور ترقی یافتہ ہندوستان کو فروغ دینے کا عہد بھی کیا۔ تقریب کے مقررین نے طلباء کی حوصلہ افزائی کی کہ وہ بنیادی سائنس کی مضبوط سمجھ پیدا کریں اور سائنس کو ایک کیریئر کے طور پر آگے بڑھائیں۔ ہمالیائی ماحولیاتی نظام، سائنس اور ٹیکنالوجی میں کیریئر کے مواقع اور اتراکھنڈ میں سائنسی اور تکنیکی اداروں کے کردار پر روشنی ڈالی۔ اس موقع پر ٹیکنیکل یونیورسٹی کی وائس چانسلر پروفیسر (ڈاکٹر) ترپتا ٹھاکر نے 2047 تک ترقی یافتہ ہندوستان کے وژن میں سائنس، ٹکنالوجی اور ہنر کی ترقی کے کردار پر روشنی ڈالی اور طلباء کو تکنیکی اور ہنر پر مبنی سرگرمیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی ترغیب دی۔ اس تقریب میں انڈیا اسمارٹ گرڈ فورم (ISGF) اور ویر مادھو سنگھ بھنڈاری اتراکھنڈ ٹیکنیکل یونیورسٹی کے درمیان مفاہمت کی ایک یادداشت پر بھی دستخط کیے گئے۔ معاہدے کا مقصد دونوں اداروں کے درمیان ٹیکنالوجی، اختراعات اور مستقبل کی تکنیکی ضروریات سے متعلق شعبوں میں تعاون کو فروغ دینا ہے۔ اس کا مقصد دونوں کے درمیان تعاون کو مضبوط بنانا ہے۔ یہ طلباء کو ابھرتی ہوئی ٹیکنالوجیز، اختراعات اور عملی تکنیکی علم کے شعبوں میں نئے مواقع فراہم کرے گا۔ پروفیسر درگیش پنت، ڈائریکٹر جنرل، UCOST؛ ڈاکٹر ڈی پی یونیال، جوائنٹ ڈائریکٹر، UCOST؛ ڈاکٹر رنجیت کمار پلئی، چیئرمین، آئی ایس جی ایف؛ ڈاکٹر شیو کمار شرما، نیشنل آرگنائزیشن سکریٹری، VIBHA؛ ڈاکٹر K.D. پروہت وغیرہ موجود تھے۔

دھرم پور میں چلے گی منشیات کے خلاف عوامی بیداری مہم

کانگریس کے ریاستی سکریٹری سندیپ نے ریاستی انچارج شیلجا کماری سے ملاقات کی

دہرہ دون: دھرم پور اسمبلی حلقہ میں منشیات کے استعمال کے خلاف بڑے پیمانے پر عوامی بیداری مہم چلائی جائے گی۔ نوجوانوں کے ساتھ ساتھ خواتین اور مقامی شہری بھی اس مہم میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں گے۔ کانگریس کے ریاستی سکریٹری اور دھرم پور اسمبلی حلقہ کے ریاستی ترجمان ایڈوکیٹ سندیپ چمولی نے پیر کو نئی دہلی میں کانگریس ہیڈکوارٹر میں اتراکھنڈ انچارج اور قومی جنرل سکریٹری شیلجا کماری کے ساتھ ملاقات کے دوران یہ معلومات شیئر کیں۔ شیلجا کماری نے نوجوانوں کی مثبت سمت میں رہنمائی کے لیے مسلسل عوامی مکالمے اور سماجی شرکت کی ضرورت پر زور دیا۔ چمولی نے بتایا کہ دھرم پور اسمبلی حلقہ کے مختلف میونسپل وارڈوں میں منشیات کے استعمال کے خلاف عوامی مکالمے اور میٹنگیں باقاعدگی سے منعقد کی جا رہی ہیں۔ یہ اجلاس خواتین، نوجوانوں اور مقامی شہریوں میں منشیات کے استعمال کے مضر اثرات کے بارے میں بیداری پیدا کرنے کے لیے منعقد کیے جا رہے ہیں۔ اس کے علاوہ نوجوانوں کو تعلیم، روزگار، کھیلوں اور دیگر مثبت سرگرمیوں سے جوڑنے پر زور دیا جا رہا ہے۔ چمولی نے کہا کہ مقامی پولیس اور متعلقہ حکام کو علاقے میں منشیات کی غیر قانونی تجارت کے بارے میں مسلسل آگاہ کیا جا رہا ہے۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ منشیات کی فروخت اور غیر قانونی کاروبار میں ملوث افراد کے خلاف سخت قانونی کارروائی کی جائے۔ انہوں نے کہا کہ منشیات کے نیٹ ورک کے خلاف موثر کارروائی کے ساتھ ساتھ نوجوانوں کے لیے مثبت متبادل پیدا کرنا بھی ضروری ہے۔

وزیراعلیٰ نے جنتادرشن میں مختلف اضلاع سے آئے متاثرین کے مسائل سنے

لکھنؤ: (پی این ایس) وزیراعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے پیر کے روز ”جنتا درشن“ کے دوران ریاست کے مختلف اضلاع کے متاثرین سے ملاقات کی اوران کے مسائل سنے۔انہوں نے کہا کہ حکومت ہر مظلوم کے حقیقی مسائل کے حل کے لیے پرعزم ہے۔ وزیراعلیٰ نے افسروں کو ہدایت کی کہ وہ عوامی شکایات کو حساس اور فوری طور پر حل کریں۔ انہوں نے ہدایت کی کہ ہر اہل شخص کو فلاح عامہ کی سکیموں کا فائدہ پہنچایا جائے، ضرورت مندوں کے علاج معالجے کا مناسب بندوبست کیا جائے اور زمینوں پر قبضہ کرنے والے لینڈ مافیا اور طاقتور افراد کے خلاف سخت کارروائی کی جائے۔ وزیر اعلیٰ نے ’جنتا درشن‘ کے دوران کرسیوں پر بیٹھے ہر متاثرہ شخص سے ذاتی طور پر ملاقات کی اوران کے مسائل اور شکایات کو غور سے سنا۔ انہوں نے تمام لوگوں کی درخواستیں متعلقہ حکام کو بھیجیں، انہیں فوری اور تسلی بخش حل کی ہدایت کی، اور لوگوں کو یقین دلایا کہ ہر متاثرہ کی شکایت کو دور کیا جائے گا۔ کچھ متاثرین نے سی ایم یوگی آدتیہ ناتھ کو پولیس سے متعلق مختلف شکایات پیش کیں، جس سے سی ایم کو سخت موقف اختیار کرنے کی ترغیب دی گئی۔ انہوں نے کہا کہ پولیس کمشنر، اے ڈی جی، آئی جی، ڈی آئی جی اور ایس ایس پی کی سطح کے افسران توجہ دیں اور پولیس اسٹیشن، چوکی یا بیٹ کی سطح پر لاپرواہی کی شکایات کو برداشت نہیں کیا جائے گا۔ مجرموں کے خلاف ہر صورت قانونی کارروائی کو یقینی بنایا جائے۔ وزیراعلیٰ نے ریونیو اور امن و امان کے معاملات کو فوری حل کرنے کی ہدایت کی۔ وزیراعلیٰ نے ان بچوں کی خیریت دریافت کی جو اپنے والدین کے ساتھ ”جنتا درشن“ کے لیے آئے تھے۔ انہوں نے ان کی پڑھائی اور دلچسپیوں کے بارے میں بھی دریافت کیا۔ وزیراعلیٰ نے بچوں پر زور دیا کہ وہ لگن سے مطالعہ کریں اور دیگر سرگرمیوں (کھیل، موسیقی، آرٹ وغیرہ) میں حصہ لیں۔ وزیراعلیٰ نے انہیں چاکلیٹ دی اور انہیں روشن مستقبل سے نوازا۔

وارانسی میں پانی بھرنے پر یوگی حکومت کا ایکشن، لاپرواہی پر ایگزیکٹو انجینئر معطل

وارانسی: یوگی حکومت نے وارانسی میں پانی بھرنے کے مسئلہ کو لے کر سخت کارروائی کی ہے۔اتر پردیش جل نگم (اربن) کے تعمیراتی ڈویژن میں تعینات ایگزیکٹو انجینئر پون کمار گپتا کو معطل کر دیا گیا ہے۔اتر پردیش گورنمنٹ سرونٹ (ڈسپلن اینڈ اپیل) رولز 1999 کے رول 7 کے تحت ان کے خلاف محکمانہ انکوائری بھی شروع کی گئی ہے۔ یہ کارروائی شہری ترقی کے وزیر اے کے شرما کے وارانسی کے دورے کے بعد کی گئی ہے۔ وزیر نے 12 اور 13 ستمبر کو پانی سے متاثرہ علاقوں کا معائنہ کیا۔انہوں نے افسران کو ہدایت دی کہ وہ جنگی بنیادوں پر نکاسی آب کے نظام کو بہتر بنائیں اور عوام کو تکلیف سے بچائیں۔ پمپ بند رہنے سے پریشانی میں اضافہ: ابتدائی تحقیقات سے یہ بات سامنے آئی ہے کہ چوکا گھاٹ سیوریج پمپنگ اسٹیشن پر دریائے ورونہ کے بیک فلو کو روکنے کے لیے ضروری گیٹس یا رکاوٹوں کو نصب کرنے کا اندازہ اور ایکشن پلان تیار نہیں کیا گیا تھا۔مزید برآں اعلیٰ حکام کی ہدایت پر مطلوبہ کارروائی نہیں کی گئی۔ تحقیقات کے مطابق چوکا گھاٹ سیوریج پمپنگ اسٹیشن اور گوئٹھا ایس ٹی پی کے پمپ 3 اور 4 ستمبر کو بند کر دیئے گئے تھے۔ موسلا دھار بارش کے دوران پمپ بروقت چلانے میں ناکامی سے سیوریج لائنوں پر دباؤ بڑھ گیا جس سے شہر کے نشیبی علاقوں میں پانی جمع ہو گیا۔اس سے عوام کو تکلیف ہوئی اور محکمہ کی شبیہ کو نقصان پہنچا۔ کانپور دفتر سے وابستہ کئے گئے: چیف انجینئر پرچیزنگ اتر پردیش جل نگم (اربن)، لکھنؤ کو اس معاملے میں سابق تفتیشی افسر کے طور پر مقرر کیا گیا ہے۔ معطلی کی مدت کے دوران پون کمار گپتا کو کانپور ریجن کے چیف انجینئر کے دفتر سے منسلک کر دیا گیا ہے۔اسے قواعد کے مطابق گزارہ الاؤنس ملے گا۔ حکومت نے واضح کیا ہے کہ عوامی سہولیات سے متعلق معاملات میں لاپرواہی کی ذمہ داری کا تعین کیا جائے گا۔

لکھنؤ: وزیراعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ اپنی سرکاری رہائش گاہ پر جنتا درشن کے لیے آنے والے شکایت کنندگان کے مسائل سنتے ہوئے۔

اقلیتوں کے مشترکہ پلیٹ فارم کی پہل کا ڈاکٹر عمار رضوی نے خیر مقدم کیا

آل انڈیا مائنارٹیز فورم فار ڈیموکریسی کے مکمل تعاون کا اعلان

لکھنؤ (پریس ریلیز): اترپردیش کے سابق قائم مقام وزیرِ اعلیٰ اور آل انڈیا مائنارٹیز فورم فار ڈیموکریسی کے قومی صدر ڈاکٹر عمار رضوی نے مسلمانوں، عیسائیوں اور دیگر اقلیتوں کے رہنماؤں کی جانب سے اقلیتوں کیلئے ایک مشترکہ پلیٹ فارم قائم کرنے کی پہل کا خیر مقدم کیا ہے۔ یہ فیصلہ ہزہولینس موسٹ ریورنڈ پیٹر مچاڈو، آرچ بشپ آف بنگلور، کی رہائش گاہ پر منعقدہ ایک اہم ملاقات کے دوران کیا گیا۔ ڈاکٹر عمار رضوی نے کہا کہ اترپردیش میں آل انڈیا مائنارٹیز فورم فار ڈیموکریسی کے نام سے ایک فورم 1987ء میں قائم کیا گیا تھا، جو اپنے قیام کے بعد سے ہی ہندوستان کے آئین کے تحت تسلیم شدہ تمام اقلیتوں کو ایک پلیٹ فارم پر لانے کے لیے مسلسل مخلصانہ کوششیں کر رہا ہے۔ فورم اقلیتوں کو درپیش مسائل کو ریاستی حکومت کے ساتھ ساتھ مرکزی حکومت کے سامنے بھی پیش کرتا ہے اوران کے جائز مسائل کے حل کیلئے مؤثر کوششیں کرتا ہے۔ انہوں نے ہزہولینس بشپ پیٹر مچاڈو کی جانب سے اقلیتوں کو ایک مشترکہ پلیٹ فارم پر لانے کیلئے کی جانے والی اس قابلِ تحسین پہل کو سراہتے ہوئے کہا کہ یہ اقدام اقلیتوں کے اتحاد، باہمی تعاون اور مشترکہ مسائل کو مؤثر انداز میں متعلقہ حکام تک پہنچانے کی سمت ایک اہم قدم ہے۔ ڈاکٹر رضوی نے اس اہم مشن کے لیے آل انڈیا مائنارٹیز فورم فار ڈیموکریسی کی جانب سے مکمل تعاون کی یقین دہانی کراتے ہوئے کہا کہ فورم ملک کی تمام اقلیتوں کو ایک پلیٹ فارم پر لانے، ان کے آئینی حقوق کے تحفظ اوران کے جائز مسائل کو ریاستی و مرکزی حکومتوں تک پہنچانے کے لیے اپنی مخلصانہ کوششیں آئندہ بھی جاری رکھے گا۔ یہ اطلاع آل انڈیا مائنارٹیز فورم فار ڈیموکریسی کے شعبہ نشر و اشاعت کے سکریٹری ابومحمد انصاری نے فراہم کی۔

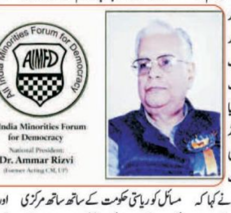

اسمبلی انتخابات کی تیاریاں تیز، الیکشن افسران کیلئے خصوصی ٹریننگ

لکھنؤ: (پی این ایس) اترپردیش میں آئندہ اسمبلی انتخابات کے لیے ای وی ایم اور وی وی پی اے ٹی کی فرسٹ لیول چیکنگ (ایف ایل سی) کی تیاریاں تیز ہو گئی ہیں۔ ایف ایل سی کے عمل کو مقررہ معیارات کے مطابق اور مکمل شفافیت کے ساتھ انجام دینے پر زور دیا جا رہا ہے۔ سیاسی جماعتوں کے نمائندوں کو ہر مرحلے سے آگاہ کیا جائے گا، اور ان کی شرکت کو یقینی بنایا جائے گا۔ ایف ایل سی کے دوران تکنیکی اور انتظامی طریقہ کار اور الیکشن کمیشن آف انڈیا کے رہنما خطوط کی مکمل تعمیل کو یقینی بنانے کیلئے انتخابی اہلکاروں کو خصوصی تربیت فراہم کی جا رہی ہے۔ اس تناظر میں ڈسٹرکٹ الیکشن آفیسرز، ڈپٹی ڈسٹرکٹ الیکشن آفیسرز اور ایف ایل سی سپروائزرز کیلئے ایک روزہ تربیتی ورکشاپ کا انعقاد کیا گیا۔ یہ ورکشاپ صبح 10:00 بجے سے شام 4:00 بجے تک لکھنؤ کے سلطانپور روڈ پر RUPAAM (ڈاکٹر رام منوہر لوہیا اتر پردیش اکیڈمی آف ایڈمنسٹریشن اینڈ مینجمنٹ) میں منعقد ہوئی۔ سات ڈویژنوں لکھنؤ، کانپور، مراد آباد، جھانسی، چترکوٹ، ایودھیا اور دیوی پٹن کے 33 اضلاع کے انتخابی افسران نے حصہ لیا۔ حکام کے مطابق گوتم بدھ نگر کے 21 اضلاع اور وارانسی کے 21 اضلاع کے افسران نے ایف ایل سی سے متعلق تربیت حاصل کی ہے۔ تربیت کا مقصد FLC کے دوران تکنیکی معیارات، انتظامی طریقہ کار اور الیکشن کمیشن کے رہنما خطوط کی یکساں تعمیل کو یقینی بنانا ہے۔ ای وی ایم اور وی وی پی اے ٹی کی پہلی سطح کی جانچ کے دوران، سیاسی جماعتوں کے نمائندوں کو عمل کے ہر مرحلے کے بارے میں بریفنگ دی جائے گی۔ انتخابی افسران کو ہدایت کی جا رہی ہے کہ وہ پورے عمل میں معیار، شفافیت اور مقررہ معیارات کی پابندی کو یقینی بنائیں۔ سینئر ڈپٹی الیکشن کمشنر منیش گرگ اور الیکشن کمیشن آف انڈیا کے چیف الیکٹورل آفیسر نودیپ رنوا کی موجودگی میں عہدیداروں کو ورکشاپ میں ایف ایل سی کے عمل اور متعلقہ دفعات کے بارے میں بریفنگ دی جا رہی ہے۔ ای وی ایم اور وی وی پی اے ٹی کے ایف ایل سی کو منصفانہ اور شفاف انتخابات کے لیے اہم سمجھا جاتا ہے۔

راہل گاندھی کے خلاف دائر ہتک عزت کے مقدمے میں سماعت 16 ستمبر کو

سلطان پور: (یو این آئی) ملک کے وزیر داخلہ امت شاہ کے خلاف قابل اعتراض تبصرہ کرنے کے الزام میں لوک سبھا میں حزب اختلاف کے لیڈر اور رائے بریلی کے رکن پارلیمنٹ راہل گاندھی کے خلاف دائر ہتک عزت کے معاملے میں پیر کو وکلا کے کام کے بائیکاٹ کے باعث سماعت ٹل گئی۔ ایم پی-ایم ایل اے کی خصوصی عدالت کے مجسٹریٹ شبھم ورما نے معاملے میں اگلی سماعت کے لیے 16 ستمبر کی تاریخ مقرر کی ہے۔ کانگریس لیڈر راہل گاندھی کے وکیل کاشی پرساد شکلا نے بتایا کہ راہل گاندھی کے وائس سیمپل کا فارنسک سائنس لیبارٹری سے موازنہ کرانے کی درخواست ٹرائل کورٹ اور سیشن کورٹ سے مسترد ہونے کے حکم کو چیلنج کرنے والی مدعی بی جے پی لیڈر وجے مشرا کی عرضی ہائی کورٹ نے مسترد کر دی ہے۔ گزشتہ 3 ستمبر کو ہوئی سماعت میں شکایت کنندہ بی جے پی لیڈر کے وکیل نے عدالت کو بتایا تھا کہ اس معاملے میں ہائی کورٹ میں عرضی داخل کی گئی ہے۔ بی جے پی لیڈر وجے مشرا کے وکیل سنتوش پانڈے نے ہائی کورٹ میں یکم ستمبر کو داخل کی گئی عرضی کی صورت حال کی رپورٹ ٹرائل کورٹ کو دی۔ واضح رہے کہ راہل گاندھی پر سال 2018 میں بی جے پی کے اس وقت کے قومی صدر اور موجودہ مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ کے خلاف بنگلورو میں قابل اعتراض تبصرہ کرنے کا الزام ہے۔ راہل گاندھی کے خلاف 4 اگست 2018 کو ضلع کوآپریٹو بینک کے سابق چیئرمین اور بی جے پی لیڈر وجے مشرا نے ہتک عزت کا مقدمہ دائر کیا تھا۔

شیوپال یادو کی جگہ اکھلیش یادو بنے لوہیا ٹرسٹ کے صدر

لکھنؤ: سماج وادی پارٹی کے اندر ایک اور بڑی تنظیمی اور خاندانی تبدیلی سامنے آئی ہے۔ تقریباً نو سال کے بعد لوہیا ٹرسٹ کی کمان شیو پال سنگھ یادو سے ایس پی سربراہ اکھلیش یادو کے ہاتھوں میں آ گئی ہے۔ ٹرسٹ کی میٹنگ میں موجود سبھی 8 ممبران نے اکھلیش یادو کو صدر بنائے جانے پر رضامندی کا اظہار کیا ہے۔ قابل ذکر ہے کہ میٹنگ میں شیو پال یادو بھی موجود تھے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اکھلیش اب ٹرسٹ کی ذمہ داری سنبھالتے ہیں، جسے طویل عرصے سے شیو پال کے اثر و رسوخ کا اہم مرکز سمجھا جاتا ہے۔ شیو پال کو 2017 میں ذمہ داری دی گئی تھی: اکھلیش یادو کے علاوہ لوہیا ٹرسٹ میں شیو پال یادو، دیپک مشرا، آدتیہ یادو، رام نریش یادو (اٹاوہ)، رام سیوک یادو، ویرپال یادو (بریلی) اور راجیش یادو شامل ہیں۔ ان میں سے کئی ارکان شیو پال کے قریبی مانے جاتے ہیں۔ دراصل 2017 میں، سماج وادی پارٹی کے اندر اقتدار کی کشمکش کے دوران، اس وقت کے ایس پی کے سرپرست ملائم سنگھ یادو نے پروفیسر رام گوپال یادو کو ٹرسٹ سے ہٹا کر شیو پال یادو کو ذمہ داری سونپی تھی۔ شیو پال اس کے بعد تقریباً نو سال تک لوہیا ٹرسٹ کے صدر رہے۔ لوہیا ٹرسٹ کی باگ ڈور سنبھالنے کے بعد، اکھلیش یادو اب سماج وادی پارٹی، جنیشور مشرا ٹرسٹ اور لوہیا ٹرسٹ دونوں کی ذمہ داری سنبھالتے ہیں۔ اس تبدیلی کو نہ صرف صدر کے عہدہ میں تبدیلی کے طور پر دیکھا جا رہا ہے بلکہ یہ سماج وادی پارٹی کے اندر اکھلیش کی مضبوط قیادت کی علامت بھی ہے۔

لوہیا ٹرسٹ کا قیام سماج وادی پارٹی سے پہلے ہوا تھا۔ اس کا بنیادی مقصد ڈاکٹر رام منوہر لوہیا کے نظریات اور سوشلسٹ نظریہ کا پرچار کرنا رہا ہے۔ ٹرسٹ کی سرگرمیوں میں سوشلسٹ نظریہ اور وسائل کو متحرک کرنے سے متعلق پروگرام شامل ہیں۔ ٹرسٹ نے ابھی تک اس تبدیلی کی کوئی تفصیلی سیاسی وجہ فراہم نہیں کی ہے۔ تاہم، 2017 اور 2026 کے درمیان بدلتی ہوئی سیاسی حرکیات اس فیصلے کو اہم بناتی ہیں۔ جب کہ 2017 میں لوہیا ٹرسٹ شیو پال کے اثر و رسوخ کا بنیادی مرکز تھا، اب اکھلیش کے پاس اسی ٹرسٹ کی باگ ڈور ہے۔ سب سے اہم بات یہ ہے کہ اس فیصلے پر شیو پال سمیت تمام آٹھ ممبران نے اتفاق کیا۔ اس لیے اسے خاندان کے اندر ایک نئے تنازع کی بجائے اکھلیش کی قیادت کو قبول کرنے کی علامت کے طور پر دیکھا جا رہا ہے۔ 2026 کا یہ فیصلہ طاقت کے توازن میں ایک اور بڑی تبدیلی کی نمائندگی کرتا ہے جو 2017 کے بعد ایس پی خاندان کے اندر پیدا ہوا تھا۔

لکھنؤ میں بند گھروں میں چوری کرنے والا گرفتار

دو پہیہ گاڑی، موبائل، ایل ای ڈی سمیت لاکھوں کا سامان برآمد

لکھنؤ: (پی این ایس) لکھنؤ کے مڑیاؤں علاقے میں پولیس نے ایک بدنام چور کو گرفتار کیا ہے۔ وہ بند گھروں اور دکانوں کے تالے توڑ کر چوری کرتا تھا۔ پولیس نے اس کے پاس سے کئی اشیاء برآمد کیں جن میں تین دو پہیہ گاڑیاں، چار موبائل فون، ایک ایل ای ڈی ٹی وی، کپڑے اور چوری میں استعمال ہونے والی لوہے کی سلاخیں شامل ہیں۔ پولیس کے مطابق، 14 ستمبر کو، مڑیاؤں پولیس ٹیم رادھا کرشنا مندر کے قریب گشت کر رہی تھی کہ ایک مخبر نے اطلاع دی کہ یاسین باغ میں ایک درخت کے نیچے ایک نوجوان چوری شدہ سامان کے ساتھ کھڑا ہے، اسے بیچنے کی کوشش کر رہا ہے۔ اطلاع ملنے پر پولیس کی ٹیم جائے وقوعہ پر پہنچی اور نوجوان کو حراست میں لے لیا۔ پوچھ گچھ کے دوران ملزم کی شناخت 20 سالہ شبھم راوت کے طور پر ہوئی ہے جو مڑیاؤں کے گور بھٹ گھیلا کا رہنے والا ہے اور رنجیت راوت کا بیٹا ہے۔ پولیس نے بتایا کہ ملزم ای رکشہ چلاتا ہے۔ تلاشی کے دوران اس کے پاس سے ایک اسکوٹر، دو موٹر سائیکلیں، چار موبائل فون، ایک ایل ای ڈی ٹی وی، تین ساڑیاں (بلاؤز کے ساتھ)، ایک لہنگا، ایک پیٹی کوٹ، ایک پرس اور ایک لوہے کی راڈ برآمد ہوئی۔ پولیس تفتیش میں انکشاف ہوا ہے کہ برآمد شدہ ایل ای ڈی ٹی وی، کپڑے اور اسکوٹر (نمبر یو پی 32 کے یو 9492) چوری کی ہے، جس کا مقدمہ دوبگا تھانہ میں درج ہے۔ دیگر اشیاء کے حوالے سے مڑیاؤں تھانہ میں بھی مقدمہ درج کیا گیا ہے۔ پولیس کے مطابق ملزمان نے بند گھروں اور دکانوں کو نشانہ بنایا۔ تالے توڑ کر گھروں سے سامان اور موٹر سائیکلیں چوری کر لیتا اور وہ اسے بیچ کر اپنی زندگی گزار رہا تھا۔

لکھنؤ: ریٹائرڈ میڈیکل ڈائرکٹر ڈاکٹر آنند اوجھا نے کانگریس ہیڈکوارٹر میں پارٹی کے ریاستی صدر اجے رائے اور ایم پی راکیش راٹھور کی موجودگی میں پارٹی کی رکنیت لی۔

اجمیر میں ووٹروں نے تقریباً 35 سال بعد بی جے پی کو اقتدار سے باہر کیا

اجمیر: (یو این آئی) راجستھان میں اجمیر میونسپل کارپوریشن کے انتخابات میں پیر کو اعلان کیے گئے نتائج میں گزشتہ تقریباً 36 برسوں سے میونسپل کونسل اور میونسپل کارپوریشن پر قابض بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کو اس بار عوام نے آئینہ دکھا دیا اور یہاں 80 وارڈوں میں سے 37 نشستیں حاصل کر کے کانگریس سب سے بڑی پارٹی کے طور پر ابھری۔ بی جے پی کو اس بار یہاں 32 نشستوں پر اکتفا کرنا پڑا، جبکہ 11 وارڈوں میں آزاد امیدواروں نے کامیابی حاصل کی۔ کسی بھی پارٹی کو اکثریت نہ ملنے کی صورت میں اب میئر بنانے کی چابی آزاد امیدواروں کے ہاتھوں میں ہے۔ کانگریس کو 4 نشستوں کی ضرورت ہے، لہٰذا ان 11 میں سے کم از کم آدھے آزاد امیدواروں کو اپنے ساتھ لانے کی پوری کوشش کرے گی۔ وہیں بی جے پی 10 آزاد امیدواروں کو اپنے ساتھ لانے کی کوشش کرے گی۔ فی الحال دونوں ہی پارٹیاں آزاد امیدواروں سے رابطہ کرنے کی کوشش کر رہی ہیں۔ ابھی بورڈ اور میئر کا انتخاب 21 ستمبر کو ہوگا، لیکن اس سے پہلے دونوں ہی پارٹیوں نے اپنے کامیاب امیدواروں کو اپنے اپنے خیموں میں رکھا ہے، وہیں باغی ہو کر انتخابات لڑنے والے کانگریس اور بی جے پی کے کامیاب آزاد امیدواروں کو منانے کا سلسلہ بھی اب شروع کر دیا گیا ہے۔ شہر کانگریس کے صدر ڈاکٹر راج کمار جے پال نے ایک بیان جاری کر کے کہا کہ یہ کامیابی کانگریس کے ساتھ ساتھ اجمیر شہر کے عوام کی بھی جیت ہے اور بی جے پی کی بدانتظامی کو جڑ سے اکھاڑ پھینکنے کا عزم اب ریاست کے عوام نے کر لیا ہے۔ دوسری جانب بی جے پی کے رہنماؤں نے عوامی فیصلے کو قبول کرتے ہوئے کہا کہ بورڈ بنانے کے لیے پوری کوشش کی جا رہی ہے۔ بی جے پی سے بغاوت کر کے انتخابات جیتنے والے امیدواروں کو دوبارہ پارٹی میں واپس لانے کی کوشش کی جائے گی۔

لکھنؤ میں سالگرہ کی تقریب کے بعد مزدور کا قتل

صبح مورنگ کے ڈھیر سے ملی لاش، پولیس نے تفتیش کی

لکھنؤ: کرشنا نگر علاقے میں سالگرہ کی تقریب کے بعد ایک مزدور کا قتل کر دیا گیا ہے۔ 32 سالہ رام بابو موریہ کو اتوار کی دیر رات پارٹی ختم ہونے کے بعد قتل کر دیا گیا۔ پیر کی صبح اس کی لاش بجری کے ڈھیر پر پڑی ہوئی ملی جس سے علاقے میں خوف و ہراس پھیل گیا۔ CityGuide تلاش کریں۔ اطلاع ملنے پر پولیس موقع پر پہنچ گئی۔ ڈی سی پی، اے سی پی، انسپکٹر اور فرانزک ٹیم نے جائے وقوعہ کا معائنہ کیا اور شواہد اکٹھے کئے۔ پولیس نے لاش کو تحویل میں لے کر تفتیش شروع کر دی ہے۔

یہ واقعہ سالگرہ کی تقریب کے بعد پیش آیا: یہ واقعہ کرشنا نگر تھانہ علاقہ کے بریگواں میں پیش آیا۔ رام بابو موریہ، اصل میں کاکوری کے گولا کوان گاؤں کے رہنے والے تھے، کرشنا نگر علاقے میں مزدوری کر کے اپنے خاندان کی کفالت کرتے تھے۔ اے سی پی ابھیشیک پانڈے کے مطابق، کچی آبادی کے رہنے والے شبھم کی سالگرہ کی تقریب اتوار کی رات منعقد کی گئی تھی۔ پارٹی کے دوران کچھ لوگ نشے میں تھے۔ اس دوران رام بابو کا قتل کر دیا گیا۔ تاہم واقعے کے پیچھے محرکات ابھی تک واضح نہیں ہو سکے ہیں۔ صبح بجری کے ڈھیر پر لاش ملنے کی اطلاع ملنے کے بعد پولیس نے جائے وقوعہ کا جائزہ لیا۔ قریبی سی سی ٹی وی کیمروں کی فوٹیج کی جانچ کی جا رہی ہے۔ پولیس مشتبہ افراد سے پوچھ گچھ کر رہی ہے تاکہ قتل کے پیچھے محرکات اور ملوث افراد کا پتہ لگایا جا سکے۔ ڈی سی پی بسنت کمار رلا نے بتایا کہ پولیس جلد ہی ملزمین کی شناخت کر کے واقعہ کو حل کر لے گی۔ ذمہ داروں کے خلاف کارروائی کی جائے گی۔ فی الحال پولیس تمام ممکنہ پہلوؤں سے تفتیش کر رہی ہے۔ قتل سے متعلق شواہد اکٹھے کرنے کے ساتھ ساتھ پارٹی میں موجود افراد کے کردار کی بھی تفتیش کی جا رہی ہے۔

حضرت نگر گڑھی تھانہ علاقے میں ٹریکٹر ٹرالی الٹنے سے تین خواتین کی موت، 15 دیگر زخمی

سنبھل: (پی این ایس) اترپردیش کے سنبھل کے حضرت نگر گڑھی تھانہ علاقہ میں واقع فتح اللہ گنج کے پاس پیر کی دوپہر ٹریکٹر ٹرالی الٹ گئی۔ بتایا جاتا ہے کہ ٹریکٹر کا ایکسل ٹوٹنے کے بعد ٹرالی بے قابو ہو کر الٹ گئی۔ جس کے نیچے دب کر 3 خواتین کی موت ہو گئی جبکہ 15 افراد شدید طور سے زخمی ہو گئے۔ زخمیوں کو علاج کیلئے اسپتال میں داخل کرایا گیا ہے۔ ٹرالی میں 20 سے زائد افراد سوار تھے۔ وہ مینا ڈھیر کے علاقے میں ایک رشتہ دار کے گھر شادی میں شرکت کرنے جا رہے تھے۔ اسمولی تھانہ علاقے کے پٹیان مانی گاؤں سے سبھی ٹریکٹر ٹرالی سے مینا ڈھیر جا رہے تھے۔ فتح اللہ گنج کے قریب ٹریکٹر کا ایکسل اچانک ٹوٹ گیا۔ ڈرائیور گاڑی سے کنٹرول کھو بیٹھا اور ٹریکٹر ٹرالی الٹ گئی۔ حادثے سے بڑے پیمانے پر افراتفری پھیل گئی۔

اتر پردیش کے بنیادی تعلیم کے محکمے میں وسیع پیمانے پر ردوبدل

121 بی ای او اور کئی دیگر ملازمین کے تبادلے

لکھنؤ: اترپردیش کے بنیادی تعلیم کے محکمے میں تبادلے کا عمل جاری ہے۔ حکومت نے ریاست میں 121 بلاک ایجوکیشن آفیسرز (بی ای او) کا تبادلہ کیا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ محکمانہ دفاتر میں تعینات سینئر اسسٹنٹس اور جونیئر اسسٹنٹس کی بڑی تعداد کو بھی نئی ذمہ داریاں سونپی گئی ہیں۔ جاری کردہ حکم نامے کے مطابق افسران اور ملازمین کو ان کے موجودہ دفتر یا ضلع سے دوسرے دفتر یا ضلع میں تبدیل کر دیا گیا ہے۔ تمام متعلقہ اہلکاروں کو اپنے نئے مقام پر چارج سنبھالنے کی ہدایت کی گئی ہے۔ بیسک ایجوکیشن ڈپارٹمنٹ کے حکومتی حکم نامے میں کہا گیا ہے کہ یہ عمل سال 2026-27 کے لیے سالانہ ٹرانسفر پالیسی کے تحت موصول ہونے والی تجاویز کی بنیاد پر مکمل کیا گیا ہے۔ 11 ستمبر 2026 کو جاری ہونے والے حکم نامے میں محکمہ کے مختلف دفاتر اور اداروں میں کام کرنے والے کلریکل کیڈر کے ملازمین کے نام بھی شامل ہیں۔ آرڈر میں ہر ملازم کی موجودہ پوسٹنگ اوران کی نئی پوسٹنگ کے دفتر یا ضلع کی تفصیل ہے۔ متعلقہ دفاتر میں انتظامی ذمہ داریاں جلد تبدیل کر دی جائیں گی۔ شاہد علی کو مرزا پور میں نئی ذمہ داری سونپی گئی: ٹرانسفر لسٹ کے مطابق شاہد علی کو جوائنٹ ڈائریکٹر ایجوکیشن مرزا پور کا عہدہ اور دفتر سونپا گیا ہے۔ دیگر ملازمین کو ڈسٹرکٹ سکول انسپکٹر کے دفاتر اور سرکاری اداروں میں تبدیل کر دیا گیا ہے۔ حکومت نے تمام متعلقہ افسران اور ملازمین سے کہا ہے کہ وہ اپنی نئی ذمہ داریاں بروقت سنبھال لیں۔

کسی بھی زبان کا کوئی مذہب نہیں ہوتا: پروفیسر اسلم جمشید پوری

ہندی اور اردو دونوں زبانیں ایک دوسرے کے بہت قریب ہیں: ڈاکٹر آصف علی، شعبۂ اردو، سی سی ایس یونیورسٹی میں "یوم ہندی" پر پروگرام منعقد

میرٹھ: سبھی طلبہ وطالبات کو یومِ ہندی کی مبارک باد۔ ہندی اور اردو دو زبانیں ہوتے ہوئے بھی ایک ہیں۔ تقریباً سبھی زبانوں میں دیگر زبانوں کے الفاظ کثرت سے پائے جاتے ہیں۔ سماج ومعاشرے کے الفاظ جب تک کسی زبان میں داخل نہیں ہوں گے تب تک دل کی بات بھی نہیں کہہ پائیں گے۔ خواب اپنی زبان میں ہی دیکھے جاتے ہیں۔ یہ الفاظ تھے معروف ادیب و ناقد پروفیسر اسلم جمشید پوری کے جو شعبۂ اردو کے پریم چند سیمینار ہال میں منعقد "یوم ہندی" کے پروگرام میں اپنی صدارتی تقریر کے دوران ادا کر رہے تھے۔ انہوں نے مزید کہا کہ دونوں زبانوں میں بہت سی مماثلتیں ہیں۔ قواعد ایک سے ہیں، مزاج ایک سا ہے، محاورات ایک جیسے ہیں۔ دونوں زبانوں میں سب سے بڑا فرق رسم الخط کا ہے چونکہ ہندی سنسکرت سے نکلی ہے تو اس کا رسم الخط دیوناگری ہے جب کہ اردو پر عربی اور فارسی کے اثرات زیادہ ہیں تو اس کا رسم الخط فارسی ہے۔ اگر رسم الخط کا فرق باقی نہ رہے تو دونوں زبانیں ایک جیسی ہی نظر آئیں گی۔ اردو اخبارات میں بہت سے ہندی کے الفاظ مل جائیں گے، اسی طرح ہندی اخبارات بھی اردو الفاظ سے خالی نہیں ہیں۔ دونوں ہی زبانوں کے بہت جملے ایک جیسے ہوتے ہیں۔ زبانیں دو تہذیبوں کو ملانے کا کام کرتی ہیں۔ سیاست نے اردو کو مسلمان اور ہندی کو ہندو سے جوڑ دیا جب کہ کسی بھی زبان کا کوئی مذہب نہیں ہوتا۔ ہماری ذمہ داری ہے کہ ہندی زبان کو خوب فروغ دیں۔

اس سے قبل پروگرام کا آغاز سعید احمد سہارنپوری نے تلاوت کلام پاک سے کیا۔ پروگرام کی صدارت کے فرائض معروف ادیب و ناقد پروفیسر اسلم جمشید پوری نے انجام دیے۔ مہمان اعزازی کے بطور کناڈا سے تشریف لائیں کوثر آفاق نے شرکت فرمائی۔ نظامت کے فرائض ڈاکٹر الکا وششٹھ نے انجام دیے۔ اس موقع پر اپنی خوبصورت آواز میں فرحت اختر نے غزل، محمد عیسیٰ رانا، مہوش اور محمد ندیم نے ہندی زبان کی اہمیت پر روشنی ڈالی۔

محمد عیسیٰ رانا نے اپنا مقالہ پیش کرتے ہوئے کہا کہ آج یہاں کھڑے ہو کر ہندی کی بات کرنا ہمارے لیے خاص اہمیت کا حامل ہے کیونکہ ہم اردو کے طالب علم ہیں۔ شاید کسی کے دل میں یہ سوال آئے کہ اردو کا طالب علم ہو کر یوم ہندی پر، ہندی کے تعلق سے بات کیوں؟ تو میرا جواب بہت صاف اور واضح ہے کہ ہمیں زبانوں کے مقابلے سے بچنا چاہئے بلکہ ایک دوسرے کا ہم سفر بننا چاہئے۔ اردو پڑھنے کا مطلب ہرگز ہندی سے دوری نہیں ہے اور ہندی سے محبت کرنے کا مطب اردو سے بے وفائی نہیں ہے۔ کیونکہ زبان کسی ایک فرد، قوم، یا فرقے کی جاگیر نہیں ہوتی۔ زبان پر سب کا حق ہوتا ہے۔ ہندی اسی مٹی کی، اسی سماج کی آواز ہے جس میں ہم رہتے ہیں۔ بس میں یہی کہوں گا کہ اگر ہندی کو عروج دینا ہے تو ایسا نہیں کہ یوم ہندی پر بڑی بڑی تقریریں کریں، اسٹیج سجائیں بلکہ اسے اپنی عملی زندگی میں جگہ دیں۔

پروگرام میں اظہار خیال کرتے ہوئے ڈاکٹر ارشاد سیانوی نے کہا کہ یوم ہندی کے مبارک موقع پر ہندی اور اردو پڑھنے والوں کو میں مبارک باد دیتا ہوں کیونکہ کہ ہندی کے ساتھ اردو اور اردو کے ساتھ ہندی کا قدیمی رشتہ ہے۔ ابتدا سے ہی ہمارے بزرگوں نے، ادبا و شعرا نے اردو اور ہندی کو ایک دوسرے کے قریب لانے کی کوششیں کی ہیں۔ حضرت امیر خسرو نے اپنی شاعری اور تحریروں میں ہندی کا خوب استعمال کیا ہے۔ گاندھی جی انگلینڈ جا کر وکالت پڑھ کر آئے لیکن ہندوستان واپس آ کر اپنے تمام کام ہندی زبان میں ہی کرتے تھے اور اردو میں دستخط کرتے تھے۔ اسی طرح دیگر ادبا و شعرا نے ہندی اور اردو کے آپسی رشتے کو فروغ دینے کی کامیاب کوششیں کی ہیں۔

ڈاکٹر شاداب علیم نے کہا کہ آج شعبۂ اردو یوم ہندی منا رہا ہے۔ اردو ہو یا ہندی دونوں زبانیں ہی کھڑی بولی سے نکلی ہیں، دونوں بہنیں ہیں۔ ہندی اور اردو ایک ایسی لڑی میں پیوست ہیں جن کو الگ نہیں کیا جاسکتا۔ دونوں کی گرامر ایک ہے۔ دونوں زبانوں کا طریقۂ کار ایک ہی ہے۔ ہندی ہماری مشترکہ تہذیب کی علامت ہے۔ زبان پر سب کا حق ہوتا ہے اور جو زبان دیگر زبانوں کو ضم کرنے کا مادہ اپنے اندر رکھتی ہے وہ یقیناً بڑی زبان ہوتی ہے۔ ہم سب کی ذمہ داری ہے کہ اردو کے ساتھ ساتھ ہندی کے فروغ کے لیے بھی کام کریں۔ دونوں زبانوں کی حفاظت اور آگے بڑھائیں۔ شعبے کے استاد ڈاکٹر آصف علی نے یوم ہندی کی مبارکباد پیش کرتے ہوئے کہا کہ ہندی اور اردو دونوں زبانیں ایک دوسرے کے بہت قریب ہیں۔ لیکن ابتدا سے ہی یہ تضاد بھی بنا ہوا ہے کہ بہت سے لوگ اردو زبان کو مسلمانوں کی زبان سمجھتے ہیں جب کہ ہندی اور اردو یہیں پیدا ہوئیں اور ہندی کی طرح اردو بھی ہندو اور مسلمان سبھی بولتے ہیں اور ہر جگہ ہندی اور اردو زبانوں کا ستعمال ہو رہا ہے۔ اس موقع پر کثیر تعداد میں طلبہ وطالبات موجود رہے۔

راہی معصوم رضا کی صد سالہ سالگرہ کے موقع پر ادبی تقریب کا انعقاد

لکھنؤ: اردو کے معروف ناول نگار اور اسکرین رائٹر راہی معصوم رضا کی صد سالہ تقریب کے موقع پر بزم ادب کے زیر اہتمام حسین آباد گورنمنٹ کالج لکھنؤ میں ایک خصوصی ادبی تقریب کا انعقاد کیا گیا۔ تقریب کے مہمان خصوصی ڈاکٹر پردیپ کمار، جوائنٹ ڈائریکٹر سیکنڈری ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ، حکومت اتر پردیش تھے۔ پروفیسر فائزہ عباسی، پروگرام ڈائریکٹر، یو جی سی، علی گڑھ مسلم یونیورسٹی، علی گڑھ، ڈاکٹر اے ایچ رضوی، ریجنل ڈائریکٹر، اندرا گاندھی نیشنل اوپن یونیورسٹی، سری نگر، سید محمد حسنین، سابق انسپکٹر جنرل، سی آر پی ایف، دہلی، سید آصف جاہ، وزٹنگ پروفیسر، بمبئی یونیورسٹی، ممبئی، امت کمار، پرنسپل، حسین آباد گورنمنٹ کالج، یاسمین افسر، سیکشن آفیسر، سیکریٹریٹ، اتر پردیش، شاہانہ عرفان اور ڈاکٹر زلفیہ خانم سمیت دیگر معززین نے تقریب میں اظہار خیال کیا۔ پروگرام کا مقصد راہی معصوم رضا کی ادبی اور تخلیقی خدمات کو خراج تحسین پیش کرنا اور نئی نسل کو ان کے ادب سے متعارف کرانا تھا۔ طلباء نے راہی معصوم رضا کی زندگی، ادب اور تخلیقی خدمات پر مختلف پریزنٹیشنز پیش کیں۔ صد سالہ تقریبات کے کوآرڈینیٹر ڈاکٹر مرزا شفیق حسین شفق نے جشن کے اختتام پر تمام مہمانوں اور کالج کے اساتذہ اور طلباء وطالبات کا شکریہ ادا کیا۔

'نتیش کمار نے کہا تھا کہ یو سی سی بہار میں نافذ نہیں ہوگا'

امت شاہ کے بیان پر شیام رجک کا ردعمل آیا سامنے

پٹنہ: مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ کی جانب سے لوک سبھا انتخابات 2029 سے قبل ملک کی 21 بی جے پی-این ڈی اے اقتدار والی ریاستوں میں یکساں سول کوڈ (یو سی سی) نافذ کرنے والے بیان کے بعد سیاسی رد عمل کا سلسلہ جاری ہے۔ بی جے پی کی اتحادی جماعت جے ڈی یو کے لیڈر شیام رجک نے کہا ہے کہ یہ بل پارلیمنٹ میں آیا تھا، تو ہمارے لیڈر (نتیش کمار) نے صاف لفظوں میں کہا تھا کہ وہ بل کی حمایت تو کرتے ہیں، لیکن اسے اپنی ریاست میں نافذ نہیں ہونے دیں گے۔ ہم آج بھی اپنی اسی بات پر قائم ہیں۔

کھن کھن جی گرلز پی جی کالج میں آکاش وانی ٹیم کا کیمپس ڈائری پروگرام

کیمپس ڈائری طالبات کی مجموعی ترقی کے لئے ایک نئی پہل: پروفیسر ریشماں پروین

لکھنؤ۔ کیمپس ڈائری کے عنوان سے آکاشوانی اردو پروگرام کے تحت، آکاشوانی اردو کی ایک ٹیم نے کھن کھن جی گرلز پی جی کالج کا دورہ کیا۔ آکاش وانی کی ٹیم میں اردو پروگرام انچارج آصف اقبال، محترمہ ناہید اور محترمہ شازیہ خان شامل تھیں۔ آکاشوانی ٹیم نے طالبات کی تخلیقات (غزل) اور کہانیاں ریکارڈ کیں۔ اس پروگرام میں سب سے پہلے بی اے تھرڈ ایئر کی طالبہ ادیبہ خان نے اپنا مضمون پیش کیا کہ کہانی کیا ہے، اس کی ابتدا کیسے ہوئی اور کہانی لکھنے میں کیسے تبدیلیاں آ رہی ہیں۔ ان کے بعد بی اے تھرڈ ایئر کی طالبہ سمیرا ملک نے اپنی کہانی "نورزاد" سنائی جس میں انہوں نے اس سماجی رسم و رواج پر طنز کیا کہ لوگ صرف شکل دیکھ کر ہی انسان کی زندگی کا فیصلہ کرنے لگتے ہیں اور اس کی خوبیوں کو نظر انداز کر دیا جاتا ہے۔

بی اے فرسٹ ایئر کی طالبہ محترمہ فلک انصاری نے "غزل کیا ہے" کے عنوان سے نہایت آسان اور موثر زبان میں غزل کی خوبیاں بیان کیں۔ ان کا مضمون سب کو پسند آیا۔ ان کے بعد بی اے فرسٹ ایئر کی طالبہ ارم فاطمہ نے اپنی کہی غزل پیش کر کے سب کو مسحور کر دیا۔ آکاشوانی ٹیم نے بھی طلباء سے ریپڈ فائر کے تحت بہت سے سوالات پوچھے، جن کا اطمینان بخش جواب طالبات نے بڑے اعتماد کے ساتھ دیتے ہوئے آکاشوانی ٹیم کو حیران کردیا۔

اردو پروگرام کے انچارج آصف اقبال نے طالبات سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ "کیمپس ڈائری کے تحت، ہم یہ پروگرام شہر کے کالجوں اور یونیورسٹیوں میں طلباء سے براہ راست ملاقات کے لیے منعقد کرتے ہیں۔ ان کے مسائل سن کر اور شخصیت کی نشوونما کے لیے انھیں مناسب رہنمائی فراہم کر کے، ہم انھیں زندگی میں کامیاب ہونے میں مدد دے سکتے ہیں۔" کالج کی پرنسپل پروفیسر انشو کیڈیا نے آکاشوانی کے اردو پروگرام کی ٹیم کا تہہ دل سے خیر مقدم کیا اور آکاش وانی ٹیم کی کیمپس میں آمد کو طالبات کی شخصیت کی نشوونما کے لیے بہت اہم قرار دیا۔

یہ پورا پورگرام کھن کھن جی گرلز پی جی کالج میں شعبہ اردو کی صدر پروفیسر ریشما پروین کی رہنمائی میں ترتیب دیا گیا۔ پروفیسر ریشما پروین نے بتایا کہ طالبات نے پروگرام میں شرکت کے لیے بہت محنت کے ساتھ تیاری کی۔ انہوں نے طالبات کو ان کی کامیابی پر مبارکباد دی۔ پروگرام کے اختتام پر آل انڈیا ریڈیو کی ٹیم، طالبات، کھن کھن جی گرلس پی جی کالج کی پرنسپل پروفیسر انشو کیڈیا اور شعبہ اردو کی صدر پروفیسر ریشما پروین، سبھی نے اس بات پر اتفاق کیا کہ یہ پروگرام اتنے خوشگوار ماحول میں منعقد ہوا کہ یہ بتانا مشکل ہے کہ یہ آل انڈیا ریڈیو کا اردو پروگرام تھا یا خاندانی محفل۔ طلباء نے اس پروگرام سے بہت کچھ سیکھا، اور پروگرام کا مقصد بھی یہی تھا۔

گنے کی قیمت 500 روپے کرنے کا مطالبہ، ایس ڈی ایم کو دیا میمورنڈم

بھارتیہ کسان سنگھ کی ایس ڈی ایم دفتر کے احاطے میں میٹنگ کا انعقاد

دیوبند (عارف عثمانی) دیوبند بھارتیہ کسان سنگھ نے سب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے دفتر کے احاطے میں ایک میٹنگ کا اہتمام کیا۔ اس کے بعد، ایس ڈی ایم، دیوبند کو ایک میمورنڈم پیش کیا گیا، جس میں حکومت سے گنے کی قیمت میں 100 روپے تک اضافہ کرنے کا مطالبہ کیا گیا۔ دیگر مطالبات کے ساتھ نئے سیزن میں 500 روپے فی کوئنٹل۔ پیر کو دیوبند اور ناگل علاقوں کی مشترکہ میٹنگ میں کسان لیڈر شیاموریتا گی نے ریاستی حکومت سے کسانوں کو دی جانے والی سمان ندھی کو بڑھا کر 12 ہزار روپے کرنے کا مطالبہ کیا۔

وکرم سنگھ پنڈیر نے کسانوں کو آوارہ جانوروں کی پریشانی سے راحت فراہم کرنے کا مطالبہ کیا۔ راجندر تیاگی نے مطالبہ کیا کہ گنے کی قیمت 500 روپے فی کوئنٹل قرار دی جائے۔ میٹنگ کے بعد حکومت کے نام ایک میمورنڈم ایس ڈی ایم وجے پرتاپ سنگھ کو سونپا گیا۔ اس دوران اتم شرما، دھیریندر تیاگی، مانی کانت بھردواج، موہت سنگھ، پپو شرما، نریش اپادھیائے، آدیش تیاگی وغیرہ موجود تھے۔

یوگی آدتیہ ناتھ کی قیادت میں 2027 میں بی جے پی کی حکومت قائم ہوگی: جسونت سینی

نوجوانوں اور تمام طبقات کے اعتماد کی وجہ سے بی جے پی اتر پردیش میں مزید مضبوط ہو رہی ہے

دیوبند (عارف عثمانی) اتر پردیش حکومت کے وزیر مملکت برائے صنعت جسونت سینی نے ایک پروگرام کے دوران کہا کہ بی جے پی کے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ کی قیادت میں اتر پردیش میں تیسری مرتبہ بی جے پی کی حکومت قائم ہوگی۔

انہوں نے کہا کہ بی جے پی کی حکومت کی جانب سے کرائے جانے والے ترقیاتی امور اور عوام کا اعتماد اسمبلی الیکشن 2027 میں کامیابی کی بڑی بنیاد ہوگی۔ پیر کے روز وزیر مملکت جسونت سینی روی داس مارگ پر واقع کو آپریٹو بینک کے صدر چودھری راج پال سنگھ کی رہائش گاہ پر پارٹی کارکنان سے گفتگو کر رہے تھے اس دوران انہوں نے کہا کہ عوام کے تعاون سے بی جے پی ایک مرتبہ پھر اتر پردیش کے اقتدار میں واپس آئے گی۔ انہوں نے سماجوادی پارٹی کے پی ڈی اے پر تنقید کرتے ہوئے کہا کہ سماجوادی پارٹی کی پی ڈی اے کی سیاست کا مطلب پرایا دھن اپنا ہے۔ انہوں نے الزام عائد کرتے ہوئے کہا کہ سماجوادی پارٹی کے دور اقتدار 2012 سے 2017 کے دوران غنڈہ گردی، فسادات، بدعنوانی اور قانونی بدنظمی کی وجہ سے پورے صوبہ کی حالت بدتر رہی۔ جسونت سینی نے کہا کہ اتر پردیش کے عوام اب دوبارہ سے بدنظمی اور غنڈہ گردی والا ماحول نہیں چاہتے۔ کو آپریٹو بینک کے صدر چودھری راج پال سنگھ نے کہا کہ بی جے پی اتر پردیش کی سبھی سیٹوں پر کامیابی کے لیے آگے بڑھ رہی ہے انہوں نے کہا کہ نوجوانوں، کسانوں، غریب، مزدور، پسماندہ اور دلت سماج کے تعاون نے بی جے پی کو مزید مضبوط کیا ہے۔ اس دوران بی جے پی کے ضلع نائب صدر سندیپ شرما ایڈوکیٹ، میونسپل رکن روندر چودھری، چودھری چرن سنگھ، موہت کمار اور سریندر پردھان سمیت بڑی تعداد میں کارکنان موجود ہے۔

ملکا پور سملی میں پنجرے میں قید ہوا تیندوا، اب تک 14 پکڑے گئے

تحصیل ٹھاکردوارہ علاقے میں تیندوا پکڑنے کی کارروائی جاری

ذاکر علی بیگ

مراد آباد (صحافت بیورو) ٹھاکردوارہ تحصیل کے علاقے میں تیندوا پکڑنے کے آپریشن کے تحت، اتوار کی صبح ملکا پور سملی گاؤں میں ایک اور تیندوا پھندے کے پنجرے میں پھنس گیا۔ محکمہ جنگلات کی ٹیم نے کامیابی سے تیندوے کو پکڑا۔ اس کے ساتھ آپریشن کے تحت اب تک 14 چیتوں کو ٹریپ کیجز کے ذریعے قید کیا جا چکا ہے۔

ضلع مراد آباد میں 3 اگست سے تیندووں کی موجودگی نے گاؤں والوں میں خوف و ہراس پھیلا دیا ہے۔ دیہی افراد اتراکھنڈ سے متصل 50 سے زیادہ دیہاتوں میں تیندووں کی نقل وحرکت اور حملوں سے پریشان ہیں۔ گزشتہ ماہ تیندوے کے حملوں میں چار دیہی افراد ہلاک ہو چکے ہیں جن میں تین خواتین بھی شامل ہیں۔ مسلسل حملوں نے گاؤں والوں کی تشویش میں اضافہ کر دیا ہے۔ ایک واقعہ میں ایک تیندوا ایک سوئے ہوئے دیہاتی کو گھسیٹ کر جنگل میں لے گیا جہاں اس کی مسخ شدہ لاش ملی۔ ان واقعات کے بعد محکمہ جنگلات کی ٹیمیں متاثرہ علاقوں میں نگرانی اور پکڑنے کے کاموں میں مصروف ہیں۔ ٹریپ کیجز اور کیمرہ ٹریپس کے ذریعے تندووں کی نقل وحرکت پر نظر رکھی جا رہی ہے۔

طلبہ وطالبات ہندی زبان کے فروغ میں اپنا خصوصی تعاون دیں: ڈاکٹر محمد اخلاق

اسلامیہ ڈگری کالج دیوبند میں یوم ہندی کے موقع پر پروگرام کا انعقاد

دیوبند (عارف عثمانی) اسلامیہ ڈگری کالج دیوبند میں یوم ہندی نہایت جوش وجذبہ کے ساتھ منایا گیا۔ واضح ہو کہ 14 ستمبر 1949 کو آئین ساز مجلس نے ہندی زبان کو دیوناگری رسم الخط میں اس ملک کی زبان کے طور پر رائج کیا تھا اور قومی زبان تشہیر کمیتی وردھا کے مشورہ پر پہلی مرتبہ 14 ستمبر 1953 کو سرکاری طور سے یوم ہندی منایا گیا۔ دراصل یوم ہندی منانے کا مقصد اپنی مادری زبان کے

فرضی نکلی 5.60 لاکھ روپے اور سونے چاندی کے زیورات کی لوٹ

سراف کے نوکر نے کی تھی امانت میں خیانت، تین گرفتار

ذاکر علی بیگ

مراد آباد (صحافت بیورو) بھوجپور پولس اسٹیشن، اسپیشل آپریشن گروپ (ایس او جی) اور سرویلنس ٹیم نے دھوکہ دہی اور لاکھوں روپے اور سونے کے زیورات کی چوری کے کیس کا پردہ فاش کیا ہے۔ پولس نے 5 لاکھ روپے نقد، سونے کے تین ہار، ایک ٹیکہ، سفید دھات کے دو زیورات اور جرم میں استعمال ہونے والی موٹر سائیکل برآمد کی۔

منڈی روڈ، کٹگھر تھانہ مرادآباد، منیش ولد بسنت کشیپ ساکنہ سورج نگر، پیتل نگری اور ہرش ولد ہرپال ساکنہ کملا دہار، پیتل نگری، کٹگھر تھانہ کو گرفتار کیا ہے۔ گرفتار ملزمان کے قبضے سے پانچ لاکھ روپے نقد، تین سونے کے ہار اور ماتھے کا ٹیکہ برآمد ہوا۔ برآمد شدہ زیورات کا کل وزن 104.21 گرام بتایا جاتا ہے۔ پولیس کے مطابق ملزم ہرش کے خلاف بھوجپور پولیس اسٹیشن میں موجودہ کیس کے

محمد بن سلمان اور سربراہ امریکی مرکزی کمان کی ملاقات، خطے کی تازہ ترین صورتِ حال پر گفتگو

ریاض: سعودی پریس ایجنسی (ایس پی اے) کی رپورٹ کے مطابق سعودی ولی عہد شہزادہ محمد بن سلمان نے پیر کے روز جدہ میں امریکی سینٹرل کمانڈ کے سربراہ ایڈمرل بریڈ کوپر سے ملاقات کی۔ رپورٹ میں مزید کہا گیا کہ فریقین نے دوطرفہ تعلقات اور خطے میں ہونے والی تازہ ترین پیش رفت کا جائزہ لیا۔ جیسا کہ یمن میں کشیدہ ہوتی ہوئی صورتِ حال پر ریاض اور واشنگٹن کے درمیان رابطے کے سلسلے میں محمد بن سلمان نے امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ سے کئی بار بات چیت کی تھی، اس معاملے سے واقف ذرائع نے گذشتہ ہفتے بتایا تھا۔ ایک ذریعے نے '**العربیہ**' کو بتایا، ٹرمپ نے محمد بن سلمان کو یقین دہانی کروائی کہ امریکہ انٹیلی جنس اور اہداف کی نشاندہی میں مدد فراہم کرے گا کیونکہ ایران کی حمایت یافتہ حوثی ملیشیا یمن کے بحیرۂ احمر کے ساحلی علاقے میں نمایاں پیش قدمی کر رہی ہے۔

صیہونی فوج میں خودکشی کا ایک اور واقعہ؛ دس دنوں میں یہ چھٹی ہلاکت

تل ابیب: عبرانی ذرائع کے مطابق قابض اسرائیلی فوج کے ریزرو دستے سے تعلق رکھنے

والے ایک فوجی نے پیر کے روز تل ابیب شہر میں اپنے ذاتی ہتھیار سے خودکشی کر لی۔ اس فوجی کو چند روز قبل ہی ایک محاذ پر فوجی خدمات کے لیے دوبارہ حاضری کا نیا نوٹس موصول ہوا تھا۔ اطلاعات کے مطابق گذشتہ دس دنوں کے اندر صیہونی فوج کے میں خودکشی کا یہ چھٹا واقعہ ہے۔ اس بڑھتے ہوئے رجحان کا بنیادی سبب غزہ کی پٹی پر جاری تباہ کن جنگ اور اس کے نتیجے میں ریزرو فوجیوں کو درپیش شدید نفسیاتی دباؤ اور سنگین بحران بتائے جا رہے ہیں۔ قابض فوج کی جانب سے بار بار ریزرو فوجیوں کی طلبی، طویل مدت تک محاذوں پر تعیناتی اور جنگی حالات کی سختیوں نے ان فوجیوں کی ذہنی صحت کو تباہ کر کے رکھ دیا ہے، جس کے باعث فوج کے اندر اندرونی بحران گہرا ہوتا جا رہا ہے۔

صیہونی فوج میں بڑھتے ہوئے نفسیاتی مسائل: اسرائیلی رپورٹس پہلے بھی اس بات کا اعتراف کرتی رہی ہیں کہ طویل جنگ اور بار بار کی طلبی کی وجہ سے فوجیوں کو لاحق ہونے والے نفسیاتی صدمات پر قابض فوجی اسٹیبلشمنٹ شدید تشویش میں مبتلا ہے۔ صیہونی عسکری نظام ان جنگی صدمات سے نبرد آزما ہونے میں مسلسل ناکامی کا شکار ہے، جس سے اس فوج کی اندرونی کمزوریاں اور جنگی دباؤ کھل کر سامنے آ رہے ہیں۔

قابض اسرائیل مسجد اقصیٰ پر اپنی اجارہ داری سخت کر رہا ہے، اردن سمیت مسلمان ممالک حرکت میں آئیں: القدس فاؤنڈیشن

غزہ: انٹرنیشنل القدس فاؤنڈیشن نے مسجد اقصیٰ کے اندر رونما ہونے والے واقعات پر پردہ پوشی کو پختہ کرنے کے لیے قابض اسرائیل کی طرف سے بڑھتی ہوئی پالیسی کے بارے میں خبردار کیا ہے۔ ادارے کا ماننا ہے کہ مقبوضہ بیت المقدس میں اسلامی اوقاف کی اس صلاحیت کو معطل کرنا جس کے ذریعے وہ جارحیت اور خلاف ورزیوں کی عکاسی عرب و اسلامی امت اور دنیا تک پہنچاتا ہے، اس کی ذمہ داریوں کو بے معنی کرنے اور اسے ختم کرنے کی تیاری کی وسیع تر کوشش کا حصہ ہے۔ انٹرنیشنل القدس فاؤنڈیشن نے اپنے ایک پریس بیان میں اس بات کی طرف اشارہ کیا کہ مسجد اقصیٰ پر طویل جارحیت کے موسم کا پہلا دن یعنی تیرہ ستمبر کو 593 یہودی آباد کاروں کی طرف سے مسجد میں دھماکے کی صورت میں سامنے آیا۔ یہ دن عام طور پر یہودی رسومات مسلط کرنے کی کوششوں کا ایک نیا پڑاؤ ہوتا ہے، جن میں سب سے نمایاں صور پھونکنا ہے، جبکہ دوسری طرف مسجد کے اندر سے تصویر کا مکمل طور پر غائب ہونا اس بات کو اجاگر کرتا ہے کہ مسجد اقصیٰ میں کیا ہو رہا ہے اسے جاننے اور دستاویزی شکل دینے کے معاملے میں عرب اور اسلامی دنیا کتنی بے بس ہے، اس کے علاوہ اس کا دفاع کرنے اور اس کی حفاظت کرنے میں بھی شدید غفلت برتی جا رہی ہے۔ انٹرنیشنل القدس فاؤنڈیشن کا کہنا ہے کہ موجودہ بے بسی کی حالت اس جامع میڈیا بلیک آؤٹ کی پالیسی کا نتیجہ ہے جسے قابض اسرائیل نے تدریجی طریقے سے نافذ کرنے پر کام کیا ہے۔ اس نے اپنے پہلے مراحل میں جلاوطنی، گرفتاریوں اور گھروں کی مسماری کے ذریعے مسجد اقصیٰ کے محافظوں کو نشانہ بنایا، اور ساتھ ہی مسجد کے اندر پیش آنے والے واقعات کو رائے عامہ تک پہنچانے میں ان کے کردار کو کمزور کیا۔ اس تناظر میں فاؤنڈیشن نے اٹھائیس جولائی سنہ 2020ء کو بیت المقدس کے وقف ڈائریکٹر کی طرف سے جاری کردہ سرکولر پر بھی روشنی ڈالی۔

فلسطین میں نومبر میں ہونے والے قومی کونسل کے انتخابات ملتوی ہو سکتے ہیں: دانشور

ایک فلسطینی سیاسی تخمینے میں یہ امکان ظاہر کیا گیا ہے کہ آئندہ اٹھائیس نومبر کو طے شدہ قومی کونسل کے انتخابات کو مؤخر کیا جا سکتا ہے۔ اس میں یہ بھی واضح کیا گیا ہے کہ صدارتی فرامین اور بیرون ملک نمائندوں کے انتخاب کے طریق کار پر مسلسل تنازعہ، قابض اسرائیل اور امریکہ کی طرف سے دباؤ، اور تحریک فتح کے اندرونی اختلافات ایسے عوامل ہیں جن کی وجہ سے مقررہ وقت پر انتخابات کا انعقاد سب سے کم ممکنہ منظرنامہ بن چکا ہے۔

مرکز اطلاعات فلسطین کے لیے کالم نگار عریب الرنتاوی کی تیار کردہ اس تخمینے کی رپورٹ میں اشارہ دیا گیا ہے کہ انتخابی عمل کے آغاز ہی سے صدارتی فرامین اور ترامیم کا ایک ایسا سلسلہ شروع ہو گیا تھا جس نے وسیع پیمانے پر تنازعے کو جنم دیا۔ اس کا آغاز قانون ساز کونسل کے ارکان کی تعداد بڑھا کر دو سو تک کرنے اور نئے قومی کونسل کے ڈھائی سو ارکان میں 'اندرون' کی نمائندگی کے ساتھ ان کا جوڑ لگانے سے ہوا، جبکہ بیرون ملک نمائندوں کے انتخاب کا طریقہ کار تقرری، توافق یا جسے 'انتخابی اجتماعات' کہا جاتا ہے، کے لیے کھلا رکھا گیا۔

رپورٹ میں خبردار کیا گیا ہے کہ بعد میں آنے والے ایک فرمان کے ذریعے قانون ساز کونسل کے ارکان کی تعداد کو دوبارہ ایک سو بتیس کر دیا گیا، تقرری کے ذریعے کورم کو دو سو ارکان تک پورا کیا گیا۔ تخمینے میں یہ بات سامنے آئی ہے کہ ان تبدیلیوں نے اس کے علاوہ صدارتی انتخابات کو اگلے سال کی پہلی سہ ماہی تک مؤخر کرنے جیسے امور نے، انتخابی عمل کے محرکات اور اس کے سیاسی پس منظر کے حوالے سے کئی سوالات کو جنم دیا ہے۔

فلسطینی سیاسی نظام کی از سرِ نو تشکیل پر تنازعہ: تخمینے کے مطابق زیرِ بحث انتخابات کسی ▯مہ گیر قومی اتفاق رائے کے پس منظر میں سامنے نہیں آ رہے، بلکہ یہ سیاسی تقسیم اور ان کے مقاصد کے حوالے سے اٹھنے والے سوالات کے درمیان ہو رہے ہیں۔ ناقدین کا خیال ہے کہ یہ انتخابات فلسطینی سیاسی نظام کی ایسی 'از سرِ نو تشکیل' کا حصہ ہو سکتے ہیں جو اسے امریکی اور قابض اسرائیل کے فیصلوں کے نتائج کے ساتھ زیادہ مطابقت رکھنے کے قابل بنائے۔ رپورٹ میں یہ بھی اشارہ دیا گیا ہے کہ تنازعہ صرف انتخابی طریقہ کار تک محدود نہیں رہا، بلکہ اس کا دائرہ کار بیرون ملک فلسطینیوں کی نمائندگی کے مسئلے تک بھی پھیل گیا۔ اس دوران اردن اور قابض اسرائیل میں موجود چھ ملین سے زائد فلسطینیوں کو قومی کونسل کی

نمائندگی سے باہر رکھے جانے کی اطلاعات بھی گردش کرتی رہیں، جسے تخمینے میں فلسطینی نمائندگی کے دائرے کی نئی تعریف قرار دیا گیا ہے۔

تخمینے میں انتخابی کامیابی کی حد کو کم کر کے ایک فیصد کرنے پر بھی غور کیا گیا اور یہ مؤقف اختیار کیا گیا کہ اس قدم سے دھڑوں کی نمائندگی کے مقابلے میں افراد، مقامی فہرستوں اور قبائلی نمائندگی میں اضافہ ہو سکتا ہے، جس سے کونسل کی ماہیت اور اس کے سیاسی و قانون ساز کردار میں تبدیلی آ سکتی ہے۔

دھڑے، شرکت اور اعتراضات کے درمیان: تخمینے کے مطابق وطنی و اسلامی عمل کے بیشتر دھڑوں نے انتخابی مرحلے میں حصہ لینے کے لیے آمادگی ظاہر کی ہے، حالانکہ اس کے کہ انہیں بہت سی شروط اور کارروائیوں پر اعتراضات ہیں، بالخصوص تقرری، 'انتخابی اجتماعات' اور اس عمل کے ساتھ جڑی ہوئی پابندیوں پر تحفظات ہیں۔

رپورٹ میں اس بات کی نشاندہی کی گئی ہے کہ پاپولر فرنٹ فار لبریشن آف فلسطین نے اس معاملے کو مؤخر کرنے کی ایک انوکھی پہل کی ہے تاکہ ایسے قومی مباحثوں کے لیے موقع فراہم کیا جا سکے جو انتخابات سے آگے بڑھ کر فلسطینی چیلنجز کا مقابلہ کرنے کے لیے ایک قومی لائحہ عمل کی تشکیل پر منتج ہونے والے سمجھوتوں تک پہنچیں۔

دوسری طرف متعدد فلسطینی شخصیات، کمیونٹیز اور اقدامات کی طرف سے انتخابات کے بائیکاٹ کی کالیں بھی سامنے آئیں، جو اندازے کے مطابق "پہلے سے طے شدہ انجینئرنگ"، باہر کرنے والی شروط اور تقرری کے وسیع دائرے کے خلاف احتجاج ریکارڈ کرا رہی تھیں۔ تاہم زیادہ تر مزاحمتی دھڑوں کے اس عمل میں اترنے کے فیصلے کی وجہ سے یہ کالیں بائیکاٹ کی کسی بڑی لہر میں تبدیل نہیں ہو سکیں۔

انتخابات کے انجام کے لیے چار منظرنامے: تخمینے میں انتخابات کے انجام کے لیے چار ممکنہ منظرنامے پیش کیے گئے ہیں، جن میں سب سے نمایاں اور سب سے زیادہ متوقع منظرنامہ انتخابی مرحلے کا التواء ہے، خواہ یہ کسی متبادل تاریخ کے تعین کے ذریعے ہو یا تاریخ کو کھلا چھوڑنے کے ذریعے، جو عملی طور پر اس کے خاتمے کا سبب بن سکتا ہے۔ تخمینہ اس احتمال کو قابض اسرائیل اور امریکہ کے دباؤ کے ساتھ ساتھ انتخابی نتائج کے ان خدشات سے بھی جوڑتا ہے جو فلسطینی سیاسی نظام کے اندر طاقت کے توازن کو تبدیل کرنے کا باعث بن سکتے ہیں۔ جہاں تک دوسرے منظرنامے کا تعلق ہے تو وہ موجودہ ادارہ جاتی صورت حال کو برقرار رکھتے ہوئے انتخابات کو مؤخر کرنا یا ختم کرنا ہے۔ جب کہ تیسرا منظرنامہ سنہ دو ہزار چھ میں منتخب ہونے والی قانون ساز کونسل کو دوبارہ فعال کرنے اور تقرری کے ذریعے اس کی خالی نشستوں کو پُر کرنے کی تجویز پیش کرتا ہے، جو اندرون اور بیرون ملک سے مقرر کردہ ارکان کے ذریعے قومی کونسل کے کورم کو مکمل کرنے کے موازی ہے۔

چوتھا منظرنامہ مقررہ وقت پر انتخابات کا انعقاد ہے، جو کہ سب سے کم متوقع ہے، کیونکہ تخمینے کے مطابق تحریک فتح کے اندر مصالحت مکمل ہونے یا انتخابی اتحاد طے پانے سے پہلے اس کو آگے بڑھانا ایسے نتائج کا باعث بن سکتا ہے جو سنہ دو ہزار چھ کے انتخابات کے بعد کے بحران کو دوبارہ جنم دے سکتے ہیں، خاص طور پر اس تناظر میں جسے تخمینہ سیاسی عمل کے نتائج پر اثر انداز ہونے کے لیے ممکنہ اسرائیلی مداخلت قرار دیتا ہے۔

نئے قومی ڈھانچے کی تعمیر کی دعوت: اپنی سفارشات میں تخمینے نے مزاحمتی گروپوں، قومی قوتوں، آزاد شخصیات اور عوامی قوتوں سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ فلسطینی سیاسی نظام کے انتظام میں انفرادیت کا مقابلہ کرنے اور فلسطینی تنظیموں اور عوامی یونینوں کو دوبارہ فعال کرنے کے قابل ایک سیاسی قطب کی تعمیر کے لیے ایک "وسیع متحد محاذ" یا "تاریخی بلاک" تشکیل دیں۔ اس نے ایک ایسے قومی جمہوری قطب کو واضح کرنے کی بھی دعوت دی ہے جو نئی نسل کے کارکنوں، شخصیات اور روایتی سیاسی فریم ورک سے باہر کے اقدامات کو شامل کرے، تاکہ وہ سیاسی نظام کے اندر توازن کا عنصر بن سکے اور قومی تحریک کی تشکیل نو اور اس کے اداروں اور آلات کی تجدید میں حصہ لے سکے۔

اسلامی اتحاد اور سلطنت عمان کا دہشت گردی کے خلاف جنگ میں تعاون بڑھانے پر اتفاق

عمان: اسلامی عسکری اتحاد برائے انسدادِ دہشت گردی کے سکریٹری جنرل میجر جنرل پائلٹ محمد المغیدی نے عمان کی مسلح افواج کے چیف آف اسٹاف وائس ایڈمرل عبداللہ الرئیسی سے دہشت گردی کے خلاف جنگ کے شعبوں میں صلاحیت سازی اور تجربات کے تبادلے کے طریقوں پر تبادلہ خیال کیا، جو دہشت گردی کے خطرات کا مقابلہ کرنے اور سکیورٹی اور استحکام کو فروغ دینے کے لیے علاقائی اور بین الاقوامی کوششوں کی حمایت میں معاون ہیں۔

دوسری جانب سکریٹری جنرل نے اتحاد کے نمایاں ترین کاموں، اس کے اقدامات اور اس کے چاروں شعبوں فکری، میڈیا، دہشت گردی کی مالی معاونت کے خلاف جنگ اور عسکری شعبے میں اس کے پروگراموں کا جائزہ لیا۔ اس کے ساتھ ساتھ رکن ممالک کی حمایت اور ان کی ادارہ جاتی اور انسانی صلاحیتوں کو فروغ دینے میں اس کی کوششوں کا ذکر کیا۔

اسی تناظر میں ملاقات میں اسلامی اتحاد میں اقدامات کے فنڈ کے کردار، اس کے مقاصد اور کام کے طریقوں اور رکن ممالک کے لیے ترجیحی تزویراتی اقدامات کی مالی اعانت میں اس کے تعاون اور دہشت گردی کے خلاف جنگ کے مختلف شعبوں میں معیاری پروگراموں اور پائیدار منصوبوں پر عمل درآمد کرنے کے لیے ان کو با اختیار بنانے پر بات چیت کی گئی۔ اتحاد کے سکریٹری جنرل اور ان کے ساتھ آنے والے وفد نے سلطنتِ عمان میں میری ٹائم سکیورٹی سینٹر کا دورہ کیا اور مرکز کے سربراہ کموڈور عبداللہ بن علی الہاجری سے ملاقات کی۔ وفد نے ایک تعارفی بریفنگ سنی جس میں مرکز کے دائرہ کار اور اس کے آپریشنل فرائض، بحری پوزیشن کی نگرانی میں اختیار کیے جانے والے کام اور رابطہ کاری کے طریقوں کے علاوہ بحری نقل و حرکت کی سکیورٹی اور سلامتی کی حمایت کرنے اور ممکنہ خطرات سے نمٹنے میں اس کے کردار کا احاطہ کیا گیا۔

سکریٹری جنرل نے ان ساز و سامان اور صلاحیتوں کا جائزہ لیا جو مرکز میں موجود ہیں اور نگرانی، فالو اپ، معلومات کے تبادلے اور متعلقہ اداروں کے درمیان رابطہ کاری کے شعبوں میں فرائض سرانجام دیتا ہے۔ اس کے علاوہ بحری ماحول میں دہشت گردی کے خطرات اور سرحد پار جرائم کا مقابلہ کرنے میں اس کے کردار کا مشاہدہ کیا، جو تیاری اور ردعمل کی رفتار کو بڑھاتا ہے اور سمندری راہ داریوں کی سکیورٹی اور نقل و حرکت کی سلامتی کے تحفظ میں معاون ہے۔ میجر جنرل المغیدی نے سکیورٹی اور استحکام کے فروغ کے لیے سلطنتِ عمان کی کوششوں کو سراہا اور اس بات پر زور دیا کہ اسلامی اتحاد اس کے ساتھ تعاون کے افق کو وسیع کرنے اور تجربات کا تبادلہ کرنے کا خواہاں ہے، جو رکن ممالک کی امنگوں کو پورا کرتا ہے اور دہشت گردی کے خلاف جنگ میں مشترکہ بین الاقوامی کارروائی کے نظام کو مضبوط کرتا ہے۔

اسیر یوسف غوانمہ کی وفات پر فلسطینی اسیران کے اداروں کی طرف سے سوگ کا اعلان

غزہ: اسرائیلی زندانوں میں قید فلسطینی اسیروں کے حقوق کے لیے سرگرم اداروں نے رام اللہ کے جلزون پناہ گزین کیمپ سے تعلق رکھنے والے مجاہد اور سابق اسیر باون سالہ یوسف غوانمہ کی وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا ہے۔ وہ گذشتہ صبح اس طویل جہاد اور جدوجہد کے بعد انتقال کر گئے جس کے دوران انہوں نے سزاؤں اور انتظامی حراست کے تحت قابض صہیونی عقوبت خانوں میں دس سال سے زائد کا عرصہ گزارا۔

موصوف نے جون سنہ 2024ء میں رہائی سے پہلے انتظامی حراست کے تحت اپنی حراست کا آخری تجربہ دو سال تک برداشت کیا تھا۔ جبکہ ان کے دو بیٹے، مسلم اور عبیدہ غوانمہ ابھی تک قابض صہیونی عقوبت خانوں میں قید ہیں، ان میں سے ہر ایک ساڑھے تین سال قید کی سزا کاٹ رہا ہے۔ مسلم نفحہ جیل میں اور عبیدہ جلبوع جیل میں قید ہیں۔

اداروں نے واضح کیا کہ غوانمہ کا خاندان اسیروں کے ہزاروں خاندانوں کی طرح نسل کشی کا جرم شروع ہونے کے بعد سے اپنے بیٹوں سے ملاقات کرنے اور ان کی خیریت دریافت کرنے سے محروم رہا، جو اسیروں کو ان کے خاندانی اور انسانی ماحول سے کاٹ دینے کی ایک سوچی سمجھی پالیسی کا حصہ ہے۔

انہوں نے بتایا کہ غوانمہ کو ان کی حراست کے سالوں کے دوران تشدد، اذیت، سخت اور توہین آمیز سلوک کا نشانہ بنایا گیا، جو ان کی آخری حراست کے دوران بے مثال حد تک بڑھ گیا تھا۔ اس کے علاوہ بار بار حراست میں رہنے اور دل کے پٹھے کی کمزوری کا شکار ہونے کے باوجود طبی دیکھ بھال اور ضروری علاج سے محرومی کی وجہ سے ان کی صحت کی حالت دن بدن ابتر ہوتی چلی گئی۔

اسیروں کے اداروں نے اس بات پر زور دیا کہ غوانمہ جس صحت کی خرابی کا شکار رہے وہ طبی غفلت اور اسیروں کو علاج سے محروم رکھنے کی وسیع تر پالیسیوں کے ساتھ ساتھ قید کی سخت شرائط اور مسلسل تشدد کا حصہ ہے، جس سے بیماروں کی تکلیف میں اضافہ ہوتا ہے اور ان کی جانیں خطرے میں پڑ جاتی ہیں۔ انہوں نے اس بات کی طرف اشارہ کیا کہ قید کا یہ تجربہ اکیلے غوانمہ تک محدود نہیں رہا، بلکہ ان کے بیٹوں تک بھی پھیل گیا، جو اس بات کی عکاسی کرتا ہے کہ اسیروں کے خاندانوں کو کس طرح کے مسلسل اہداف کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ نسل کشی کا جرم شروع ہونے کے بعد سے یہ تکلیف اس وقت اور زیادہ شدید ہو گئی جب اسیروں کو قید تنہائی میں رکھنے کے اقدامات کو سخت کیا گیا، ان کے اہل خانہ سے رابطے منقطع کیے گئے، ملاقاتوں پر پابندی لگائی گئی، انٹرنیشنل کمیٹی آف دی ریڈ کراس کے وفود کی رسائی میں رکاوٹ ڈالی گئی، اور قانونی ملاقاتوں پر سخت پابندیاں عائد کی گئیں۔ اداروں نے اس بات کی طرف اشارہ کیا کہ اسیروں کو ان کے اہل خانہ کی خبروں سے محروم رکھنا تکلیف کے سب سے شدید پہلوؤں میں سے ایک بن چکا ہے، کیونکہ سینکڑوں اسیروں کو اپنے خاندان کے افراد کی وفات یا شہادت کا علم اس کے مہینوں بعد ہوا، جبکہ دیگر خاندانوں نے قید کی سخت حالات میں اپنے بچوں کی ذہنی اذیت بڑھنے کے خوف سے موت کی خبر کو ان سے چھپانے پر مجبور کیا۔

انہوں نے اس بات کی تصدیق کی کہ کسی اسیر کو اس کے خاندان کے انجام سے ناواقف رکھنا، یا خاندان کے کسی فرد کو الوداع کہنے یا بروقت اس کی وفات کی خبر حاصل کرنے سے محروم رکھنا آزادی چھیننے سے بھی بڑھ کر ہے، اور یہ اس کے بنیادی انسانی اور خاندانی حقوق کی پامالی ہے۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ ان پالیسیوں کا جاری رہنا بین الاقوامی برادری اور انسانی حقوق و قانونی اداروں کو اسیروں اور ان کے حقوق کے تحفظ کی ضمانت دینے کا ذمہ دار بناتا ہے۔

پاکستان میں نئے صوبے عوامی سہولت اور بہتر حکمرانی کا راستہ

ارشد احمد شہباز، جرمنی

پاکستان کی بڑھتی ہوئی آبادی، وسیع جغرافیہ اور علاقائی عدم توازن نے ایک اہم سوال ہمارے سامنے لا کھڑا کیا ہے کہ کیا ملک کے موجودہ صوبائی ڈھانچے سے عوام کی بڑھتی ہوئی ضروریات پوری ہو سکتی ہیں یا اب نئے اور با اختیار انتظامی یونٹ ناگزیر ہو چکے ہیں؟

پاکستان تقریباً 25 کروڑ آبادی کا ملک ہے اور رقبے کے اعتبار سے بھی ایک وسیع جغرافیائی خطہ رکھتا ہے۔ شمال سے جنوب تک اس کی لمبائی تقریباً 1600 کلومیٹر جبکہ مشرق سے مغرب تک چوڑائی تقریباً 885 کلومیٹر ہے۔ اتنی بڑی آبادی اور وسیع رقبے کے باوجود ملک میں صرف چار بڑے صوبے ہیں۔ وقت گزرنے کے ساتھ آبادی میں اضافہ ہوا، شہری مراکز پھیل گئے اور عوام کی ضروریات کئی گنا بڑھ گئیں، لیکن انتظامی ڈھانچہ اسی رفتار سے تبدیل نہیں ہوا۔

یہی وجہ ہے کہ مختلف علاقوں سے نئے صوبوں کے مطالبات سامنے آتے رہے ہیں۔ جنوبی پنجاب، ہزارہ اور دیگر خطوں میں اٹھنے والی آوازوں کو صرف سیاسی مطالبہ قرار دے کر نظرانداز کرنا مسئلے کا حل نہیں۔ ان مطالبات کے پیچھے کہیں انتظامی محرومی ہے، کہیں ترقیاتی عدم توازن اور کہیں یہ احساس کہ فیصلے کرنے والے ادارے عوام سے بہت دور ہیں۔

نئے صوبوں کا مقصد محض نقشے پر نئی حد بندی کرنا نہیں ہونا چاہیے۔ اصل مقصد یہ ہونا چاہیے کہ حکومت عوام کے قریب آئے اور شہریوں کو تعلیم، صحت، روزگار، انصاف، سڑک، پانی اور دیگر بنیادی سہولتیں آسانی سے میسر ہوں۔ اگر ایک انتظامی اکائی اتنی وسیع ہو کہ اس کے دور دراز علاقوں کے مسائل مرکز صوبہ تک پہنچتے پہنچتے اپنی فوری نوعیت کھو دیں تو اس انتظامی نظام پر سوال اٹھنا فطری ہے۔

یورپ کے ترقی یافتہ ممالک کا انتظامی تجربہ اس بحث کو سمجھنے میں ہماری مدد کرتا ہے۔ جرمنی میں وفاقی نظام کے تحت سولہ ریاستیں موجود ہیں اور مقامی حکومتوں کو بھی اپنے دائرۂ اختیار میں اہم ذمہ داریاں حاصل ہیں۔ سوئٹزرلینڈ میں وفاق، کینٹونز اور مقامی حکومتوں کے درمیان اختیارات تقسیم ہیں، جبکہ فرانس میں بھی علاقائی اور مقامی حکومتیں مختلف انتظامی ذمہ داریاں انجام دیتی ہیں۔ ان ممالک کا تجربہ یہ ظاہر کرتا ہے کہ مؤثر حکمرانی کے لیے صرف مرکزی حکومت کا مضبوط ہونا کافی نہیں بلکہ اختیارات کو مناسب سطح تک منتقل کرنا بھی ضروری ہے۔

پاکستان کے لیے بھی اصل سوال صوبوں کی تعداد نہیں بلکہ انتظامی اختیار کی تقسیم ہے۔ اگر نئے صوبے قائم کیے جائیں لیکن اختیارات پھر بھی چند بڑے شہروں یا صوبائی دارالحکومتوں تک محدود رہیں تو نئی انتظامی حدود عوام کی مشکلات کم نہیں کر سکیں گی۔ اس لیے نئے صوبوں کی بحث کو مضبوط اور با اختیار بلدیاتی نظام سے الگ نہیں کیا جا سکتا۔ اختیارات کو وفاق سے صوبوں اور صوبوں سے اضلاع، تحصیلوں اور مقامی حکومتوں تک منتقل کرنا ہوگا۔ جس مسئلے کا حل یونین کونسل یا تحصیل کی سطح پر ممکن ہے، اس کے لیے شہری کو صوبائی دارالحکومت کے دفاتر کے چکر نہیں لگانے چاہئیں۔ یہی حقیقی عوامی حکمرانی ہے اور یہی وہ اصول ہے جس سے نئے صوبوں کے قیام کی بحث کو عملی معنویت مل سکتی ہے۔

اسی طرح قومی وسائل کی تقسیم بھی ایک اہم سوال ہے۔ وسائل صرف آبادی کی بنیاد پر تقسیم کرنا کافی نہیں۔ کسی علاقے کی غربت، پسماندگی، رقبہ، بے روزگاری، محصولات میں کردار، قدرتی وسائل اور قومی ذمہ داریوں کو بھی مناسب وزن دینا چاہیے۔ ایسی منصفانہ تقسیم ہی وفاق اور صوبوں کے درمیان اعتماد کو مضبوط بنا سکتی ہے اور پسماندہ علاقوں کو ترقی کے بہتر مواقع فراہم کر سکتی ہے۔

پاکستان کے لیے یورپ کا سبق یہ نہیں کہ وہاں کی انتظامی تقسیم کو من و عن اختیار کر لیا جائے، بلکہ اصل سبق یہ ہے کہ ہر ملک اپنی آبادی، جغرافیے اور ضرورت کے مطابق ایسا نظام تشکیل دے سکتا ہے جس میں فیصلے عوام کے قریب ہوں، ادارے جواب دہ ہوں اور مقامی حکومتیں اپنے مسائل حل کرنے کی صلاحیت رکھتی ہوں۔ پاکستان بھی اپنے حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے ایسا انتظامی ماڈل تشکیل دے سکتا ہے۔

البتہ نئے صوبوں کا قیام ایک حساس آئینی اور قومی معاملہ ہے۔ اسے کسی فرد، جماعت یا گروہ کی خواہش کے مطابق طے نہیں کیا جا سکتا۔ آئین میں تبدیلی اور صوبائی حدود کی تشکیل کے لیے مقررہ قانونی طریقۂ کار اختیار کرنا ہوگا۔ اس عمل میں پارلیمان، صوبائی اسمبلیوں، سیاسی جماعتوں، ماہرین اور متعلقہ علاقوں کے عوام کی رائے کو اہمیت دینا ضروری ہے۔

پاکستان کو آج صوبوں کی تعداد سے زیادہ اچھے انتظام، مضبوط اداروں اور اختیارات کی منصفانہ تقسیم کی ضرورت ہے۔ اگر نئے صوبے عوام کو حکومت کے قریب لانے، وسائل کی منصفانہ تقسیم، علاقائی ترقی اور انتظامی کارکردگی بہتر بنانے کا ذریعہ بنتے ہیں تو اس تجویز پر کھلے ذہن کے ساتھ غور ہونا چاہیے۔ لیکن اگر یہ محض سیاسی مفادات یا علاقائی جذبات کو ہوا دینے کا ذریعہ بنیں تو مسئلہ حل ہونے کے بجائے مزید پیچیدہ ہو سکتا ہے۔

وقت کا تقاضا یہ ہے کہ نئے صوبوں کی بحث کو سیاسی نعروں سے نکال کر قومی پالیسی کی سطح پر لایا جائے۔ پاکستان کو نقشے پر نئی لکیروں سے زیادہ ایسے نظام کی ضرورت ہے جہاں ریاست کی طاقت، وسائل اور فیصلہ سازی عام آدمی کی دہلیز تک پہنچ سکے۔ یہی مضبوط وفاق، متوازن ترقی اور حقیقی قومی یکجہتی کی بنیاد بن سکتی ہے۔

پاکستان کو آج صوبوں کی تعداد سے زیادہ اچھے انتظام، مضبوط اداروں اور اختیارات کی منصفانہ تقسیم کی ضرورت ھے۔ اگر نئے صوبے عوام کو حکومت کے قریب لانے، وسائل کی منصفانہ تقسیم، علاقائی ترقی اور انتظامی کارکردگی بہتر بنانے کا ذریعہ بنتے ھیں تو اس تجویز پر کھلے ذھن کے ساتھ غور ھونا چاھیے۔ لیکن اگر یہ محض سیاسی مفادات یا علاقائی جذبات کو ھوا دینے کا ذریعہ بنیں تو مسئلہ حل ھونے کے بجائے مزید پیچیدہ ھو سکتا ھے۔ وقت کا تقاضا یہ ھے کہ نئے صوبوں کی بحث کو سیاسی نعروں سے نکال کر قومی پالیسی کی سطح پر لایا جائے۔ پاکستان کو نقشے پر نئی لکیروں سے زیادہ ایسے نظام کی ضرورت ھے جہاں ریاست کی طاقت، وسائل اور فیصلہ سازی عام آدمی کی دھلیز تک پہنچ سکے۔ یہی مضبوط وفاق، متوازن ترقی اور حقیقی قومی یکجہتی کی بنیاد بن سکتی ھے۔

روزنامہ صحافت اردو ویب ایڈیشن برمنگھم (یو. کے.) کو پبلشر نغمہ امیر نے ٹیڈنگٹن گروپیری بار برمنگھم بی۔42 آئی آر جی یو. کے. سے شائع کیا۔ پروپرائٹر و گروپ ایڈیٹر: امان عباس، ریزیڈینٹ ایڈیٹر: امیر مہدی، بیورو چیف: نغمہ امیر، ای۔میل: Naghmaamir@rediffmail.com، موبائل نمبر: +44 7897 386368

قارئین کو مشورہ: "صحافت" میں چھپے ہوئے مضامین اور مراسلات میں ظاہر کئے گئے خیالات سے ایڈیٹر، نیوز ایڈیٹر، پرنٹر، پبلشر، پروپرائٹر کا متفق اور جواب دہ ہونا ضروری نہیں ہے۔ صحافت میں شائع ہونے والے کسی بھی اشتہار کے مواد اور دعوؤں کے بارے میں ادارہ صحافت ذمہ دار نہیں ہوگا، اس کی کل ذمہ داری اشتہار دہندہ کی ہوگی۔